اصول عقائد
(چالیس اسباق میں)

مولف

شیخ علی اصغر قائمی

فہرست

حرف اول ----- ۷
انتساب-----۲4
مقدمہ-----۲۵
کچھ اپنی باتیں-----۲۸

پہلاسبق
اعتقادی مباحث کی اہمیت ----- ۳۱
دینی عقیدہ کے آثار ----- ۳۲
دین اور معاشرتی عدالت کی حفاظت ----- ۳۵

دوسرا سبق
توحید فطری-----۳۹
فطرت یا معنوی خواہشات ----- ۳۹
فطرت روایات کی روشنی میں ----- ٤٠
مذہبی فطرت اور دانشمندوں کے نظریات----- ٤۲
امیدوں کا ٹوٹنا اور ظہور فطرت----- ٤۳

تیسرا سبق
وجود انسان میں خدا کی نشانیاں ----- ٤۷
انسان کا جسم ----- ٤۸
جسم انسان ایک پراسرار عمارت ----- ٤۹
دماغ کی حیرت انگیز خلقت----- ۵۱
روح انسان مخلوقات عالم کی عجیب ترین شیء ----- ۵۱
روح انسان کی سرگرمیاں ----- ۵۲
اپنی پہچان-----۵۳

چوتھا سبق
آفاق میں خدا کی نشانیاں ----- ۵۵
چاند او رسورج ----- ۵٦

پانچواں سبق
آفاق میں خدا کی نشانیاں ----- ۵۹
آسمانوں کی خلقت میں غور و خوض-----۵۹
خلقت آسمان اور معصومین نکے نظریات واقوال ----- ٦۱

چھٹاسبق
برہان نظم ----- ٦٦
برہا ن نظم کی بنیاد-----٦۷
خلقت ،خالق کا پتہ دیتی ہے ----- ٦۸
موحد وزیرکی دلیل منکر بادشاہ کیلئے ----- ۷٠

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برہان نظم کا خلا صہ اور نتیجہ----- ۷۱

ساتواں سبق

توحید اور خدا کی یکتائی -----۷۳

توحیداور یکتائی پر دلیلیں-----۷۳

مراتب توحید -----۷٦

قرآن او رتوحید در عبادت -----۷۹

آٹھواں سبق

صفات خدا (فصل اول)-----۸۱

صفات ثبوتیہ وسلبیہ -----۸۲

صفات ثبوتیہ یاجمالیہ -----۸۲

صفات سلبیہ یا جلا لیہ -----۸۲

صفات ذات وصفات فعل -----۸۲

علم خدا وند -----۸۳

نوانسبق

صفات خداوند (فصل دوم) -----۸۵

قدرت خدا کے متعلق ایک سوال-----۸٦

خدا حی و قیوم ہے -----۸۸

ذات خدامیں تفکر منع ہے -----۹۰

دسواں سبق

صفات سلبیہ -----۹۳

صفات سلبی کی وضاحت -----۹٤

خدا جسم نہیں رکھتا اور دکھائی نہیں دے گا -----۹٤

وہ لا مکاں ہے او رہر جگہ ہے -----۹۵

وہ ہر جگہ ہے -----۹٦

گیا رہواں سبق

عدل الٰہی -----۱۰۱

عدل الٰہی پر عقلی دلیل-----۱۰۲

عدالت خدا کے معانی -----۱۰۳

بارہو اں سبق

مصیبتوں اور آفتوں کا راز (پہلا حصہ) -----۱۰۷

ناپسند واقعات اور الٰہی سزائیں -----۱۰۹

عذاب او رسز ا کے عمومی ہو نے پر کچھ سوال -----۱۱۰

تیرہواں سبق

مصائب وبلیات کا فلسفہ(حصہ دوم)-----۱۱۵

فلسفہ مصائب کا خلا صہ اور نتیجہ -----۱۱۸

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چودہواں سبق

اختیار اور میانہ روی -----۱۱۹
عقیدہ اختیار -----۱۲۰
عقیدہ اختیار اور احادیث معصومین -----۱۲۱
جبر واختیار کا واضح راہ حل -----۱۲۲

پندرہواں سبق

نبو ت عامہ (پہلی فصل) -----۱۲۵
وحی اور بعثت انبیاء کی ضرورت-----۱۲۵
نتیجہ بحث-----۱۳۰

سولہواں سبق

نبو ت عامہ (دوسری فصل) -----۱۳۱
بعثت انبیاء کا مقصد -----۱۳۲
پیغمبروں کے پہچاننے کا طریقہ -----۱۳۳

سترہواں سبق

نبو ت عامہ (تیسری فصل)-----۱۳۷
جا دو،سحر ،نظر بندی اورمعجزہ میں فرق !-----۱۳۷
ہر پیغمبر کامعجزہ مخصوص کیوں تھا ؟-----۱۳۹
خلا صہ-----۱٤۱

اٹھارہواں سبق

نبوت عامہ (چوتھی فصل)-----۱٤۳
فلسفۂ عصمت -----۱٤٤
انبیاء اور ائمہ کی عصمت اکتسابی ہے یا خدا دادی -----۱٤٦
معصومین کا فلسفہ امتیاز-----۱٤۷
امام صادق ں اور ایک مادیت پرست کامناظرہ -----۱٤۸

انیسواں سبق

نبوت عامہ (پانچویں فصل) -----۱۵۱
آدم کا عصیان کیاتھا ؟-----۱۵۳
ظلم کیا ہے اور غفران کے کیامعنی ہیں ؟-----۱۵٤

بیسواں سبق

نبوت عامہ (چھٹی فصل)-----۱۵۷
انبیا ء او رتاریخ -----۱۵۹
انبیاء کی تعداد-----۱۵۹

اکیسواں سبق

نبوت خاصہ (پہلی فصل)-----۱٦۱
نبوت خاصہ او ربعثت رسول اکرمؐ-----۱٦۱
رسالت پیغمبر پر دلیلیں -----۱٦۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن رسول اکر مﷺکا دائمی معجزہ -----۱٦۳
اعجاز قرآن پر تاریخی ثبوت -----۱٦٥

بائیسواں سبق

نبوت خاصہ (دوسرا باب) -----۱۷۱
خاتمیت پیغمبر اسلامﷺ-----۱۷۱
فلسفہ خاتمیت-----۱۷۳

تیئسواں سبق

امامت -----۱۷۷
امامت کا ہو نا ضروری ہے -----۱۷۸
ہدف خلقت -----۱۸۰

چوبیسواں سبق

عصمت وعلم امامت اور امام کی تعیین کا طریقہ -----۱۸۳
قرآن اور عصمت امام -----۱۸۳
ظالم او رستمگر کون ہے ؟-----۱۸٤
علم امام -----۱۸٦
امام کیسے معین ہوگا -----۱۸۸

پچیسواں سبق

امامت خاصہ -----؛-----۱۹۱
مولائے کا ئنات کی امامت اور ولایت پر عقلی دلیل ؛-----۱۹۱
عصمت اور آیۃ تطہیر -----۱۹۲
اہل بیت سے مراد ؟-----۱۹۳
عصمت کے متعلق دوحدیث-----۱۹۷

چھبیسواں سبق

قرآ ن اور مولائے کائنات کی امامت----- ۱۹۹
دواعتراض اور ان کا جواب -----۲۰۱
علی کی امامت اور آیت انذار و حدیث یوم الدار -----۲۰٥

ستائیسواں سبق

مولائے کائنات کی امامت اور آیۃ تبلیغ -----۲۰۷
مولائے کائنات کی امامت اور حدیث غدیر -----۲۰۸
لفظ مولا کے معنی پر اعتراض اور اسکا جواب-----۲۱۱

اٹھائیسواں سبق

حضرت مہدی ں(قسم اول) -----۲۱٥
حضرت مہدی ں کی مخفی ولادت -----۲۱٦
امام زمانہ کی خصوصیت -----۲۱۸
امام زمانہ نکے شکل و شمائل (دوسری فصل) -----۲۲۳
امام زمان کی غیبت صغریٰ-----۲۲٤

امام زمانہ کی غیبت کبریٰ-----

انتیسواں سبق

ولایت فقیہ -----۲۲۷

ولایت فقیہ پر دلیل -----۲۲۸

ولی فقیہ کے شرائط-----۲۳۱

تیسواں سبق

معاد -----۲۳۳

اعتقاد معاد کے آثار----- ۲۳۳

قیامت پر ایمان رکھنے کا فائدہ قرآن کی نظر میں -----۲۳۶

اکتیسواں سبق

اثبات قیامت پر قرآنی دلیلیں -----۲۳۹

مسئلہ قیامت اور دلیل عدالت -----۲۴۲

بتیسواں سبق

معاد اور فلسفہ خلقت -----۲۴۵

قرآن میں قیامت کے عینی نمونے-----۲۴۷

تیتیسواں سبق

بقاء روح کی دلیل -----۲۵۳

روح کے مستقل ہو نے پر دلیل -----۲۵۵

روح کی بقاء اور استقلال پر نقلی دلیل -----۲۵۶

چوتیسواں سبق

معاد جسمانی اور روحانی ہے -----۲۵۹

پیتیسواں سبق

برزخ یا قیامت صغری'-----۲۶۵

برزخ -----۲۶۵

برزخ کے سلسلے میں قرآنی آیات -----۲۶۸

قبر دوسری دنیا کی پہلی منزل -----۲۶۹

چھتیسواں سبق

صورکا پھونکنا ،اور نامہ اعمال -----۲۷۳

صحیفہ یا نامہ اعمال -----۲۷۵

نامہ اعمال احادیث معصومین علیھم السلام کی نظر میں -----۲۷۷

نامہ اعمال کسے کہتے ہیں-----۲۷۸

سیتیسواں سبق

قیامت کے گواہ اور اعمال کا ترازو -----۲۸۱

قیامت میں میزان اعمال -----۲۸۶

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میزان قیامت کسے کہتے ہیں ؟-----۲۸۷
میزان قیامت کون لوگ ہیں ؟-----۲۸۸

اڑتیسواں سبق
قیامت میں کس چیز کے بارے میں سوال ہوگا -----۲۹۱
روز قیامت او رحقوق ناس کاسوال -----۲۹۳
صراط دنیا یا آخرت کیاہے ؟-----۲۹۵

انتالیسواں سبق
بہشت اور اہل بہشت ، جہنم اور جہنمی -----۳۰۱
روحانی سرور -----۳۰۳
جہنمیوں کی جسمانی سزا -----۳۰۵
روحانی عذاب -----۳۰۷

چالیسواں سبق
شفاعت -----۳۱۱
اثبات شفاعت ----- ۳۱۲
شفاعت کے بعض شرائط-----۳۱۵

منابع ومآخذ-----۳۱۷

نام کتاب: اصول عقائد (چالیس اسباق میں)
مولف: شیخ علی اصغر قائمی
مترجم: سید مبین حیدررضوی
نظر ثانی: مرغوب عالم عسکری
پیشکش: معاونت فرہنگی ،ادارۂ ترجمہ
کمپوزنگ : سید مظہر علی رضوی
ناشر: مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام
طبع اول : ۱٤۲۷ھ ۲۰۰٦ ء
تعداد : ۳۰۰۰
مطبع : اعتماد

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودارہوتاہے کائنات کی ہر چیزاپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ وکلیاں رنگ ونکھار پیدا کرلیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ وراہ اجالوں سے پرنور ہوجا تے ہیں ، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلا م کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہرفرد اور ہر قوم نے قوت وقابلیت کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اعتبار سے فیض اٹھایا۔
اسلا م کے مبلغ وموسس سرورکائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم وآگہی کی پیاسی اس دنیاکو چشمہء و حق وحقیقت سے سیراب کردیا ،آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا ،اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران وروم کی قدیم تہذیبیںاسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں ،وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت وعمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ ،ولولہ اور شعورنہ رکھتے تو مذہب عقل وآگہی سے رو برو
ہونے کی توانائی کھو دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چھوتھا ئی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان ومذاہب اور تہذیب وروایات پر غلبہ حاصل کرلیا۔
اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گرانبہامیراث کہ جس کی اہل بیت اور ان کے پیروں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت وپاسبانی کی ہے وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیونکا شکا ر ہوکراپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کر دی گئی تھی ،پھر بھی حکومت وسیاست کے عتاب کی پرواکئے بغیر مکتب اہل بیت نے اپنا چشمہ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء ودانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنھوں نے بیرونی افکار ونظریات سے متاثر اسلا م وقرآن مخالف فکری ونظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروناور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشت پناہی کی ہے اور ہر دوراور ہر زمانے میں ہرقسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیاہے ،خاص طورپر عصرحاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگا ہیں ایک بارپھر اسلا م و قرآن اور مکتب اہل بیت علیہم السلا م کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں ،دشمنان اسلام اس فکری ومعنوی قوت واقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اورثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کا میاب وکا مراں زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین وبے تاب ہیں یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشرواشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھاکر انسانی عقل وشعورکو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیاتک پہنچائے گا ،وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا ۔
(عالمی اہل بیت کونسل)مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلا م نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیت عصمت وطہارت کے پیرووں کے درمیان ہم فکری ویکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھا یا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے ،تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن وعترت کے صاف وشفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق ومعنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان وولایت سے سیراب ہو سکے ،ہمیں یقین ہے عقل وخرد پر استوار ماہر انہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت وطہارت کی ثقافت کو عام کیاجائے اور حریت وبیداری کے علمبردار خاندان نبوت ورسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدوخال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلا ق وانسانیت کے دشمن ،انانیت کے شکا ر ،سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب وثقافت اور عصرحاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے ۔
ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کو ششوں کے لئے محققین ومصنفین کے شکر گزارہیں اور خود کو مؤلفین ومترجمین کا ادنی خدمتگارتصور کرتے ہیں ، زیر نظر کتاب مکتب اہل بیت کے ترویج واشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ،فاضل علام آقای شیخ علی اصغر قائمی کی گرانقدر کتاب" اصول عقائد" کوجناب مولانا سید مبین حیدر رضوی نے اردو زبا ن میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیاہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں ،اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کابھی صمیم قلب سے شکریہ اداکرتے ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھا ئی ہے ،خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کاباعث قرار پائے ۔
والسلام مع الا کرام
مدیر امور ثقافت ،مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کو شش کو مُکمِل مقصد حسینی ، بطلۂ کربلا
ثانی زہرا، حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی پاک
بارگاہ میں پیش کر کے شرف قبولیت کامتمنی ہو ں۔

سید مبین حیدر رضوی

مقدمہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

وَبہِ نَستعین الحمدُ للّٰہِ رَبِّ العالمینَ و صلیٰ اللہ علیٰ سیّدنا وآلہ الطیبین الطاھرین لا سیّما بقیة اللّٰہ فی الأرضین و لعنة اللّٰہ علیٰ أعدائھم و مخالفیھم أجمعین من الان الیٰ قیام یوم الدّین ۔

اصول عقائد دین اسلا م کی اساس اور بنیاد ہے ، ہرمسلمان کے عقیدہ کودلیل و برہان پر مبنی ہو نا چاہئے ۔ اسی لئے اسلام کی عظیم دانشمند ہستیوں نے صدیوں پہلے سے ہی عقیدتی مسائل کی تبیین و تشریح کی ہے اور آج بھی ان کے قیمتی آثار و خدمات ہمارے درمیان موجود ہیں ۔

تقریباً دس سال کا عرصہ گذر چکا ہے کہ حقیر ،مدیریت حوزہ علمیہ قم کے پروگراموں کے تحت اصول عقائد کے تدریسی فرائض کو انجام دے رہا ہے۔ اسی دوران ایک کتابچہ تیار کیا جو (توحید تا معاد)عقائد پر مشتمل تھا اور طلاب کی خدمت میں پیش کیا ، اس کتابچہ کی تیاری کے لئے میں نے عقائد کی متعدد جدید و قدیم کتب کا بغور مطالعہ کیا اور وہ مسائل جو جوان طلاب کے لئے مفید و موثر تھے ان کا انتخاب کیا۔

اس کتابچہ پہ میں نے بارہا تجدید نظر کی اور حد امکا ن اس کی خا میوں کو دور کیا، بات یہا ں تک آ پہنچی کہ بعض مسئولین و اساتید و طلاب نے اس بات کی رائے دی کہ یہ چھپ جا ئے تو بہتر ہو گا ، خدا کا شکر ہے کہ ان کے آرا ء نے عملی جا مہ پہنا اور یہ کتاب جو چالیس اسباق پر مشتمل ہے حسب ذیل خصوصیات کے ساتھ آپ کے ہا تھو ں میں ہے ،ہم اس بات کی امید کرتے ہیںکہ یہ خدمت حضرت بقیة اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ .. کی تائید سے شرفیاب ہوسکے ۔

١۔چونکہ اس کتاب کی تدوین کے لئے دسیوں جدید و قدیم عقائد ی کتب کا مطالعہ کیا گیا ہے اور ان سے خاطر خواہ استفادہ کیا گیا ہے نیزاس بات کی سعی پیہم کی گئی ہے کہ ہر کتاب کی خصوصیت کا خیال کرتے ہوئے اس کے پیچیدہ مسائل اور مشکل عبا رتوں سے پر ہیز کیا جائے ۔

٢۔باوجود یکہ اس کتاب کے اسباق نہا یت سادہ و سلیس اور عام فہم زبان میں عام لو گو ں کے لئے مرتب کئے ہیں ، اس میں عقلی و نقلی دلا ئل کا بھر پور سہا را لیا گیا ہے نیز وہ نوجوان و جو ان جو عقیدتی مسائل کو تقلید سے ہٹ کر تحقیق کی رو سے ماننا اور سمجھنا چاہتے ہیں ان کے لئے نہا یت تسلی بخش اسلو ب کو اپنایا گیا ہے اور ثقل و سنگینی سے قطعی پر ہیز کیا گیا ہے ۔

٣۔یہ کتاب جوان طلاب کے درمیان کئی برسوں کے تجربہ کے بعد وجو د میں آئی ہے لہٰذا ایّام تبلیغ میں مبلغین کے لئے کلا س داری نیز دیگر امور میں نفع بخش ثابت ہو گی ۔

٤۔اس کتاب میں اس بات کی کو شش کی گئی ہے کہ عقیدتی پنجگا نہ اصولوں سے متعلق جو سوال پیدا ہوتے ہیں ان کا مدلّل جواب دیا جا سکے ۔

٥۔ آخرمیں یہ با ت قابل ذکر ہے کہ اس کتاب میں متعدد کتب سے استفادہ کیا گیا ہے جن کا تذکرہ حسب ضرورت کیا گیا ہے ،بعض مواقع پر ان کتابوں کی عین عبارت کو بھی نقل کیا گیا ہے ہم ان مؤلفین کی زحمات و خدمات کے مرہو ن و مدیو ن ہیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اساتید و علم دوست افراد سے اس بات کی توقع ہے کہ اپنے مفید مشوروں سے ہم کو ضرور آگا ہ فرمائیں گے تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلا ح ہو سکے ۔

وما توفیقی الّا باللّٰہ توکلت علیہ وألیہ أنیب

اصغر قائمی حوزہ علمیہ قم

کچھ اپنی بات

تمام تعریف اس خدا کے لئے جس نے ہادیوں کو خلق کیا تاکہ لوگ صراط مستقیم پر گامزن رہ سکیں ،درود پاک رسول وآل رسول پر جو امت وسطیٰ ،خیرالبریة، ائمہ ہدیٰ اور کا ئنا ت کے لئے مایۂ رحمت اور سبب ہدایت ہیں ، جن کی کرم فرمائیوں کے سبب آج دنیا میں خدا کادین باقی ہے دنیاکے کسی گوشہ وکنار کارہنے والاہو کسی طبقہ سے اس کا تعلق ہو ، ایک چیز جوبلا تفریق ہر انسان میں پائی جاتی ہے وہ ہے فطرت اور فطری تقاضے ،جس کا پہلا قدم ،ضرورت مذہب ہے ۔ اس کو کئی ناموں سے یاد کیا جاتاہے مذہب در حقیقت انسانی کامیاب زندگی کے لا ئحہ عمل کا نام ہے ۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ دین ،یا دھرم یا مذہب ،خدا ساختہ ہے یا خود ساختہ مسئلہ کی وضاحت لفظوں سے واضح ہے :

آج کی ترقی یافتہ دنیا میں ،نظریہ وعقیدہ کی جنگ ہے اب جنگ اسلحوں کی کم، نظریات وعقائد کی زیادہ ہے ،اس جنگ میں ہر شخص اپنے حریف پر اپنے عقائد کی تبیین نہیں تحمیل چاہتاہے ، لیکن عدل وانصاف کاتقاضایہ ہے کہ اگر آپ کے نظریات صحیح اورمعقول ہیں تو اس کو دلیل وبرہان کے ذریعہ پیش کریں نہ کہ سر تھوپیں...

اور یہ حقیقت ہے کہ حق کا جادو ہمیشہ سر چڑھ کر بولتاہے کہا جا تاہے کہ "انسان کے عمل میں اس کاعقیدہ دخیل ہو تاہے "-اگر انسان کا عقیدہ اس کے جذبات او راحساسات وذہنی اپج کی بنا پر ہے تو اس کے اعمال کا رنگ ڈھنگ دوسرا ہوگا ،لیکن اگر اس کے عقائد آسمانی تائیدا ت کے تحت ہونگے تواس کے اعمال ورفتار وکردار میں الٰہی رنگ جلوہ نما ہوگا ،اس دورمیں تو ہر شخص یہ کہہ کر اپنا قد اونچا کرنا چاہتاہے کہ " صاحب !ہم تو کتاب ،حدیث اور مجتہد کچھ نہیں جانتے ہمارا عقیدہ یہ کہتا ہے!! " ،"ایسا ہے جناب، میں روایت وتاریخ کی بات نہیں جانتا ،میری نظر میناور میرے عقیدہ کے حساب سے تویوں ہے!! "-

ظاہر سی بات ہے جہاں الٰہی نظام میں ، میں ،ہم ،کا دخل ہوجائے گا وہاں للہیت کتنی باقی رہے گی اس کا فیصلہ تو صاحبان عقل ہی کر سکتے ہیں، ضروری ہے کہ دین میں "میناور ہم "نہ آئے اور خالص رہے ،تو خالص دین کہا ں تلا ش کریں؟-

خالص دین،انبیاء ومرسلین واوصیاء الٰہی سے لیں، خدا نے اپنے دین اسلام کو صاحبان کتاب وشریعت رسولوں کے ذریعہ ہم تک پہنچایا ہے اماموں نے اس کو بچایا ،اور اس کی مکمل تشریح وتفسیر کی ہے ، اور زمانہ غیبت میں ،علماء کرام نہایت ہی جانفشانی سے اس کو نسلاًبعد نسلٍ منتقل کرتے رہے ہیں ،خدا ان کی ارواح طیبہ پر نزول رحمت فرمائے آمین۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کو حجةالاسلام والمسلمین جناب اصغر قائمی استا د حو زہ علمیہ قم نے مرتب فرمایا ہے جس کانام (اصول عقائدہے) ہم نے بھی اس کا اردو ترجمہ "اصول عقائد " ہی کیاہے ۔

عقائدکے عنوان سے سر دست متعدد علماء کی کتابیں موجودومقبول ہینلیکن جو بات اس کتاب کو دیگرکتب سے ممتاز کر دیتی ہے وہ اس کی سلاست وعام فہم دلیل اورطرز بیان ہے ،جس کو ہر طبقہ اور ہر فکر کاانسان پڑھ اورسمجھ سکتا ہے ۔

اس کتاب میں نہ ہی پیچیدہ فلسفی اصطلاحیں استعمال کی گئیں ہیں اور نہ ہی بے جاغرب اور غرب زدہ افراد کے نظریات کا کھوکھلاسہارا لے کر خود کو بہت ہی روشن فکر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے-عقیدئہ،معاد ،برزخ ،حقیقت روح ،جیسے پیچیدہ مسائل کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے دلیلوں کے ساتھ پیش کیا ہے- نیز اختلافی عقائد کو بہت برملا بیان کیاہے اس کی افادیت کا علم تو اس کے مطالعہ کے بعد ہی ہوگا ۔

میں عزیزالقلب حجة الاسلام والمسلمین جنا ب مولانا سید مظہر علی رضوی کا تہہ دل سے شکر گذار ہو ں کہ جنھو ننے میری عدیم الفرصتی کے سبب اس کتاب کے ترجمہ میںمددکی ،خدااان کے قلم وزبان میںاستحکام اور اثرپیداکرے تاکہ دین آل محمدؐ کے مدافع ووکیل بن سکیں ،آمین ۔

صاحبان علم وادب سے مفید مشوروں کا متمنی

خاکپائے اولاد زہرا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سید مبین حیدر رضوی(پپروی)

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

پہلا سبق

اعتقادی مبا حث کی اہمیت

علم عقائد

ہر علم کی اہمیت اور قدر و قیمت کا دار و مدار اس کے موضوع پہ ہو تا ہے اور تمام علوم کے درمیان علم عقائد کا موضوع سب سے بہتر اور بیش قیمت ہے ۔
ہر انسان کی جملہ مادی ومعنوی افکا ر و افعال کی بنیاد در اصل اس کے عقائد ہیں ، اگر وہ صحیح و سالم، قوی اور بے عیب ہو ں تو اس کے اعمال و افکا ر اور مختلف نظریات سبھی صحیح اور شائستہ ہو ں گے ،اسی بنیاد پر فروع دین (جو کہ اسلام کے عملی احکام ہیں) کی جا نب ہر انسان کی کمی و کیفی توجہ اس بات پر موقوف ہو تی ہے کہ اصول دین کے سلسلہ میں اس کا عقیدہ کس معیار پر کھرا اترتا ہے ۔
دوسرے یہ کہ اعتقاد ی مسائل میں خدا شناسی (معرفت خدا) کا ایک خاص مقام ہے کیونکہ ایک موحد انسان کے تمام عقائد اور دنیا پر طرز نگاہ کی اصل بنیاد اور نقطۂ مرکزی اس کی خدا شناسی ہے !
قال الصادق علیہ السلا م: لو یعلم الناس ما فی فضل معرفة اللّٰہ ما مدوا أعینهم الیٰ ما متع بہ الأعداء من زهرة الحیاة الدنیا و نعیمها وکا نت دنیاهم ،أقل عندهم مما یطئونہ بأرجلهم (۱)
اگر لوگ معرفت خدا کی حقیقت سے آگاہ ہوجا تے تو دنیاجس سے دشمنان خدا نے زیادہ استفادہ کیا ہے اس کی رنگینیوں کی جانب کبھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے اور دنیا ان کی نگا ہوں میںپیروں سے روندی ہوئی خاک سے بھی زیادہ کم قیمت ہوتی ۔
اس چھوٹے سے مقدمہ کے بعد اصول عقائد کی بحث، خاص طور توحید الٰہی کی اہمیت بالکل روشن اور واضح ہو جا تی ہے، لیکن اس سے پہلے کہ توحید کی بحث شروع کی جائے بہتر یہ ہو گا کہ دین پر اعتقاد رکھنے کے جو فوائد اور نتائج ہیں ان کو بیان کردیا جائے ۔
....

(۱)وافی جلد ۱۰،ص ۴۲

دینی عقیدے کے آثار

۱۔ دین، زندگی کو وزنی بناتاہے ،اگر دین کو زندگی سے جدا کرلیں تو کھوکھلاپن اور حیرانی کے سوا کچھ بھی نہیں رہ جائے گا ۔
۲۔ دین حیرت و استعجاب کو دور کرتا ہے .یعنی اس حیرانی کو دورکرتاہے کہ کہاں تھے؟ کہا ں ہیں ؟کس لئے ہیں اور کہاں جا ئیں گے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مو لا امیرالمومنین ں فرماتے ہیں:"رحم اللہ امرء علم من أين وفى أين و الى أين"خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو یہ جا نتاہے کہ کہا ں سے آیا ہے ،کہاں ہے اور کہا ں جا نا ہے!

٣۔ انسان ذاتی طور پر ترقی اور کمال کا تشنہ اور اس کا فدائی ہو تا ہے اور صرف دین وہ شیٔ ہے جو انسان کو حقیقی کمال کی جا نب ہدایت کر سکتا ہے۔

امام با قر نفرماتے ہیں :"الکمال کل الکمال التفقہ فی الدین والصبر علی النائبة و تقدیر المعیشة"تمام کے تمام کمالا ت کا خلاصہ دین میں بصیرت ،مشکلا ت میں صبر اور زندگی میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔(١)

٤۔ فکری سکو ن صرف آغوش دین میںہے ،بے دین ہمیشہ مضطرب خائف اورپریشان رہتا ہے ، اگر دنیا کی فیصدی آبادی کو ملا حظہ کیا جا ئے تو ذہنی او ر اعصابی نیز نفسانی بیماریاں ان معاشروں میں زیادہ ہیں جہا ں دین نام کی کسی چیز کا وجود نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :(اَلّذینَ آمَنُوا ولم یَلبسُوا اِیمانھم بظلمٍ أُولٰئِکَ لَھُم الأمنُ وَ ھُم مُھتَدُونَ)(٢)

"جو لوگ ایمان لا ئے او ر ایمان کو ظلم سے آلو دہ نہیں کیا وہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن و سکو ن ہے اور وہ سالکین راہ ہدایت ہیں "۔

٥۔ کو شش اور امید صرف دامن دین میں ہے جب کبھی حوادث روزگا ر اور زندگی کے پیچیدہ مسائل انسان کی زندگی میں سر اٹھا تے ہیں اور اس کو تمام راہیں مسدود نظر آتی ہیں اور وہ ان مشکلا ت کے سامنے اپنے آپ کو بے بس ،مجبور و کمزور محسوس کرتاہے تو ایسے وقت میں صرف مبداء و معاد، توحید و قیامت پر ایمان ہی وہ

....

(١) منتھی الامال ،کلمات امام باقر
(٢) انعام آیة: ٨٢

مرکز ہے جو بے تکان اس کی مدد کو دوڑتا ہے اور اس کو قوت عطا کرتا ہے،ایسے وقت میں و ہ ا پنے آپ کو تنہا محسوس نہیں کرتا بلکہ اس با ت کا احساس کرتاہے کہ ایک بہت بڑی طاقت اس کی پشت پناہی کر رہی ہے ۔

پھر امید اور حوصلہ کے ساتھ اپنی محنت اور کو شش کو جا ری رکھتا ہے او رسختیوں کا گلا گھونٹ دیتاہے لہٰذا تو حید او رقیامت پر ایمان رکھنا انسان کے لئے پشت پناہ نیز استقامت و جواں مردی کا سر چشمہ ہے ۔

نبی اکرمؐفرماتے ہیں :"المُؤمنُ کالجبلِ الراسخِ لا تحرّکہ العواصف"

"مومن اس پہا ڑکی مانند ہے جس کو آندھیاں ہلا بھی نہیں سکتی ہیں "

دین کے فوائد کے با رے میں حضرت علی نکے چند اقوال :

١۔الدین أقویٰ عماد" دین سب سے مستحکم پایگاہ ہے"۔

٢۔صیانة المرء علی قدر دیانتہ"انسان کی حفاظت اس کی دیانت داری کی مطابق ہو تی ہے "۔

٣۔الدّین أفضل مطلوب"دین بہترین مطلوب و مقصود ہے "۔

٤۔اجعل دینک کھفک" دین کو اپنی پنا ہ گا ہ قرار دو" ۔

٥۔الدّین یصدّ عن المحارم "انسان کو گنا ہوںسے بچائے رکھتاہے "۔

٦۔سبب الورع صحة الدین دین کی سلا متی پرہیز گاری کا سبب ہے ۔

٧۔یسیر الدّین خیر من کثیر الدنیا" تھوڑا سا دین بہت ساری دنیا سے بہتر ہے "۔

٨۔من رزق الدّین فقد رزق خیر الدنیا و الاخرة"جوکوئی بھی دیندار ہو گیا گو یا خیر دنیا و آخرت اس کو عطا کر دی گئی "۔

٩۔الدّین نور"دین نو ر ہے"۔

١٠۔نعم القرین الدّین"بہترین ساتھی او ردوست دین ہے"۔ (١)

دین او رمعاشرتی عدالت کی حفاظت

کسی نے امام رضا نسے سوال کیا کہ خدا ، رسول اور امام پر ایمان لانے کا فلسفہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا : لعلل کثیرة منھا ان من لم یقرّ باللّٰہ عزّو جلّ لم یجتنب معاصیہ ولم ینتہ عن ارتکاب الکبائر ولم یراقب أحداً فیما یشتھی و یستلذّ مِن الفساد والظلم (٢)

"ممکن ہے اس کی بہت ساری علتیں ہو ں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص خدا پر ایمان نہیں رکھتا و ہ گنا ہوں سے پر ہیز نہیں کرتا ۔ اور گنا ہان کبیرہ کا مرتکب ہو تا ہے او ر وہ فساد و ظلم جو اس کے لئے باعث لذت ہے اس کو انجام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دینے میں کسی بات کی پرواہ نہیں کرتا "۔
یہ بالکل عام سی بات ہے کہ جو شخص خدا و قیامت پر یقین نہیں رکھتا اسی کے
....

(۱)تمام احادیث ،غرر ودرر جلد ۷، باب دین،
(۲) میزان الحکمة، با ب معرفت ۔

لئے عدالت مساوات ،ایثار، عفو ودر گذشت بلکہ تمام اخلا قی مسا ئل بالکل کھو کھلے بے معنی اور بے قیمت ہیں ۔
اور ایسے شخص کی نظر میں عادل ،ظالم ،صالح اور مجرم کے درمیان کو ئی فرق نہیںہے کیونکہ اس کی نظر میں مرنے کے بعد سب ایک مساوی نقطہ پر پہنچیں گے۔
لہٰذا پھر کو نسی ایسی چیز ہے جو اس انسان کو فتنہ و فساد اور ہو س رانی سے روک سکے ۔
نتیجۃًخدا اور قیامت پر ایمان اس بات کا باعث ہو تا ہے کہ انسان اپنے ہر فعل پر خو د کو خدا کے سامنے جو اب دہ و ذمہ دار قرار دے ۔
ایک متدین انسان اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس کا معمولی سا عمل چاہے نیک ہو یا بد اس کا حساب ضرور ہوگا ۔
(فَمَنْ یَعمل مِثْقالَ ذَرَّةٍ خَیْراً یَرَهُ وَمَنْ یَعمل مِثْقالَ ذَرَّةٍ شَرّاً یَرَهُ)(۱)"جو کو ئی بھی ذرہ برابرنیک عمل کرے گا اس کو(روز محشر) دیکھے گا اور جو ذرہ برابر براعمل انجام دے گا اس کو (روزمحشر) دیکھے گا "۔

بیشمار مسلمان دین کے والا مقام تک کیو ں نہیں پہونچ سکے؟
گذشتہ بحثوں میں دین پر اعتقادرکھنے کے جو نتائج و فوائدبیان کئے گئے ہیں ان کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہو تا ہے کہ اگر دین زندگی کو قیمتی اور بھاری بھر کم بناتا
....

(۱)(۱) سو رہ زلزال ۷۔۸

انسان کو حیرانی و سر گردانی سے نکا لتانیز انسان کے لئے کمال و سعادت کا باعث ہوتااور اگردین سکو ن قلب کاسبب او رقوم وملت میں عدل وانصاف کے پھیلنے کا باعث ہوتا تو مسلمانو ں کی اکثریت ان مقامات کو کیوں نہ پاسکی ؟اس سوال کا جو اب امیرالمومنین کے کلا م کی روشنی میں ملا حظہ فرمائیں ۔
قال علی "الیمانُ اِقرار باللسان ومعرفة بالقلبِ و عمل بالجو ارح "
"ایمان زبان سے اقرار ،دل سے معرفت اور اعضا ء و جوارح سے عمل کرنے کا نام ہے "۔ اور یہ بات بالکل روز روشن کی مانند واضح ہے کہ مسلمانوں کی اکثرتعداد پہلے مرحلہ سے آگے نہ بڑھ سکی" ۔(۱)
نتیجہ یہ ہو ا کہ معرفت وعمل کے بغیر صر ف زبانی ایمان کا کو ئی اثراور فائدہ نہیں ہو ا ۔
قال الصادق علیہ السلام : لا معرفة الاّ بالعمل فَمَنْ عرف دلتہ المعرفة علیٰ العمل و من لم یعمل فلا معرفة لہ (۲)
"معرفت، عمل کے سو ا کچھ بھی نہیں اور جس نے بھی معرفت حاصل کی معرفت نے اسی کو عمل کی راہ پر گا مزن کردیا لہٰذا جو شخص با عمل نہیں وہ با معرفت بھی نہیں "۔
امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس نورانی قول کی روشنی میں یہ با ت ثابت
....

(۱) بحا رالانوار جلد ۶۹، ص ۶۸ (۲)اول کا فی .باب جو نادانستہ عمل کرے (حدیث دوم)

ہو جا تی ہے کہ ایمان کے آثار و فوائد اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب ایمان دل کی تہوں میں اترجا ئے اور دل کے توسط سے

اعضا ء و جو ارح کے ذریعہ عمل ظھو رپذیر ہو جا ئے ۔

سوالا ت
۱۔ اصول دین میں بحث کیوں اہمیت رکھتی ہے ؟
۲دین پر اعتقاد رکھنے کے آثارخلا صہ کے طور پر بیان کیجئے ؟
۳۔ خدا اور رسول و امام پر عقیدہ رکھنے کا فلسفہ کیا ہے ؟
٤۔ مذہبی معاشرہ ،دین کے فوائد اور اس کے آثار سے کیو ں بہرمندنہیں ہوسکا؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

دوسرااسبق

توحید فطری

فطرت کے لغوی معنی سرشت و طبیعت سے عبارت ہے اور اصطلا ح میں ہر انسان کے معنوی جذبہ او ر خو اہش کو فطرت کہا جا تاہے، انسان کے اندر دو طرح کے خو اہشات پا ئے جا تے ہیں ۔
۱۔ما دی خو اہشات :جو مادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے انسانی وجو د میں پوشیدہ ہو تی ہیں . جیسے حب ذات ،بھوک ،پیا س ، خو ف، امید و غیرہ ۔
۲۔ معنوی خو اہشات : جیسے ترقی ،دوستی ، ایثارو قربانی ، احسان و شفقت اور اخلا قی ضمیر ،یہ خو اہشات انسانی وجو د میں اس لئے رکھی گئی ہیں تاکہ وہ حیو انیت کے حدود سے نکل کر واقعی او رحقیقی کمالا ت تک پہو نچ سکے ۔

فطرت یا معنوی خو اہشات
معنوی خو اہشا ت یا فطرت اسے کہتے ہیں کہ جس کو انسان خود بخودپالیتا ہے اور اس کو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی فطرت ،معرفت و شناخت کے سر چشموں مینسے ایک سر چشمہ ہے، کبھی اس سر چشمہ شناخت کو قلب سے بھی تعبیر کیا جا تا ہے اور عقل جوکہ تفکرو ادراکا ت نظری کا مرکز ہے اس سے بہت جداہے اور یہ سب کے سب انسانی روح کے ایک ہی درخت کے پھل اور اس کی شاخیں ہیں یہ معنوی معرفت ہر انسان کے اندر موجو د ہے۔
البتہ کبھی کبھی سیاہ پردے بیچ میں حائل ہو جا تے ہیں اور یہ فطرت آشکا ر نہیں ہو پاتی .انبیاء کی بعثت نیز اماموں کا سلسلہ انہیں پردوں کو ہٹانے او رفطرت الٰہی کے رشد کے لئے تھا انسان فطرت توحید کے ساتھ دنیا میں آتا ہے ۔
جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :(فَأَقِم وَجھکَ للدّین حَنِیفًا فِطرَتَ ﷲِ التِی فَطرَ النّاسَ عَلَیھا لا تَبدِیلَ لِخَلقِ ﷲ ذلک الدّینُ القَیِّمُ ولَکنّ أَکثَرُ النّاسِ لَا یَعلَمُونَ)(۱)"آ پ اپنے رخ کو دین کی طرف رکھیں اور باطل سے کنارہ کش رہیں کہ یہ دین فطرت الٰہی ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیاہے اور خلقت الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی ،یقینا یہی سیدھا اور مستحکم دین ہے مگر لوگو ں کی اکثریت اس بات سے بالکل بے خبر ہے" ۔

فطرت، روایا ت کی روشنی میں
قال رسول ﷲﷺ"کُلُّ مولودٍ یُولدُ علیٰ الفِطرۃِ حتیٰ یکون أبواہ یھّودانہ أوینصّرانہ"(۲)ہر بچہ فطرت (توحید و اسلا م) پر پیدا ہو تا ہے مگر یہ کہ اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں ۔
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(١)سو ره روم آیت : ٣٠ (٢) بحارالانوار جلد ٣،ص٢٨١

عن زراره سالت أبا عبد اللّٰہِ علیہ السلام عن قول اللہ عزَّوجلَّ فطرةُ اللّٰہِ التی فطرالنّاس علیھا قال: فطرھم جمیعاً علیٰ التوحید (١)
جنا ب زراره کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق نسے خدا کے اس قول (فطرة اللہ) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا :کہ خدا نے سب کو فطرت توحید پر پیدا کیا ہے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیت کریمہ میں فطرت سے کیا مراد ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا : اسلا م مراد ہے کیونکہ خدا نے جب انسانوں سے توحید اور معرفت خدا کا عہد لیا تھا اسی وقت ضرورت دین کو بھی ان کے وجو د میں جا گزیں کر دیا تھا (٢) عن علیّ ابن مو سی الرّضا صلوات اللّٰہ علیہ عن أبیہ عن جدہ محمّد بن علیِّ بن الحسین علیھم السلام فی قولہ ۔فطرة اللّٰہ التیِ فطر النّاس علیھا:قال ھولاألہ اِلّا اللّٰہ مُحمّد رسول اللّٰہ علیّ امیرالمومنینالیٰ ھٰھنا التوحید (٣)
امام رضا ناپنے والد بزرگو ار سے انہوں نے اپنے جدامام باقر ں سے نقل کیا (فطرةاللہ) کے معنی لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ۔

....

(١) بحارالانوار جلد ٣،ص،٢٧٨
(٢)بحارالانوار جلد٣،ص ٢٧٨
(٣)بحارالانوار جلد٣،ص٢٧٧

علی امیر المومنین نہیں یعنی خداکی وحدانیت کے اقرار میں رسالت محمدی کا یقین اور ولایت امیر المومنین کا اقرار بھی شامل ہے ۔
ابو بصیر نے امام محمد با قرنسے نقل کیا ہے کہ (فَأقِم وَجھک للدِّینِ حَنیفًا)سے مراد ولا یت ہے۔ (١) حقیقت امر یہ ہے کہ ہر انسان اپنے آپ میں ایک پیدا کرنے والے کا احساس کرتاہے اور یہ وہ کیفیت ہے جس کو خدانے انسانوں کی سرشت و فطرت میں ودیعت کردیا ہے ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو غیر مسلم دانشوروں نے بھی قبول کیا ہے جن کے چند نمونوں کی جا نب ہم اشارہ کریں گے

مذہبی فطرت اور دانشوروں کے نظریات !
بغیر کسی استثناکے عقیدہ او رمذہب سب میں پایا جاتاہے اور میں اس کو پیدائشی مذہبی احساس کا نام دیتاہو ں،اس مذہب میں انسان آرزوں اور مقاصد کے کم ہو نے اور عظمت وجلا ل جو ان امور کے ماوراء اور مخلو قات میں پوشیدہ ہوتے ہیں انکا احساس کرتاہے۔ (٢) "انسٹن"
"دل کے پاس کچھ ایسی دلیلیں ہیں کہ جہا ں تک عقل کی رسائی نہیں ہے"(٣)
"پاسکال"
میں بالکل کھلے دل سے اس بات کا اعتراف کرتا ہو ںکہ مذہبی زندگی کا سرچشمہ دل ہے۔(٤) "ویلیم جیمز"

....

(١)بحارالانوار جلد٣،ص٢٧٧
(٢)دنیا ی کہ من می بینم ص٥٣
(٣)سیر حکمت دراروپاص،١٤
(٤)سیر حکمت دراروپاص ٣٢١

ہمارے اسلا ف نے با رگا ہ خدا وندی میں اس وقت سر کو جھکا دیا تھا جب وہ خدا کو کوئی نام بھی نہ دے سکے تھے ۔
(١) "ماکس مولر"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جو حقیقت کھل کر ہما رے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ عرفانی احساس ایک ایسی لہر ہے جو ہماری فطرتونکے تہہ سے اٹھتی ہے اور در حقیقت وہی اصل فطرت ہے جس طرح انسان پانی اور آکسیجن کا محتاج ہے اسی طرح خدا کی ضرورت بھی ہے۔ (۲)
"الکسس کا رل"
انسان اس بات کا احساس کرتاہے کہ اسے آب و دانہ کی ضرورت ہے اسی طرح ہماری روح کو بھی بہترین روحا نی غذائوں کی ضرورت ہے ۔اسی احساس کا نام ہے دین، جس کی جانب پہلے ہی انسان کی ہدایت کر دی گئی تھی ،گو یا یہ کہ اگر دنیا کی وحشی ترین قوم سے ایک بچہ کولے لیں اور اس کو آزاد چھوڑ دیں کہ وہ جیسے چاہے ویسے زندگی گزارے اور اس کو کسی بھی دین سے آشنا نہ کرائیں وہ جس وقت بڑا ہوگا اورجس قدر اس کا شعور و ادراک کامل ہوگاہم اس بات کو محسوس کریں گے کہ وہ کسی گمشدہ شی ٔکی تلا ش میںہے اور ہر دم اور ہمیشہ اصل فطرت و سرشت کی بنا پر ادھر ادھر ہا تھ پیر مارے گا تاکہ اپنے دماغ میں کسی چیز کا تصور کر سکے او رہم اس کی اس تگ ودواور فکر کو دین کہتے ہیں۔ "سقراط حکیم"
....

(۱) مقدمہ نیایش ص ۳۱
(۲) نیایش ص ۲٤،۱۶

امیدونکا ٹوٹنا اور ظہو ر فطرت
ہر انسان ا ضطراب اور غیر خدا سے قطع تعلقات کے وقت اللہ سے لو لگاتا ہے اور فطرتاً اپنے کو اس بے نیاز کا محتاج محسوس کرتاہے۔ اگر ہر وقت یہی کیفیت برقرار رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا اس کے معبود سے نا تہ ٹوٹا نہیں ہے (۱)
امیرالمومنین ں کلمہ(اللہ) کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ ا..ہوالّذی یتألہ الیہ عند الحوائج والشّدائد کل مخلوق عند انقطاع الرجاء من جمیع من ھودونہ وتقطع الاسباب من کل من سواہ(۲) خدا اس ذات کا نام ہے کہ سختی اور حاجات کے وقت جب دنیا کی ہر مخلوق کے ناتے ٹوٹ جاتے ہیں اور امیدیں غیر خدا سے منقطع ہوجاتی ہیں تو اس کی پنا ہ میں آتے ہیں ۔
ایک شخص نے امام جعفر صادق نسے عرض کیا یا بن رسول اللہ! خدا کی معرفت عطاکریں کیونکہ اہل مجا دلہ (بحث کرنے والوں) نے ہم سے بہت ساری باتینکی ہیں اور ہمیں پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔
آپ نے فرمایا کہ :کیا تم کبھی کشتی پر سوار ہو ئے ہو ؟اس نے کہا ہا ں۔ آپ نے فر مایا :کیا کبھی ایسا نہیں ہو اکہ تمہاری کشتی بھنور میں پھنس گئی ہو اور اس وقت نہ کوئی دوسری کشتی اور نہ ہی کوئی شناگر (تیراک) ہو جو تم کو نجا ت دے سکے . اس نے عرض کی جی ہاں ۔
آپ نے فرمایا :کیا اس وقت تم نے اس بات کا احساس نہیں کیا کہ اب بھی کوئی ایسی طاقت ہے جو تم کو اس خطرناک موجونسے نجات دلا سکتی ہے .اس نے
....

(۱) آیات قران بہ ترتیب ۱۲،۸،٦٥،۳۳،۳۲، سورہ ،یو نس ،زمر ، عنکبوت ،روم ،لقمان ،
(۲) میزان الحکمۃج ا ، ص۷۸۲ با ب صانع

کہا: ہاں ۔ آپ نے فرمایا :وہی خدا ہے جو تم کو اس جگہ نجا ت دے سکتا ہے جس جگہ کوئی نجات دینے والا نہیں اور نہ ہی کو ئی فریاد رس ہے (۱)
گویا یہ خدا شنا سی کی فطرت وجو د انسان کے بنیادی سرمایہ میں سے ہے جو کہ آئین ساز حقیقت کی رہنمائی کرتی ہے ۔مگر بسا اوقات دنیا سے بہت زیادہ وابستگی فاسد ماحول بلکہ ایک لفظ میں یو ں کہا جائے کہ گنا ہ، فطرت کی حقیقت نمائی سے روک دیتا ہے اور صاف و شفاف آئینہ کو دھندھلا اور غبار آلو د کردیتاہے۔
(ثُمَّ کَا نَ عَاقِبَةَ الَّذِینَ أَساَوٴا السُّوایٰ أَن کَذَّبوا بِآیاتِ اللّٰہِ وَکَانُوا بِھا یَستھزِوٴنَ) (۲) جن افراد نے بہت زیادہ گناہ کیا اس کا نتیجہ یہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہو ا کہ انھو ں نے آیات الٰہی کو جھٹلایا اور مسخر ہ بنا یا ۔

....

(١) بحار الانوار ج ٣، ص ،٤١
(٢) سورۂ روم ١٠۔

سوالا ت

١۔ لغت اور اصطلا ح میں فطرت کے کیا معنی ہیں ؟
٢۔ آیت میں(فطرة اللّٰہ التی فطرالناس علیھا)آیا ہے اس سے مراد کیا ہے ؟
٣۔ سقراط نے فطرت توحیدی کے بارے میں کیا کہا ہے ؟
٤۔امام جعفر صادق نے اس کو کیا جو اب دیا جو خدا کی معرفت چاہتا تھا ؟

تیسرا سبق

وجو د انسان میں خدا کی نشانیاں

(سَنُرِیھِم آیاتِنَا فِیِ الافاقِ وَ فِی أَنفُسِھِم حتیٰ یَتبیَّن لَھُم أَنَّہُ الحَقُّ)(١) ہم اپنی نشانیو ں کو دنیامیں اورانسان کے وجو د میںلوگوں کو دکھلا ئیں گے تا کہ وہ جا ن لیں کہ خدا حق ہے ۔
(وَفِی خَلقِکُم وَمَا یَبُثُّ مِن دَا بّةٍ آیا تُ لقومٍ یُوقنُونَ)(٢) اور خو د تمہا ری خلقت میں بھی اور جن جانوروں کو وہ پیداکرتا رہتا ہے ، ان میں بھی صاحبان یقین کے لئے بہت ساری نشانیاں ہیں ۔ (وَمِن آیاتِہِ أَن خَلَقَکُم مِّن تُرابٍ ثُمّ اِذا أَنتُم بَشَرُ تَنتَشِرُونَ)(٣)اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں خاک سے پیدا کیا اور انسان بنایاپھر تم زمین پر پھیل گئے ۔
جب کہ دنیا کے چوٹی کے دانشورا ور مفکرین ،مختلف النوع اشیاء کا مختلف انداز میں معائنہ کر رہے ہیں لیکن خود وجود انسان ایک نا شناختہ وجو د بنا ہو ا ہے اور برسوں درکا ر ہیں اس بات کے لئے کہ دنیا کے دانشور حضرات دنیا کے اس سب سے بڑے معمہ کی گتھی کو سلجھا سکیں اور اسکے زاویئے کو آشکا ر کر سکیں اور شاید یہ حل نہ ہو نے والی پہیلی ہے۔

....

(١)سورہ فصلت آیہ :٥٣
(٢) سو رہ جا ثیہ آیہ:٤
(٣) سورہ روم آیة: ٢٠

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسان کا جسم

اصحاب امام صادق ں میں سے ایک کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکم (امام جعفر صادق نکے شاگرد) سے پوچھا کہ اگر کو ئی مجھ سے یہ سوال کرلے کہ تم نے خدا کو کیسے پہچانا تواس کا کیا جواب ہوگا؟ ہشام کہتے ہیں ہم اس کے جو اب میں یہ کہیں گے کہ خدا کوہم نے اپنی ہی ذات کے ذریعہ پہچانااس لئے کہ وہ تمام چیزوں میں سب سے زیادہ نزدیک ہے، میں یہ دیکھ رہا ہو ں کہ میرے جسم کی اتنی عظیم عمارت مختلف اجزاء پر مشتمل ہے اور ہر کو ئی اپنے مخصوص اندازومقام پر رواں دواں ہے ان اجزاء کا نظم و ضبط اس بات کا غماز ہے کہ ان کا خالق بہت ہی متین اور دقیق ہے۔ اور(یہ جسم) مختلف اقسام کے رنگ و روغن سے آراستہ ہے ،میں اس با ت کا قطعی مشا ہدہ کر رہا ہوں کہ میرے مختلف النوع حواس ،طرح طرح کے اعضا ء و جوارح جیسے آنکھ کا ن ، شامہ ، ذائقہ ، لا مسہ ، خلق کئے ، او رتمام عقلا ء کی عقل اس بات کو محال جا نتی ہے کہ ایک منظم پروگرام کسی ناظم کے بغیر یا کوئی اچھوتی اور نفیس تصویر کسی ماہر نقاش کے بغیر وجو د میں آجا ئے لہٰذامیں نے اس سے اس بات کا پتہ لگا یا کہ میرے جسم کا نظام میرے بدن کی نقاشی اس قانون سے مستثنی (جدا) نہیں ہے بلکہ کسی خالق کی محتاج ہے۔ (۱)
ایک شخص نے امام رضا نسے وجو د خدا پر دلیل طلب کی تو آپنے فرمایا :

....

(۱) بحار الا نوار ج ۳، ص ،۵۰

"علَمتُ اَنَّ لِهذا البنیان بانیاً فأقررتُ بہ"
میں نے اپنے وجو د ہستی پر نظر کی تو اس بات کا انکشاف کیا کہ کو ئی اس کا خالق ہے لہٰذا میں نے اس کے وجو د کااقرار کرلیا۔ (۱)
صادق آل محمد فرماتے ہیں : مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو یہ تصور کرتا ہے کہ خدا بندوں کی نظروں سے پو شیدہ ہے جبکہ اس کی خلقت کے آثار خو د اپنے آپ میں دیکھتاہے اور وہ ایسے آثار ہیں جو عقلوں کو مبہوت اور غلط افکا ر کو باطل کر دیتے ہیں ۔
میرے جا ن کی قسم! اگر نظام خلقت میں غور کر لیتے تو یقینا خالق کا ئنات کی جانب مدلل ثبو توں کے ذریعہ پہنچ جاتے۔ (۲)

جسم انسان ایک پر اسرار عمارت
دا نشور و مفکرین حضرات نے خصوصیات انسان کو جاننے کے لئے کچھ علوم کی بنیا د رکھی ہے او راس کے توسط سے کچھ رازوں کو جان سکے ہیں۔
کیو نکہ انسان کے اعضا ء میں سے ہر عضو اسرار توحید کی ایک دنیا چھپائے ہو ئے ہے ، ان اسرار کو حسب ذیل امور میں تلا ش کیا جا سکتا ہے ۔
۱۔جسم انسان کے پر اسرار انگ : انسان کا بدن ایک عمارت کی مانند مختلف خلیونسے مل کر بنتاہے جس کا ہر ایک خلیہ مستقل زندہ وجود ہے او ردیگر جاندار کی طرح ہضم ،جذب ، دفع ، اور تولید مثل رکھتاہے انسان کے جسم میں معمولاوہ خلیہ جو

....

(۱) اصول کا فی کتاب التوحید ۔ با ب :۱ حدیث۳.
(۲)بحار الانوار ج۳،ص ۱۵۲

مستقل دل کی مدد سے خون کے سہارے غذا حاصل کرتے ہیں . کروروں کی تعداد میں ہیں ان میں سے ہر ایک خلیہ خاص اندازمیں مرتب اور کا رفرما ہیں ۔ کبھی گو شت کی صورت مینکبھی پو ست کی شکل میں کبھی دانت کے مثانے کبھی اشک چشم کی صورت میں متشکل ہو تے ہیں ، یہ بالکل سامنے کی بات ہے کہ ان میں سے ہر ایک خاص غذا کا محتاج

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوتاہے جو خون کے ذریعہ دل کے فرمان کے تحت ان تک پہنچایاجا تا ہے ۔
٢۔ مرکز ہضم، جسم کے باورچی خانہ کی حیثیت رکھتاہے ۔
٣۔ مرکز گردش خو ن ،پورے بدن میں غذا رسانی کاکام کرتاہے۔
٤۔ مرکز تنفس بدن انسانی میں تصفیۂ خون کا کام انجام دیتاہے۔
٥۔ مرکز مغز و اعصاب تمام انسانی قوا کا فرمانروا ہے ۔
٦۔ کان، آنکھ ، ناک، یہ سب مغز کے مواصلا تی مراکز ہیں ۔
٧تمام اعضاء بدن مرکزی حیرت انگیز مشینری ہینجو داناو رتواناخالق کی جانب راہنمائی کرتی ہیں ۔(١)
تمام اعضا ء بدن کی فعالیت اور ان کی فیزیکی نشوء ونما کے بارے میں ہزاروں دانشوروں نے مطالعہ کر کے ہزاروں کتابیں لکھی ہیں، کیا کوئی بھی اس بات پر یقین کرے گا کہ ان اعضاء میں ہرایک کی شناخت کے لئے اتنے عقول ،ذکا وت و درایت کی ضرورت ہے لیکن ا س کی تخلیق کے لئے کسی بھی علم و عقل کی قطعی ضرورت نہیں ہے !
....

(١) راہ خدا شنا سی ۔ استاد سبحانی

یہ کیسے ممکن ہے کہ اعضاء انسانی کی فعالیت اور کیفیت کا رکے لئے برسوں مطالعہ کی ضرورت ہے، مگر ان کی خلقت بے شعور عوامل کے توسط سے ہوجائے آخر دنیا کی کو ن سی عقل اس بات کو قبول کرے گی ؟۔

دماغ کی حیرت انگیز خلقت
جسم انسان کا اہم ترین اور دقیق ترین مرکز انسان کا دماغ ہے دماغ تمام قوائے بدن کا فرمانروا اور وجود انسان کے تمام اعصابی مراکز کا اصلی مرکز ہے ،دماغ ضروری اطلاعات کی فراہمی ،اعضاء کے احتیاجا ت نیز بدن تک اپنے تمام فرامین کے پہچانے کے لئے جسم کے تمام باریک اجزاء جو جسم بھر میں پھیلے ہو ئے ہیں ان کا سہارا لیتا ہے او ران اجزاء کو (سلسلۂ اعصاب) کہتے ہیں ۔
انسان کی چھو ٹی سی کھوپڑی میں اتنا عظیم الشان مرکز کس طرح فعالیت کرتا ہے، اگر اس جا نب توجہ کریں تو ہم کو اس کا ئنات کے خالق کی عظمت و قدرت و حکمت کی جانب راہنمائی کرتا ہے ۔

روح انسان مخلوقات عالم کی عجیب ترین شیٔ
وجو د انسان کے ابعاد میں سے ایک روح ہے، روح کا ئنا ت کی عجیب ترین اورپر اسرار موجودات میں شمار ہو تی ہے جبکہ تمام چیزوں سے زیادہ ہم سے نزدیک ہے پھر بھی اس کی معرفت سے قاصر ہیں ۔ ہر چند دانشمند وں نے اس کی شناخت کے لئے انتھک کو شش کر ڈالی ہے، مگر اب بھی روح کااسرار آمیز وجود جوں کاتوں ہے اور اس کے رخ سے رموز کے پردے ہٹائے نہیں جاسکے ہیں ۔
قال اللہ:(یَسئَلُونَک عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِن أَمرَ رَبّی وَما أُوتِیتُم مِنَ العِلمِ اِلاّ قلیلاً)(١)یہ تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دوکہ روح فرمان الٰہی میں سے ہے اور تم کو تھو ڑے سے علم کے سوا کچھ نہیں دیا گیا ہے یہ سر بمہرجواب اس بات کی جا نب اشارہ ہے کہ روح کا ئنات کے موجودات میں سے نہا یت ہی سرّی وجود ہے اور اس سے لا علمی وعدم آگا ہی کم تعجب کی بات نہیں ہے کہ اسرار روح سے آگا ہ نہ ہو سکے ۔
یہ عجوبہ قادر ومتعال خدا کی عظیم نشانیوں مینسے ایک ہے ۔

روح انسان کی سرگرمیاں
ہم بے شمار روحی اور فکری سر گرمیاں رکھتے ہینچاہے خود آگا ہ طور پر یا ناخود آگا ہ طور پر ، اور ہر ایک ان میں سے ایک مستقل موضوع بحث ہے نیز متعدد کتابوں میں اس کے بارے میں بحث ہو چکی ہے ان سرگرمیونمینسے کچھ حسب ذیل ہیں ۔
١تفکر : مجہو لا ت کا حصول او رحل مشکلا ت ۔
٢۔ تجدد :(نیاپن) ۔ متعدد حاجات کوپورا کرنا ، مختلف حو ادث کا مقابلہ کرنا ایجاد ات وانکشافات ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) سورہ اسرار آیۃ :۸۵

۳۔ حافظہ ، ان معلومات کو محفوظ رکھنے کے لئے جو حس ، تفکر کے ذریعہ انسان کو حاصل ہو ئی ہے ،پھر ان کی درجہ بندی و حفاظت اور وقت ضرورت ان کی یا د آوری ۔
٤۔ مسائل کا تجزیہ اور ان کی تحلیل :حادثات کے علل و اسباب کو معلوم کرنے کے لئے مفاہیم ذہنی کو ایک دوسرے سے جدا کرنا پھر انہیں مرتب کرنا تاکہ حادثہ کے علل و اسباب کو بخوبی معلوم کیاجاسکے ۔
٥۔ تخیل: یعنی ذہنوں شکلوں کا ایجاد کرنا جو بسا اوقات خارج میں موجود نہیں ہوتیں اور وہ نئے مسائل کے سمجھنے کو مقدمہ ثابت ہو تی ہیں ۔
٦۔ قصد و ارادہ : امور کی انجام دہی ، ان کو متوقف کرنا یا ان کو اتھل پتھل کرنا
٧۔ محبت و دوستی ، دشمنی و نفرت: اور ان کے مانند دسیوں احساسات جو انسانی اعمال میں مثبت و منفی اثرات رکھتے ہیں۔ (۱)

اپنی پہچان
خدا کی حکمت اور اس کی اہم ترین تدبیری نشانیوں میں سے ایک شیء خلقت انسان ہے اس کی شنا خت ، شنا خت خدا وند کامقدمہ ہے ۔
قال علیؑ ں:مَن عرفَ نفسہ فقد عرف ربّہ(۲)"جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے گویا خدا کو پہچان لیا" ۔
قال أمیرُ المومنینَ علیہ السلام: عَجبتُ لِمن یجھل نفسہ

....

(۱)پیام قرآن جلد ۲ ،بحث روح
(۲) غرر و درر ۔ با ب معرفت

کیف یعرف ربّہ (۱)" میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پرجو خو د اپنے آپ سے جاہل ہے وہ خدا کو کیسے پہچانے گا ".
قال علی علیہ السلام :مَن عرف نفسہ فقد انتھیٰ الیٰ غایۃ کلّ معرفۃ و علم (۲)"جن نے خدا کو پہچان لیا گو یا اس نے ہر علم ودانش کو پالیا "۔
قال علیّ علیہ السلام : معرفۃ النفس أنفع المعارف (۳) "نفس کی پہچان بہترین معرفت ہے "۔
قال امیر المومنین علیہ السلام : عجبت لمن ینشد ضالتہ و قد أضلَّ نفسہ فلا یطلبھا(٤)
"میں حیران اس شخص پر جو کسی گمشدہ شیء کو تلا ش کر رہا ہے جبکہ وہ خو د کوگم کر بیٹھا ہے اور اس کو تلا ش نہیں کررہا ہے" ۔

....

(۱) (۲)(۳)(٤)غرر و درر ۔ با ب معرفت

سوالا ت
۱معرفت نفس کے سلسلہ میں حضرت علی کی ایک حدیث بیان کریں ؟
۲۔ شناخت خدا کے بارے میں ہشام کی کیا دلیل تھی ؟
۳۔ بطور خلا صہ بیان فرمائیں کہ جسم انسان کن چیزوں سے بنا ہے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤۔ روح کی سر گرمیوں کو بطور خلا صہ بیان کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

چوتھا سبق

آفاق میں خدا کی نشانیاں (فصل اول)

زمین:

(وَفِی الأَرضِ آیاتُ لِلمُوقنینَ)(١) زمین ہی اہل یقین کے لئے نشانیاں ہیں۔قرآن میں تقریباً اسّی مقامات پر خلقت زمین کے سلسلہ میں بحث کی گئی ہے او رعشاق و فدائیان قران کو عظمت و خلقت زمین کی معرفت کی دعوت دی گئی ۔
امام جعفر صادق ننے مفضل کو مخاطب کر کے فرمایا :اس زمین کی خصوصیات پر غور کرو ، اس کی خلقت کچھ یوں کی گئی ہے کہ مستحکم واستوار ہے اور مختلف النوع اشیاء کا مستقر و پناہ گاہ ہے او رتمام فرزندان آدم اپنی حاجا ت بر آنے کیلئے اس پر تلاش و کوشش کر سکتے ہیں سکون و آرام کے وقت اس پر بیٹھ سکتے ہیں اور لذت خو اب سے بہرہ امند بھی ہو سکتے ہیں .. لہٰذا عبرت حاصل کرو اس وقت سے جب زلزلہ کے جھٹکے لگتے ہیں اور زمین کو قرار نہیں رہتا اور لوگ ناچار ہو کر گھروں کو چھوڑ کر فرار کی راہ لیتے ہیں (٢)
تعجب خیز بات تویہ ہے کہ یہ کشتی فضا ان تمام عظمتوں کے ہمراہ کروڑوں لوگوں کو اپنے دوش پر اٹھا ئے ہو ئے نہا یت ہی سرعت کے ساتھ ایک گہوارے کی
مانند متمکن ومستقر۔
....

(١) سورہ ذاریات آیة: ٢٠
(٢) بحار الانوار ج٣ ،ص ١٢١

علی دعائے صبا ح میں فرماتے ہیں : یاَ من أَرقَدنِی فِی مہاد أمنہ و أمانہ"اے وہ !جس نے امن وامان کے گہوارے میں لذت خو اب عطاکیا" زمین کے بہترین حصہ دریائوں او رسمندروں کی نذر ہو گئے اور ان میں ایسے ایسے عجا ئبات پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل کے لئے مستقل بحث کی ضرورت ہے ، یا من فی البحار عجا ئبہ ، اے وہ ذات! جس کے عجا ئبا ت کے مظہر دریا ئوں میں اٹے پڑے ہیں۔ (١)
مو لا ئے متقیان کی دوسری منا جات میں آیا ہے : أنت الذیِ فی السمائِ عظمتک و فی الأرضِ قُدرتک وفیِ البحار عجا ئبک (٢)تو خدا وہ ہے جس کی عظمت کے شاہکار آسمان میں ، قدرت کے نمونے زمین میناور حیرت انگیز تخلیقات دریا ئوں میں بکھری پڑی ہیں ۔
امام جعفر صادقننے مفضل سے فرمایا : اگر تم خالق کی حکمتوں اور مخلوقات کی کم مائیگی علم کو جاننا چاہتے ہو تو پھر سمندروں کی مچھلیوں اور آبی جا نوروں اور اصداف کو دیکھو یہ اتنی تعدادمیںہیں کہ ان کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا اور ان کی منفعت کا علم بشریت پر دھیرے دھیرے روشن ہوگا ۔(٣)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱)جو شن کبیر
(۲) بحار الانوار ج۹۷ ،ص
۹۷(۳) بحار الانوار ج۳، ص ۱۰۳

چاند اور سورج
(قال اللّٰہ تعالیٰ :ومِن آیا تِہِ اللّیلُ و النّھارُ وَ الشَّمسُ
والقَمَرُ)(۱)اور خدا کی نشانیا ں میں سے دن ، رات ، اور چاند وسورج ہیں۔
سورہ یونس میں ارشاد ہو ا کہ وہ خدا ہے جس نے سورج کو چمک عطا کی اور چاند کو چاندنی سے نوازا او ران کے مستقر کو معین کیا تاکہ برسوں اور صدیوں کے حساب کو جا ن سکو اور خدا نے ان سب کو بجز حق خلق نہیں کیا ہے ۔
اور وہ اہل علم و فکر کے لئے اپنی نشانیوں کو بیان کرتاہے ۔
سورج اپنی تابناکیو ں کے ذریعہ صرف بستر موجودات کا ئنات ہی کو گرم اور منور نہیں کرتا، بلکہ حیوانات و نباتات کو حیات عطا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتاہے۔ آج دنیا کے سامنے یہ حقیقت کھل کرآگئی ہے کہ کرۂ زمین کی تمام حرکات خورشید کی ضیاء باریوں کا صدقہ ہے ،خورشید کا حجم دنیا کے حجم کے ۱۳ تیرہ لا کھ ہزار کے برابر بڑا ہے برج آسمانی میں سورج کا منظم حرکت کرنا اس کا دقیق طلوع و غروب کرنے کے علا وہ مختلف فصلو ں کا تعین او رزمان کی تعیین انسانوں کی اجتماعی زندگی میں بہت ہی مفید اور بے حد معاون ہے ۔
چاند ہر گھنٹہ میں تین ہزار چھ سو کیلو میٹر زمین کے اطراف میں اپنی مسافت طے کرتا ہے اور قمری مہینوں مینچاند کم و بیش ۲۹ روز کے اندر زمین کا مکمل چکر لگاتا ہے اور زمین کے ساتھ سال میں ایک بار سورج کا چکر لگا تا ہے چاند ، سورج ، ان میں سے ہر ایک کی گردش ایک خاص نہج پر ہے جس کو فکر بشر درک کرنے سے عاجز ہے ، جو کچھ ہم درک کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ منظم و مرتب طریقہ سے گردش کرنا ،زمان کی
....

(۱)سو رہ فصلت آیۃ: ۳۷

ترتیب او رشب و روز اور ماہ و سال کی پیدائش کا سبب ہے ۔
امام صادقنے مفضل سے روایت کردہ حدیث میں فرمایا: سورج کے طلوع اورغروب میں تدبر کرو خدا نے دن و رات کی حاکمیت کو سورج کے حوالے سے معین کیاہے اگر سورج طلوع نہ ہو تا تو نظام دنیا درہم برہم ہو جاتا ،اگر اس کا نور نہ ہو تا تو حیات کا ئنات بے نور ہوجا تی ، اور وہ غروب نہ ہو تا تو لوگوں کا چین حرام ہوجا تا کیو نکہ روح وجسم کو آرام و سکو ن کی شدید ضرورت ہو تی ہے سورج کا نشیب و فراز میں جا نا چار فصلو ں کے وجو د کا سبب ہے اور جو کچھ اس کے منافع و آثار ہیں، ان کے بارے میں غور و فکر کرو ،چاند کے ذریعہ خدا کو پہچانو کیونکہ لوگ اسی کے مخصوص نظام کے ذریعہ مہینو ں کو پہنچانتے ہیں اور سال کے حساب کو مرتب کرتے ہیں ، ذرا دیکھ تو سہی کہ کس طرح اندھیرے کے سینے کو چاک کرکے رات کو روشنی بخشتا ہے اور اس میں کتنے فوائد پو شیدہ ہیں۔ (۱)
ستارے : قال اللّٰہ: اِنَّا زَیَّنَّا اَلسَّمَآئَ الدُّنیَا بِزِینَۃ الکَوَاکِبِ (۲) ہم نے دنیاوی آسمان کو ستاروں کی محفل سے سجا یا ہے، مولائے کا ئنا ت فرماتے ہیں : آسمانوں میں بکھرے ہو ئے ستارے زمینوں پر بسے ہوئے شہروں کے مانند ہیں اور ان میں سے ایک شہر دوسرے شہر سے نورانی ستون سے متصل ہیں ۔(۳)
....

(۱) بحا رالانوارج، ۵ ۵ ص ۱۷۵
(۲) سو ر ہ صافات آیۃ ،
٦(۳) بحا الانوار ج۵۵ص ۹۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات
١۔ امام جعفرصادق نے خلقت زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے ؟
٢۔ امام جعفرصادق نے سورج کے با رے میں کیا فرمایا ہے ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

پانچواں سبق

آفاق میں خدا کی نشانیاں (فصل دوم)

آسمانوں کی خلقت میں غور وخوض

قال اللہ :(اِنَّ فِی السَّمٰوَاتِ والأَرضِ لأیاتٍ للمُؤمنِینَ)(١) بے شک زمین وآسمان میں اہل ایما ن کے لئے بے شمار نشانیاں ہیں ۔
قال اللہ تعالیٰ:(اِنَّ فِی خَلقِ السَّمٰواتِ والأَرضِ وَ اختِلافِ اللَّیلِ والنَّھارِ لآیاتٍ لأولِی الألبابِ)(٢) بے شک زمین و آسمان کی مخلو ق او ر روز و شب کی آمد ورفت مینصاحبان عقل کے لئے نشانیاں ہیں ۔ (قَالَت رُسُلُھُم أ فِی اللّٰہِ شکُ فَاطِرِالسَّمواتِ والأرضِ)(٣) ان کے رسولو ں نے کہا : کیا وجو د خدامیں شک ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے ؟
آل عمران کی آیت١٩٠کی تفسیر کے سلسلے میں حدیث میں وارد ہو اہے کہ نبی اکرمؐایک تھوڑی سی استراحت کے بعد اٹھے وضو فرمایا اور مشغول نماز ہوگئے اور اتناگریہ فرمایا کہ آپ کے لباس کا سامنے کاحصہ تر ہو گیا اس کے بعد سجدے میں جاکر
....

(١) سورہ جا ثیہ آیۃ:٣
(٢) سورہ آل عمران آیۃ: ١٩٠
(٣) سورہ ابراہیم آیۃ: ١٠

اتنا گریہ کیا کہ اشک سے زمین نم ہو گئی ، اور گریہ و ندبہ کی یہ کیفیت اذان صبح تک جاری رہی جب موذن رسول عربی بلا ل نے آپ کو نماز صبح کے لئے آواز دی تو کیا دیکھاکہ آپ کی آنکھیں گریا ں کنا ں ہیں بلا ل نے پوچھ ہی لیا یا رسول اللہ ! گریہ کا سبب کیا ہے ؟جبکہ الطاف و اکرام الٰہی آپ کے گرد حلقہ کئے ہوئے ہیں۔
آپ نے فرمایا : کہ کیا میں خدا کا شاکر بندہ نہ رہو ں ؟اور گریہ کیوں نہ کروں ؟آج رات مجھ پر دل ہلا دینے والی آیات کا نزول ہو اہے پھر مولا نے آل عمران کی مذکورہ آیت کے بعد کی چار آیتوں کی تلا وت فرمائی اور آخرمیں فرمایا : "وَیلُ لِمَن قرأھا ولم یتفکر فیھا" ویل (جہنم کا ایک کنواں) ہے اس شخص کے لئے جو اس آیت کو پڑھے اور اس میں تفکر و تدبر نہ کرے ۔(١)
فضا کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے بعد دائرہ حیرت میں جو چیز وسعت کا سبب بنتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو اور آسمان پر چاند بھی نہ چمک رہا ہو ایسے میں آسمان کی جانب دیکھیں تو جو ایک طولانی علاقہ کمان کی مانند ایک افق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے دوسرے افق تک دیکھا ئی دے رہا ہے وہ سیا ہی زمین،میں ایک سفید نہرکے مانند دیکھا ئی دے گاوہی کہکشاں ہے ہر کہکشاں میں بے شمار ستارے ہوتے ہیں ہماری کہکشاں کی مسافت ایک (جو کہ ہمارا شمسی نظام اس میں پایا جاتا ہے) ہزار نوری سال ہے ، سورج جوکہ از حد سرعت کے ساتھ اس کہکشاں کا چکر لگا رہا ہے ڈھائی کروڑ سال میں اس کہکشاں کا مکمل چکر لگاتا ہے۔ (۲)

....

(۱)پیام قرآن ج۲،ص ۱۶۲(متعدد تفاسیر کے حوالے سے)
(۲) راہ تکامل ج۶،ص ۱۰۳

آخری تحقیقات کے مطابق کم سے کم ایک کروڑ کہکشاں اس عالم میں ہیں اورصرف ہماری کہکشاں میں ایک ارب ستارے پائے جاتے ہیں۔ (۱)
خدا وند متعال کی عظیم نشانیوں مینسے ایک نشانی خلقت آسمان ہے جس کو قرآن نے نہایت ہی اہتمام سے بیان کیا ہے ، اورتین سو تیرہ مرتبہ مفرد وجمع ملا کر آیات قرآنی میں لفظ آسمان کو ذکر کیا ہے، اور علی الاعلان بشریت کو خلقت آسمان میں تدبر کی دعوت دی ہے تاکہ اس کی معرفت میں اضافہ ہوسکے ۔
سورہ ق کی آیة ۶ میں ارشاد ہو ا ۔(أَفَلَم یَنظُرُوا اِلیٰ السَّمائِ فَوقَهُم کَیفَ بَنیناَهَا وَ زَّینَّاها وَمَالَها مِن فُرُوجٍ)کیا انهو ننے اپنے سر پہ سایہ فگن آسمان کو نہیں دیکھا (اس میں تفکر نہیں کیا) کہ ہم نے اس کو کیسے بنایا اس کو (ستاروں) کے ذریعہ سجا یا سنوارا اور اس میں (بال برابر) شگاف نہیں ہے ۔
روایا ت میں آیا ہے کہ شب زندہ دار افراد جب سحر کے وقت نمازشب کے لئے اٹھیں تو پہلے آسمان کی جانب دیکھیں اور سورہ آل عمران کی آخری آیات کی تلاوت کریں ۔

....

(۱) پیام قرآن ج۲،ص ۱۷۶

خلقت آسمان اور معصومین کے نظریات واقوال
نبی کریمؐجب نما ز شب کے لئے اٹھتے تھے ،پہلے مسواک کرتے تھے پھر آسمان کی جانب دیکھتے تھے اور اس آیت (اِنَّ فِی خَلقِ السَّمٰواتِ وَ الأرضِ
...) (۱) کی تلاوت کرتے تھے ۔

مطالعہ آسمانی کے وقت امیر المومنین کی منا جات
امیر المومنین علیہ السلام کے ایک صحابی جن کا نام حبّہ عرنی ہے کہتے ہیں کہ ایک رات میں نو ف کے ساتھ دارالامارہ میں سویا ہوا تھا، رات کے آخری حصہ میں کیا دیکھاکہ امیر المومنین دارالا مارہ کے صحن میں ایک حیران اور مضطرب شخص کی طرح دیوار پر ہاتھ رکھ کر ان آیا ت کی تلا وت فرمارہے ہیں ۔
(اِنَّ فِی خَلقِ السَّمواتِ والأَرضِ وَ اختِلَافِ اللَّیلِ والنَّهارِ لآیاتٍ لِأولِی الأَلبابِ الَّذینَ یَذکرُونَ اللّٰہَ قِیامًا وَ قُعُوداً وعلیٰ جُنُوبِهِم وَ یتفَکَّرُونَ فِی خلقِ السَّمواتِ والأَرضِ رَبَّنا ماخَلَقتَ هذا بَاطِلاً سُبحانَک فَقِنا عَذَابَ النَّارِ رَبّنا اِنَّک مَنْ تُدخِلِ النَّارِ فَقَد أَخزَیتَهُ وَما لِلظَّالِمِینَ مِن أنصارٍ رَبَّنا اِنَّنَا سَمِعنا مُنادِیًا یُنادِی للایمانِ أَنْ آمِنوا بِرَبِّکُم فآمَنَّا رَبَّنا فَاغفِرلَنَا ذُنُوبَنا وَ کَفِّر عَنا سَیئاتنا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الأَبرارِ رَبَّنا وآتِنا مَا وَعَدتنا علیٰ رُسُلِک ولا تُخزِنَا یَومَ القِیَامَۃِ اِنَّک لَا تُخلِفُ المِیعَادَ)(۲)بیشک زمین و آسمان کی خلقت لیل و نہا ر کی آمد ورفت میں صاحبان عقل کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں ۔ جولوگ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے،خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی خلقت میں غور وفکر کرتے ہیں کہ خدا یا تونے یہ

....

(۱) مجمع البیا ن۔ مذکورہ آیة کے ذیل میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲)سو رہ آل عمران آیۃ ۱۹۰سے ۱۹٤تک۔

سب بیکا ر نہیں پیدا کیا ،توپاک وبے نیازہے ہمیںعذاب جہنم سے محفوظ فرما۔
پرور دگار !تو جسے جہنم میں ڈالے گا گویا اس کو ذلیل ورسوا کردیا اور ظالمین کاکوئی مدد گار نہیں ہے پرور دگا ر! ہم نے اس منا دی کوسنا جو ایمان کی آواز لگا رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آئو تو ہم ایمان لے آئے ،پرور دگار!اب ہما رے گنا ہو ں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما اورہمیں نیک بندوں کے ساتھ محشور فرما ،پروردگار! جو تونے اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے عطا فرمااور روز قیامت ہمیںرسوا نہ کرنا کہ تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ۔
حبہ کہتے ہیں کہ حضرت ان آیا ت کی بار بار تلا وت فرما تے تھے اور خوبصورت آسمان اور اس کے خوبصورت خالق کے تدبر میں کچھ یوں غرق تھے کہ جیسے آپ کھوئے ہوئے ہوں اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میرے پاس آئے اور فرمایا: حبّہ جگ رہے ہو یا سورہے ہو؟ میں نے کہا آقا،جگ رہا ہو ں،لیکن میرے سید و سردار!آپ نے اتنے جہاد کئے اتنا روشن وتابناک آپ کا ماضی ہے اس قدر آپ کا زہد و تقوی ہے اورآپ گریہ فرمارہے ہیں، مو لا نے آنکھو ں کو جھکالیا اور ہچکیاں لینے لگے پھر فرمایا : اے حبّہ ! ہم سب پیش پروردگا ر حاضر ہیں ،اور ہما را کوئی عمل اس پر پوشیدہ نہیں ہے، حبہ یہ بات بالکل قطعی ہے کہ خدا ہماری او رتمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور کو ئی چیز ہم کو او رتم کو خدا سے چھپا نہیں سکتی ۔
اس کے بعد مولا ،میرے ساتھی نوف کی جا نب متوجہ ہو ئے اور فرمایا: نوف سو رہے ہو ؟ انھو ں نے کہا :نہیں مولا آپ کی حیرت انگیز کیفیت کی وجہ سے آج کی رات بہت رویا ہو ں ۔آپ نے فرمایا :اے نوف اگر آج رات خو ف خداسے گریہ کروگے توکل پیش پروردگار تمہاری آنکھیں روشن ومنو ر ہونگی ۔اے نوف ! کسی کی آنکھ سے ایک قطرہ بھی آنسو کا نہیں گرتا مگر یہ کہ ایک آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے (نوف کہتے ہیں) آقا کا آخری جملہ یہ تھا کہ ترک ذمہ داری پر خدا سے ڈرو ، اور زمزمہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے سے گذر ے اور فرمایا : اے میرے پروردگا ر ! اے کا ش میں یہ جا ن سکتا کہ جس وقت میں غافل ہو ں تونے مجھ سے منھ مو ڑ لیا ہے یا میری جانب متوجہ ہے ! اے کا ش میں جان سکتا کہ اتنی طویل ترین غفلت اور تیری شکرگزار ی میں کوتاہیوں کے باوجو د تیرے نزدیک میر اکیا وقار ہے نوف کہتے ہیں خدا کی قسم صبح تک آقا کی یہی کیفیت تھی۔ (۱)
امام سید سجا د ں نماز شب کے لئے اٹھے پانی میں ہاتھ ڈالا تاکہ وضو فرمالیں اس بیچ آسمان کی جا نب دیکھا اور اس میں تفکر کرتے ہو ئے اس قدر مشغول ہو گئے کہ صبح ہو گئی اور موذن نے اذان کہہ دی اور آپ کا دست مبارک ابھی تک وضو کے پا نی میں ڈوبا ہواتھا ۔
امیر المومنین ں فرماتے ہیں : سُبحانک ما اعظم ما نریٰ من خَلقک وما أصغر کلّ عظیمة فی جنب قدرتک وما اھول ما نریٰ

....

(۱) سفینہ البحار ج.۱ ص ۹۵ بحار الانوار ج،٤۱ ص ۲۲

مِن ملکو تک و ما احقر ذلک فیما غاب عنا من سلطانک وما أسبغ نعمک فی الدنیا وما أصغرھا فی نعم الآخرة (۱)
اے پاک وپاکیزہ پروردگار تو کتنا عظیم ہے ان چیزوں سے جو تیری مخلوقات میںمشاہدہ کرتے ہیں تیری قدرت کے سامنے سارے بلند قامت کس قدر (بونے دکھا ئے دیتے ہیں اور) چھو ٹے ہیں ، ملکو ت کتنا حیرت انگیز (شاہکا ر) ہے او رکتنی ایسی چھوٹی چیزیں ہیں جو تیری سلطنت میں ہما ری نگا ہو ں سے اوجھل ہیں دنیا میں تیری نعمتیں کتنی بے شمار ہیں اور آخرت کی نعمتوں کے مقابل یہ کتنی تھوڑی سی معلوم ہوتی ہیں ۔

....

(۱) نہج البلاغہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالا ت
۱۔ پیغمبر کے گریہ کا سبب کیا تھا اور بلا ل سے کیا فرمایا ؟
۲۔ کہکشاں کیا ہے ؟اور ہماری کہکشاں کا دائرہ کتناہے ؟
۳۔ منا جا ت امیرالمومنین کے سلسلہ میں حبہ کی داستان کا خلا صہ بیان کریں؟

چھٹا سبق

برہا ن نظم

پچھلے سبق سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ دنیا کی ہر چیز میںایک خاص قسم کا نظام پایا جاتا ہے اور اس بات کا امکا ن بھی نہیں ہے کہ موجودات عالم میں پائے جانے والے نظم ونسوق کی تردید کو ئی بھی عاقل انسان کر سکے ، کا ئنا ت کے مادی ذرات میں سے سب سے چھوٹی شی (ایٹم) او رب‍ڑی سے بڑی چیز ،کہکشاں ہے سب جگہ اور ہر چیز میں ایک خاص نظم وضبط پایا جاتا ہے اور دقیق حساب کے تحت گردش کرتے ہیں ۔
انسان ،حیوان ، نباتات وجمادات او رزمین وآسمان کی دوسری تمام موجودات ایک مقصد کے پیش نظر پیدا کی گئی ہیں اور ان پر ایک خاص قانون ہے جو حکمرانی کرتا ہے اور ان کی ہدایت کر رہا ہے یہ بات بالکل مسلّم ہے کہ اگر دنیاپر نظم و تنظیم کی حکمرانی نہ ہو تی تو دنیا کے بارے میںمعلومات بھی حاصل نہ ہوتی،کیونکہ علم کے معنی ہی یہ ہیں کہ ان عمومی نظام و قوانین کی دریافت ہو جودنیاپر حکم فرما ہیں ۔
اگر جسم انسان کے خلیہ کی نقل و حرکت اور جسمانی نظم کی رد و بدل ایک خاص راہ و روش پر مشتمل نہ ہو تی تو فیزیو لوزی اور علم طب کا وجو د کیسے آتا ؟
اگر سیارات وکو اکب ایک خاص نظام کے تحت گردش نہ کرتے ہو تے توعلم نجو م (ستارہ شناسی) کا وجو د کیو نکر ہو تا؟اور اگر ان میںخاص نظم و ضبط نہ ہو تا تو ستارہ شنا س افراد چاند گہن اور سورج گہن کو کیسے معین کرسکتے ؟ اور سورج کے طلوع و غروب کو ہمیشہ کیسے معین کرسکتے ؟
اور یہی نظم جو کائنات پر کار فرماہے اسی بات کا سبب بنا ہے کہ دانشمند افراد ریاضی اور فیزیکی طریقہ سے اندازہ لگا کر بغیر کسی ذمہ دار (کنٹرولر) کے ایک خاص سفینہ تیار کر کے کو اکب کی سیر کو بھیج دیتے ہیں۔
خلا صہ یہ کہ علم نظام، اشیاء کا مفسّر ہے جو دوسری چیزوں میں پایا جاتاہے اور علم ونظم کا رشتہ بالکل واضح و روشن ہے ۔
قرآن مجیدنے خدا کو پہچاننے کے لئے برہان نظم سے بہت استفادہ کیا ہے اوراس جا نب ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں ، یا یو ں کہا جا ئے کہ قرانی نظرئے کے تحت خدا کو پہچاننے کا بہترین اور واضح راستہ نظام خلقت اورآثار موجودات کا مطالعہ ہے ۔

برہان نظم کی بنیا د
یہ دلیل دو بنیادوں (صغری و کبری) اورایک نتیجہ پر مشتمل ہے
۱۔ یہ دنیا ایک خاص نظام او ردقیق حساب کے تحت خلق ہو ئی ہے اور موجودات کے ہر ذرے میں ایک خاص قسم کا قانون کار فرما ہے جس میں تبدیلی نا ممکن ہے ۔
۲۔ جہاں بھی نظم وتدبیر کا دقیق خیال رکھا گیا ہو وہاں اضافات و اتفاقات کا امکان نہیں ہے اور یہ کیفیت یقینا کسی علم و قدرت سے منسلک ہے ۔

نتیجہ: اس دنیا کا نظم وضبط اور اس کی تدبیربہ نحو احسن اس بات پر گواہ ہے کہ ایک علیم و خبیر خالق نے نہایت خو ش اسلو بی سے اس کا نقشہ تیار کیا ہے اس کے بعد عالم ہستی کو انہیں بنیادوں پر قائم کیا۔

خلقت، خالق کا پتہ دیتی ہے

اگر ایک گاڑی کا وجو د اس کے بنانے والے او رایک کتاب کا وجو د اس کے لکھنے والے، ایک مکان کا وجود اس کے معمار کا پتہ دیتاہے تویہ عظیم خلقت یہ دقیق نظام ،حکیم وعلیم ،قادر یعنی خدا وند متعال کے وجو د کا جیتا جا گتا ثبوت ہے ۔

ایک سیٹ لائٹ بنا نے کے لئے سیکڑوں سائنس داں، دن رات سرجو ڑ کر تحقیق کرتے ہیں اور دقیق ریاضی اور علم حساب کے تحت ا س کو فضا میں چھوڑتے ہیں اور اس میں حرکت پیدا کرتے ہیں ۔

کروڑوں کہکشائیں جس میں کروڑوں منظومۂ شمسی ہیں او ر ان میں سے ہر ایک میں کروڑوں سیارات وکو اکب پائے جا تے ہیں اور سب کے سب فضا میں بغیر کسی تھوڑی سی غلطی کے گردش کرتے ہیں کیاقادر مطلق خدا کے وجود پر دلیل نہیں ہیں ؟۔

نیوٹن اورایک مادی دانشمند کا دلچسپ مباحثہ

مشہو ر ستارہ شناس اور ریاضی داں نیوٹن نے ایک ماہر مکینک سے کہا کہ ایک چھوٹا سا سانچہ ،منظومہ شمسی کے لئے تیار کرو اس منظومہ کے سیارات چھوٹے چھوٹے گیند تھے جو ایک تسمہ سے بندھے ہو ئے تھے اوران کے لئے ایک ہینڈل بنایاگیا تھا جب اس کو چلاتے تھے تو نہایت ہی دلکش کیفیت میں وہ سارے گیند اپنے اپنے مدار پر گردش کرتے تھے اور اپنے مرکز کے ارد گرد چکر لگا تے تھے ۔

ایک دن نیوٹن اپنے مطالعہ کی میز کے پاس بیٹھا تھا او ریہ سا نچہ بھی وہیں رکھاتھا ۔ اس کا ایک قریبی دوست جو میٹر یالیزم کا مفکر ودانشمند تھا آیا جیسے ہی اس کی نگا ہ اس خوبصورت سانچہ پر پڑی وہ ششدر رہ گیا اورجب نیوٹن نے اس ہینڈل کو گھمایا اور وہ سارے سیارا ت بہت ہی آہستہ او ردلکش انداز میں اپنے مرکز کے گرد چکر لگانے لگے تو اس کی حیرانی میں اور اضا فہ ہو گیا او رچیخ پڑا ،ارے واہ ،یہ تو بہت ہی حیرت انگیز چیزہے اس کو کس نے بنایا ہے ،نیو ٹن نے کہا کسی نے نہیں ،یہ یک بیک بن کر تیار ہوگیاہے ،اس مادی مفکر نے کہا:نیوٹن صاحب آپ کیاسمجھتے ہیں کہ میںنراپاگل ہو ں ۔ یہ سانچہ خو د بخود کیسے بن سکتا ہے کیا یہ ممکن ہے !۔

نہ صرف یہ کہ اس کا بنا نے والا کو ئی ہے بلکہ اس کا بنانے والا عصر حاضر کا نا بغہ ہے نیوٹن آہستہ سے اٹھا اوراس مفکر کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا میرے اچھے دوست جو تم دیکھ رہے ہو وہ صرف ایک سانچہ ہے جو ایک عظیم نظام شمسی کے تحت بنایا گیا ہے ! اور تم اس بات پر بالکل راضی نہیں ہوکہ یہ خو د بخود بن گیا ہے توتم اس بات کو کیسے مان لیتے ہو کہ خود نظام شمسی اپنی تمام تر وسعت و پیچیدگی کے ساتھ بغیر کسی عاقل وقادر کے وجو دمیں آگیا ؟!مادی مفکر بہت شرمندہ ہو ااور لا جواب ہو کر رہ گیا جی ہاں

یہ وہی برہان نظم ہے جو قادر و توانا خدا کے وجود پر دلیل ہے (۱)

مو حد وزیر کی دلیل منکر بادشاہ کے لئے

ایک خدا کے منکر بادشاہ کا ایک توحید پرست وزیر تھا وزیر جو بھی دلیل پیش کرتا وہ قبول نہ کرتا .یہاں تک کہ وزیر نے بادشاہ کو اطلاع دئے بغیر ایک بہترین محل بنوایا ،جو آب وہوا کے حساب سے بھی بہت منا سب تھا اور اس میں انواع و اقسام کے پھل اورپھول لگے ہو ئے تھے ایک دن وزیر نے بادشاہ کو اس محل کے دیدار کی دعوت دی، بادشاہ کو وہ محل بہت پسند آیا اس نے پوچھا اس کا معمار و انجینئرکو ن تھا؟وزیر نے فوراً جو اب دیا بادشاہ سلا مت نہ ہی اس کا کو ئی انجینئر ہے اور نہ معمار ، ہم نے دیکھا کہ اچانک ایک محل تیار ہو گیا ۔ بادشاہ آگ بگو لہ ہو گیا او ربولا کہ تم میرا مذاق اڑا رہے ہو کیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی چیز خودبخود پید ا ہو جا ئے ؟وزیر نے کہا : بادشاہ سلا مت اگر یہ چھوٹا سا قصر بغیر کسی بنا نے والے کے نہیں بن سکتا تو اتنی بڑی دنیا اپنی تمام ترعظمتوں کے ساتھ یہ زمین وآسمان یہ دریا و سمندر اور اس کے تما م موجودات بغیر خالق کے کیسے وجود میں آگئے؟بادشاہ سمجھ گیا اس نے وزیر کو سراہا اور خدا شناسی کی راہ پرآگیا ۔

....

(۱) ہستی بخش ص ۱٤۹ شہید ھا شمی نژاد

برہا ن نظم کا خلا صہ اور نتیجہ
تما م مخلو قات منجملہ:
۱ ۔کہکشاں ،سیارات وکواکب
۲۔انسان او ر اس کے تمام رموز و اسرار جو اس کی خلقت میں پوشیدہ ہیں ۔
۳۔ ایٹمس ، خلیہ اور اعصاب
٤۔حیوانات اور ان کے مختلف اقسام
٥۔ نبا تات اور ان کے خو اص
٦۔دریا ،سمندر اور ان کے عجائبات و مخلو قات
۷۔ جہا ن خلقت کا دقیق نظم وضبط
۸۔اس دنیا کی وہ ساری چیزیں جو ابھی عقل بشر میں نہیں آئی ہیں سب کی سب حکیم و دانا اور قادر خداوند عالم کے وجود پر دلیل ہے۔

سوالا ت
۱۔نظمِ جہان کے علم کی پیدا وار کیسے ہو ئی ؟
۲۔ برہا ن نظم کی اساس و بنیاد کیا ہے ؟
۳۔ نیو ٹن اور مادی مفکر کے مباحثہ کا خلا صہ بیا ن کریں ؟
٤۔ موحد وزیر کی دلیل منکر بادشاہ کے لئے کیا تھی ؟

ساتواں سبق

توحید اور خدا کی یکتائی

قال اللہ تعا لیٰ:(فَاِلٰهُكُم اِلٰہٌ وَاحِدٌ فَلَہٗ أَسلِمُوا)(۱) تم سب کا خد اایک ہے لہٰذا اس کے سامنے سر تسلیم خم کردو ۔(لا تَجعل مَعَ اللّٰہِ اِلهًا آخَر)(۲) خدا کے ساتھ کو ئی دوسرا معبود قرار نہ دو (لَوكانَ فِيهِماَ اٰلِهةٌ اِلّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا)(۳) اگر زمین و آسمان میں دو خدا ہوتے تو زمین و آسمان ختم ہوجا ئے ۔
تمام الٰہی رسولوں کا اصلی نعرہ توحید تھا اور پیغمبر عربی کو ہ حرا سے"قولوا لا الہ الا اللّٰہ تفلحوا" کہتے ہو ئے آئے اور آپ نے حدیث میں فرمایا کہ :افضل العبادة قول لاالہ الا اللّٰہ بہترین عبادت لا الہ الا اللّٰہ کہنا ہے ۔

توحید اور یکتائی پر دلیلیں
۱۔وہ خدا جوکما ل مطلق ہے اور اس کے لئے کو ئی حد اور مقدار نہیں ہے وہ پروردگارجو ازلی و ابدی ہے، وہ پرور دگار کہ زمان و مکا ن جس کی پیداکی ہوئی مخلوق
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱)سورہ حج آیہ: ۳٤
(۲) سورہ اسراء آیۃ: ۲۲
(۳) سورہ انبیاء آیۃ:۲۲

ہے اور وہ ایک ہی ہے ۔ اگر خدا کے لا محدود و لا متناہی ہو نے کے بارے میں غور و فکر کریں تو بات یہ کھل کر سامنے آئے گی کہ ایک کے علاوہ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ تعدّد محدودیت کا سبب ہے ۔
۲۔ دنیا میںایک نظام کا بول بالا ہے اور ایک نظام کسی ایک ناظم کے وجو د کا متقاضی ہے ستارہ شناس ،دا نشور جن قوانین و نظام کا مشاہدہ کہکشاں وکرات میں کرتے ہیںاورا یٹمی ماہرین بھی ایٹمی ذرات میں انہیں قوانین کامشاہدہ کرتے ہیںنیز یہی قوانین جسم انسان میں بھی کا ر فرما ہیں، او راگر ایک کے سوا دوسراحاکم و ناظم ہو تا تو عالمی نظام درہم برہم ہو جا تا ، یہی معنی ہیں(لَو کَانَ فِیهِمَا آلِهةُ اِلاّ اللّٰہُ لَفَسَدَتَا)(۱)کے۔
۳۔ وحدانیت خدا پر تمام انبیا ء کی خبریں اس کی وحدانیت پر ٹھوس دلیل ہیں وہ تمام انبیاء و مرسلین جو خدا کی جانب سے احکام الٰہی کو پہچانے پر متعین تھے سب نے خدا کو واحد بتایا ہے .حضرت امیرالمومنینامام حسننسے وصیت کرتے وقت فرماتے ہیں :واعلمْ یا بُنی أنہ لو کان لربک شریک لأتتک رسلہ و لرأت آثار ملکہ و سلطانہ و معرفة أفعالہ وصفاتہ و لکنَّہ اللّٰہ واحد کما وصف نفسہ(۲)میرے لا ل جان لو کہ اگر خداکاکوئی شریک ہو تا تو اس (شریک)کا کو ئی رسول تم تک ضرور آتا اور اس کی قدرت و ملوکیت
....

(۱) سو رہ انبیا ء آیۃ: ۲۲
(۲) نہج البلا غہ مکتوب، ۳۱.امام حسن سے وصیت سے متعلق

کے آثار تم ضرور دیکھتے ، اس کے افعال و صفات سے ضرور آگا ہ ہو تے لیکن وہ واحد ویکتا ہے جیسا کہ خو د اس نے اپنی توصیف میں کہاہے (وَمَا أَرسَلنا مِن قَبلِک مِنْ رَسُولٍ اِلَّا نُوحِی اِلیہ أنَّہُ لا اِلہ اِلَّا أنا فَاعبُدُون(۱)میرے حبیب ہم نے تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں مبعوث کیا مگر یہ کہ ہم نے اس تک وحی کی کہ میرے علاوہ کو ئی معبود نہیں ، لہٰذا میری عبادت کرو ۔
مسئلہ توحید تمام اوصاف الہیہ کی شنا خت کا بنیا دی مسئلہ ہے کیونکہ اس کی یکتائی اس کے لا محدود ہو نے پر دلا لت کر تی ہے اور یہی وجو د (وحدا نیت) ہے جو تمام کمالا ت کا مجموعہ ہے او رہر طرح کے عیب سے پاک ومنزہ ہے خلا صہ کلا م یہ کہ اگر ہم نے خد اکو حقیقی معنوں میں واحد ویکتا مان لیا تو گویا اس کے سا رے صفات سے آشنا ہو گئے ۔
عَن أَبِي عبد اللّٰہِ قال : مَن قال لا اِلہ الّا اللّٰہ مُخلِصاً دخل الجنَّة و اِخلاصہ أن تحجزہ لا اِلہ الّا اللّٰہ عمّا حرّم اللّٰہ عزّوجلَّ (۲)
امام صادق ں نے فرمایا:جو کو ئی خلو ص کے ساتھ لا اِلہ الّا اللّٰہکہے گا وہ داخل بہشت ہو گا اور اس کا خلو ص اس بات کا متقاضی ہے کہ"لا اِلہ الّا اللّٰہ" کو ہر اس چیز سے دور رکھے جس کو خد انے حرام قرار دیا ہے ۔
....

(۱) سو رہ انبیاء آیۃ۲۵
(۲) توحید صدوق باب ثواب المو حدین حدیث ۲٦

قال ابو عبد اللّٰہ علیہ السلام : مَن قال لا الہ اِلاّ اللّٰہ مائة مرّة کان أَفضل النّاس ذلک الیوم عملاً اِلّا من زاد۔
امام جعفر صادقں نے فرمایا : جو شخص سو مرتبہ خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللّٰہکہے تو روز محشر (اس) عمل کے باعث افضل ناس میں شمار ہو گا مگر یہ کہ کو ئی اس سے زیادہ کہے ہو (۱)
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ : پیش پروردگار لا اِلہ اِلّا اللّٰہسے بہتر کو ئی کلا م نہیں ہے جو شخص لا اِلہ اِلّا اللّٰہ کی تکرار کرے گا اس کے گنا ہ یوں ختم ہوں گے جیسے درخت سے سو کھے پتے جھڑجاتے ہیں۔ (۲)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مراتب توحید
۱۔توحید ذاتی: یعنی ہر جہت سے بے نظیر اور تمام جہات سے کا مل ہو۔ (لَیسَ کَمِثلِہِ شَیئُ وَھُوَ السَّمِیعُ البَصیرُ) (۳) اس کی مانند کو ئی شئ نہیں ہے وہ سننے اور دیکھنے والا ہے(ولَم یَکن لَہُ کُفواً أحد)(٤) اس کا کو ئی ہمسرو ہم پلہ نہیں ہے ۔
۲۔ توحید صفاتی : یعنی اس کے تمام صفات کی بازگشت صرف ایک طرف ہے اس کے صفا ت اس کی عین ذات ہے یعنی وہی خدا ہے جو عالم ،قادر ،حی ،... ہے ایک

....

(۱) توحید صدوق باب ثواب المو حدین ۔۱ حدیث ،۳۳
(۲)سابق حوالہ حدیث ،۱۵
(۳) سورہ شوری آیة ۱۱
(٤) توحید٤۔

شخص رسول خداﷺکے پاس آیا اور عرض کی بنیاد علم کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا : معرفة اللّٰہ حقُّ معرفتہ (خدا کے شایان شان اس کی معرفت حاصل کرنا ہے)اس نے عرض کیا حق معرفت کیا ہے ؟آپ نے فرمایا :" اِن تعرفہ بلا مثال ولا شبہ وتعرفہ اِلٰھا واحداً خالقاً قادراً اوّلاً وآخراً وظاھراً وباطناً لا کفو لہ ولا مثل لہ فذاک معرفة اللّٰہ حقّ معرفتہ"اس کو بلا شبیہ وبلا مثل جانو، اس کو ایسا خدا جانو جو واحد ،خالق ، قادر ، اول ،آخر ،ظاہر وباطن ہے، نہ ہی ا س کا کوئی ہم پلہ ہے اور نہ ہی اس کا کوئی مثل ہے ، خدا کو اس طرح جاننا اور ماننا حق معرفت خدا وندی ہے۔ (۱)
۳۔ توحید افعالی :توحید افعال کا مطلب دونوں عالم کے تمام امور فعل خداوند سے متعلق ہیںتمام موجو دات جس خاصیت کے بھی حامل ہو نذات الٰہی کی مرہون منت ہیں،گلوں کی شگفتگی ،سورج کی ضیا ء باری ، مشکلات کا حل، سب کا سب اس کی ذات سے متعلق ہے. یعنی کا ئنات ہستی کی کسی شئی میں استقلا ل نہیں، اس دنیا میں مستقل و موثر صرف ذات خداوندی ہے ،دوسرے لفظوں میں یو ں کہا جائے کہ موجودات عالم جس طرح اپنے وجو د میں ذات الٰہی سے وابستگی پر مجبور ہیں اپنے تاثیر و فعل میں بھی مجبور ہیں . البتہ اس کے معنی یہ ہرگزنہیں ہینکہ قانو ن علیت وعالمِ اسبا ب کی نفی کردی جا ئے ۔
امام صادق کے فرمان کے مطابق کہ :أبی اللّٰہ أن یجری الأشیاء اِلّا بأسبابٍ(۲) خدااس بات سے پر ہیز کرتا ہے کہ کوئی چیز حرکت نہ

....

(۱) بحاالا نوار ج۳ ص ١٤ ۔
(۲)اصول کا فی باب معرفة الامام حدیث ۷۔

کرے مگر اپنے اسبا ب کے تحت، توحید افعالی کا اعتقاد ہرگزانسان کے لئے جبرا ور سلب اختیار کاموجب نہیں ہو گا ؛انشاء اللہ آئندہ بحثوں میں اس بات کی جانب اشارہ کریں گے کہ انسان اپنے افعال میں خو د مختار ہے لیکن تمام قوت و قدرت حتی ارادہ انسا ن بھی خدا کے ہاتھوں ہے (قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیئٍ وَھُوَ الوَاحدُ القَھّارُ)(۱) اے نبی! کہہ دیجئے کے خدا تمام اشیاء کا خالق ہے وہ ایک او رقہا ر ہے.(ذَلکُمُ اللّٰہُ رَبَّکُم لا اِلہ اِلّا ھُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیئٍ فَاعبُدُوہُ وَ ھُو علیٰ کُلِّ شییئٍ وَکِیلٍ) (۲) اللہ ہی تمہارا خدا ہے اس کے سو ا کو ئی معبود نہیں وہ ہر شی ٔکا خالق ہے لہٰذا اس کی عبادت کرو وہ ہر شی ٔ کا محافظ و مدبر ہے ۔
٤۔ توحید در عبادت :توحید کی قسمو نمیں حساس ترین قسم توحید در عبادت ہے وہ یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں او راس کے علاوہ کسی کے سامنے سرتسلیم خم نہ کریں ،توحید در عبادت ، توحید در ذات اور توحید در صفات کا لا زمہ ہے جب یہ بات مسلم ہو گئی کہ وہ واجب الوجو د ہے او راس کے سو ا سبھی ممکن و محتاج ہیں لہٰذا عبادت صرف اسی سے مخصوص ہے اور وہ کمال مطلق ہے اس کے علا وہ کسی کمال مطلق کا وجو د نہیں ہے ۔عبادت کا مقصد بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کمال طلبی ہے لہٰذا عبادت صرف ذات پروردگا ر سے مخصوص ہے تمام انبیاء و مرسلین کی تبلیغ کا عنوان کلی ،توحید در عبادت تھا آیات قرآنی بھی اس سلسلہ میں موجود ہیں ۔

....

(۱) سورہ رعد آیۃ: ۱۶
(۲)انعام آیۃ ۱۰۲

قرآن او رتوحید در عبادت
۱۔(وَ لَقَد بَعثْنَا فِی کُلِّ اُمةٍ رَسُولاً أن اعبُدُوا اللّٰہ واجَتنِبوا الطَّاغُوتَ)(۱) ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا تاکہ خدا ئے یکتا کی عبادت کریں او رطاغوت سے پر ہیز کریں ۔
۲۔(وَماَ أَرسَلنَا مِنْ قَبلِک مِنْ رَسُولٍ اِلّا نُوحِی اِلیہ أنّہُ لا اِلہ اِلَّا أنَا فَاعبُدُونِ)(۲) ہم نے آپ سے قبل کسی رسول کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس پر وحی کی کہ میرے علاوہ کو ئی معبود نہیں لہٰذا میری عبادت کرو ۔
۳۔ (وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّی وَ رَبُّکُم فَاعبُدُوہ ھذا صِراطُ مُستقِیمُ)(۳)بیشک اللہ ہمارا او رتم سب کا پر ور دگا رہے لہٰذا اس کی عبادت کرو اوریہی سیدھا راستہ ہے۔
اس نکتہ کی جانب توجہ ضروری ہے کہ احترام، تواضع او رخشوع کے مراتب و درجات ہیں اور سب سے آخری اور اعلی درجہ پرستش و عبودیت ہے .اوریہ مرحلہ صرف ذات خدا وند سے مخصوص ہے جس کا بین ثبوت سجدہ ہے ۔
اسی بناء پر غیر خداکا سجدہ کرنا جائز نہیںہے. او ریہ بات مسلّم ہے کہ اگر انسان عبودیت کے اس مرحلہ پر پہنچ جائے اور پیش پرور دگا ر اپنی پیشانی کو خاک پر رکھ دے تو گویا اس نے اطاعت خدا کی راہ اور اپنے تکامل مینبہت زیادہ پیش قدمی

....

(۱) سورہ نحل آیۃ: ۳۶
(۲) سورہ انبیا ء آیۃ: ۲۵
(۳) سورہ مریم آیۃ:۳۶

کی ہے ایسی خالص عبادت، عشق محبوب سے مکمل لبریز ہے اور اس محبت کا اثر خدا کی جانب پیش قدمی کا بہت اہم سبب ہے، کمال مطلق کی جانب پیش قدمی گناہو ں اور تمام آلودگیو ں سے کنارہ کشی کا پیش خیمہ ہے ۔
حقیقی عبادت گذار اس بات کی سعی پیہم کرتا ہے کہ خود کو محبوب کے جیسا قراردے اور ا سی طرح سے خود کو صفات جمال و جلا ل الٰہیہ کا پر توقرار دیتا ہے اور یہ امور انسان کے تربیت وتکامل میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔

سوالات
۱۔خدا کی وحدانیت پر دلیل پیش کریں ؟
۲۔ مراتب توحید کیا ہیں ؟
۳۔ توحید افعال سے مراد کیاہے ؟
٤۔ توحید در عبادت کی وضاحت کیجئے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آٹھواں سبق

صفات خدا (فصل اول)

جس طرح سے شناخت خدا وندمتعال اور اس کے اصل وجو د کو جا ننا آسان ہے اسی طرح اس کے صفات سے آگاہی چنداں آسان نہیں ہے .کیونکہ خد اکی شنا خت کے لئے آسمان کے ستارے، درختوں کے پتے ،متنوع برگ وگیاہ ، جاندار اشیاء بلکہ ایٹمی ذرات کی تعداد یہ سب اس کے وجود پر دلیل ہیں یہ سب کے سب اس کے عظمت کی نشانیاں ہیں، لیکن اس کی صفات کی پہچان کے لئے غوروخو ض او ر دقت نظر کی ضرورت ہے تاکہ تشبیہ اور قیا س آرائی سے دور رہیں صفات خدا کی شناخت کی پہلی شرط ،صفات مخلو قات کی خدا سے نفی کرنا او رخدا کاکسی مخلوق سے تشبیہ نہ دینا ہے . کیو نکہ خدا کی کسی صفت کا مخلوقات کی صفت سے کسی طرح موازنہ ہو ہی نہیں سکتا ،مادی صفات میں سے کو ئی صفت اس کی پاک ذات میں دخیل نہیں ہے کیو نکہ مادی صفت محدودیت کا سبب ہے اور وہ لا محدود ہے اور تمام مراتب کمال کا مجموعہ ہے لہٰذا ہم اس کی ذات کوکماحقہ درک نہیں کر سکتے اور اس طرح کی کو ئی امید بھی نہیں رکھنی چاہئے ۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہو تا ہے کہ عقل، خد اکی حقیقت ذات اور اس کے صفات کو کیوں نہیں درک کر سکتی ؟ تو اس کاجواب اس طرح دیا جا سکتا ہے کہ اس کی ذات اقدس ہررخ سے بے نظیر و لا محدود ہے ،علم ،قدرت اور اس کے تمام صفات اس کی ذات کی طرح لا محدود ہیں ، اور دوسری طرف ہم او رجو کچھ ہم سے مربوط ہے ، علم ،قدرت ،حیات ،فرمان ،مکا ن، سب محدود ومتناہی ہے تو ان تمام تر محدودیت کے ساتھ اس کی حقیقت ذات کو کہ جولامحدود ہے کیسے درک کر سکتے ہیں ؟!اس کی حقیقت ذات کو آخر کیسے درک کریں جس کی کو ئی شبیہ ومثیل نہیں ؟۔

صفات ثبوتیہ و سلبیہ :

صفات خدا کو دو قسمونمیں تقسیم کر سکتے ہیں ۔ ثبوتیہ و سلبیہ

صفات ثبوتیہ یا جمالیہ

"عالم ،قادر ، حی، مرید ، مدرک ، سمیع ، بصیر ، متکلم و صادق "خدا وند کمال مطلق ہے جو کچھ صفات ثبوتیہ کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے وہ اصول صفات ہیں نہ یہ کہ خدا ان میں منحصر و محدود ہے ۔

صفات سلبیہ یا جلالیہ

"وہ مرکب ومجسم نہیں ، قابل دید و محلول نہیں ،اس کا کوئی شریک نہیں "

صفات ذات و صفات فعل

صفات ثبوتیہ کی دوقسمیں ہیں ۔ صفات ذات و صفات فعل

صفات ذات: جو اس کی عین ذات ہیں انہیں کو ذات خدا وندی سے جدا نہیں کرسکتے جیسے علم ،قدرت،حیات ،اور جن کی بھی ان تینوں صفات کی طرف بازگشت ہو جیسے سمیع ، بصیر ، قدیم، ازلی، ابدی، مدرک، حکیم، غنی، کریم ،عزیز و غیرہ ۔

صفات فعل : وہ صفات جو افعال خدا وندسے متعلق ہیں یعنی جب تک وہ افعال اس سے صادر نہ ہو ں وہ صفات اس سے متصف نہیں ہو نگے جیسے خالق رازق یااس کے مانندوسرے صفات اور کبھی اس سے یہ صفات سلب بھی ہو جا تے ہیں جیسے" کان اللّٰہُ ولمْ یُخلق شیئاً ثُم خَلَق ۔ أراد اللّٰہ شیئاً ولم یرد شیئاً آخر شاء ولم یشائ"وہ خدا تھا جس نے خلق نہیں کیا تھا پھراس نے خلق کیا، خدا نے ایک چیز کا ارادہ، کیا دوسری چیز کا ارادہ نہیں کیا ، چاہا اور نہیں چاہا ۔"تکلم مع موسیٰ ولم یتکلم مع فرعون یُحب مَن أطاعہُ ولا یُحب مَنْ عصاہ" حضرت موسی سے ہم کلام ہوا فرعون سے کلام نہینکیا ،جو اس کی اطاعت کرتا ہے اس کو دوست رکھتا ہے اور جو اس کی نا فرمانی کرتاہے اس کو دوست نہیں رکھتا ، اس کے صفات فعل میں "اذا " اور "اِن" کا لفظ داخل و شامل ہو تا ہے جیسے " اِذا أراد شیئاً و اِن شائَ اللّٰہ" اس کی صفات ذات میں" اِذا عَلِم اللّٰہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"اور"اِن عَلِم "نہیں کہہ سکتے۔

علم خداوند

وہ واجب الوجود جو عالم علم کل ہے اس کی حیرت انگیز نظم و ہماہنگی پوری کائنات پر محیط ہے ،جو اس کے لا متناہی علم کا بیّن ثبوت ہے اس کے علم کے لئے ماضی حال ،مستقبل سب برابر ہے ، اس کا علم ازل و ابد پر محیط ہے کروڑوں سال قبل و بعد کاعلم اس کے نزدیک آج کے علم کے برابر ہے جس طرح سے کل کا ئنا ت کا خالق ہے اسی طرح تمام ذرات کی تعداد اور ان کے اسرار مکنونہ کا مکمل عالم ہے . انسان کے نیک و بد اعمال نیز ان کی نیات ومقاصد سے آگا ہ و باخبر ہے ،علم خداوند اس کی عین ذات ہے اور اس کی ذات سے جدا نہیں .

(وَ اعلموا أَنَّ اللّهَ بِکلِّ شَيئٍ عَلِيمُ)(۱) جان لو کہ خد اہر شی ٔسے آگا ہ ہے۔ (وَهَوَ اللّهُ فيِ السَّمٰواتِ وَ فيِ الأَرضِ يَعلَمُ سرَّکُم وَجَهرَکُم وَ يَعلمُ ما تَ ِکسِبُونَ)(۲)"وہ خد اوہ ہے جو زمینو ں و آسمانو ں میں تمہارے ظاہر و باطن کا عالم ہے او رجو کچھ تم انجام دیتے ہو اس کا عالم ہے" .

....

(۱) سورہ بقرہ آیة ۲۳۱
(۲)سورہ انعام آیة ۳،

سوالات

۱۔عقل، خد اکی حقیقت ذات اور ا س کے صفات تک کیو ں نہیں پہنچ سکتی ؟
۲۔صفات ثبوتیہ وصفات سلبیہ کی تعریف کریں ؟
۳۔ صفات ذات و صفا ت فعل میں کیافرق ہے ؟

نواں سبق

صفات خدا وند (فصل دوم)

خد اوند متعال بے پنا ہ قوتوں کامالک ہے . اتنی بڑی کا ئنا ت اپنی تمام عظمتوں او روسعتوں کے ساتھ سیارات وکواکب ،کہکشائیں، بے کراں سمندر ، دریا اور ان میں مختلف النوع مخلو قات و موجودات سب کے سب اس کی قدرتوں کے کرشمہ ہیں ! خدا ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شی ٔپر اس کی قدرت یکساں و مساوی ہے۔

(تَبَارَک الّذِي بِيَدِہِ المُلک وَهُوعلیٰ کُلِّ شَيئٍ قَديرُ)(۱)"بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں کا ئنا ت کی باگ ڈور ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے" .

(لِلّہِ مُلک السَّمٰواتِ والأَرضِ وَماَ فِيهِنَّ وَ هُو علیٰ کُلِّ شَيئٍ قَديرُ) (۲)"زمین وآسمان اورجوکچھ اس کے درمیان ہے ان سب کی حکومت خدا سے مخصوص ہے او روہ ہرچیز پرقادر ہے" .

(فَلَا أُقسِمُ بِربِّ المَشَارِقِ وَالمَغَاربِ اِنَّا لَقَادِرُونَ)(۳) میں

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) سورہ ملک آیة ۱
(۲) مائدہ آیة ۱۲۰
(۳) معارج آیة ۴۰

تمام مشرق و مغرب کے پروردگا ر کی قسم کھا کر کہتا ہو ں کہ ہم قدرت رکھنے والے ہیں۔
قران کی متعدد آیات جوقدرت خداوندعالم کو بیا ن کرتی ہیں اس سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ قدرت خد الئے کو ئی حدو قید نہیں ہے بلکہ جس وقت وہ چاہے انجام دے دیتا ہے او رجب کسی چیز کی نا بودی کا ارادہ کرے تواس چیز کومٹ ہی جا نا ہے ۔
خلا صہ یہ کہ کسی قسم کی ناتوانی او رضعف کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔آسمان، عظیم ترین سیارات اور ذرات سب اس کے لئے یکساناور برابر ہیں ۔
عن علیٍّ علیہ السلام :وما الجلیل واللطیف والثقیل والخفیف والقوی والضعیف من خلقہ اِلّا سواء
امیر المومنیننفرماتے ہیں:" آشکا ر وپوشیدہ، وزنی او ر ہلکا ،قوی وضعیف یہ سب کے سب خلقت میں اس کے نزدیک برابر ہیں" (۱)
امام جعفر صادق نے فرمایا : جس وقت حضرت موسیٰ طور پر تشریف لے گئے عرض کی ! خدا یا ! اپنے خزانے کا نظارہ کرادے تو خدا نے فرمایا : میراخزانہ یوں ہے کہ جس وقت میں کسی چیز کا ارادہ کرکے کسی چیز کو کہو نکہ ہو جا تو وہ وجو د میں آجائے گی (۲)
....

(۱) نہج البلاغہ خ :۸۰
(۲)توحید صدوق باب ۹ حدیث ۱۷

قدرت خداکے متعلق ایک سوال
کبھی کبھی یہ سوال اٹھا یا جا تا ہے کہ کیا خدا اپنا جیسا ایک خدا پیدا کرسکتا ہے؟
اگر یہ جواب دیا جا ئے کہ کیو ں نہیں ؟تو دو خداہو جا ئیں گے ! اوراگر کہا جائے کہ نہیں کرسکتا تو ایسی صورت میں قدرت خدا محدود ہو جا ئے گی ۔ یا یہ کہ کیا خدا اتنی بڑی کائنات کو ایک مرغی کے انڈے کے اندر دنیا کو چھوٹی اور انڈے کو بڑ ا کئے بغیر سمو سکتاہے۔؟
اس کے جو اب میں یہ کہا جا ئے گا کہ ایسے مواقع کے لئے (نہیں ہو سکتا) یا (نہیں کرسکتا) کی لفظیں استعمال نہیں کریں گے ،یا واضح لفظوں میں یہ کہا جا ئے کہ یہ سوال ہی نامعقول ہے کیو نکہ جب ہم یہ کہیں گے کہ کیا خدا اپنے جیسا دوسرا بنا سکتا ہے تو خود لفظ (خلقت) کے یہ معنی ہیں کہ وہ شیء ممکن الوجود و مخلو ق ہے اور جب ہم یہ کہیں گے (خدا وند) کے معنی وہ شیٔ ہے جو واجب الوجود ہے ۔
تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کیا خدا اس با ت پر قادر ہے کہ ایسی چیز کو خلق کرے جو ایک ہی وقت میں واجب الوجو د بھی ہو اور نہ بھی ہو، ممکن الوجود بھی ہو اور غیر ممکن الوجود بھی ، خالق بھی ہو اور مخلوق بھی یہ سوال غلط ہے خدا ہر چیز پر قادر ہے۔
اسی طرح سے جب یہ کہا جا ئے کہ کیا خدا اس بات پر قادر ہے کہ کل کا ئنا ت کو ایک مرغی کے انڈے میں سمودے اس طرح سے کہ نہ دنیا چھوٹی ہو اور نہ انڈا بڑا تو اس کے معنی یہ ہو ئے کہ دنیا اپنی تمام تر وسعتوں کے ساتھ بڑی بھی ہے اور چھوٹی بھی اس سوال کے بے تکے ہو نے کی وجہ سے جواب کی بالکل ضرورت نہیں ہے کیو نکہ محال سے قدرت کا تعلق خود محال ہے ۔
اسی سوال کو ایک شخص نے حضرت امیرنسے پوچھا تھا آپ نے فرمایا:
....

(۱) نہج البلاغہ خ :۸۰

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲)توحید صدوق باب ۹ حدیث ۱۷

اِنَّ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ لا ینسب اِلیٰ العجز والّذیِ سألتنيِ لا یکون "خدا کی جا نب عجز و ناتوانی کی نسبت نہیں دی جاسکتی ؛لیکن تم نے جو سوال کیا وہ انہونی ہے" (۱)
ایک روایت میں آیا ہے کہ امام رضانے (اس سوال کے جو اب میں) فرمایا : ہا ں کیو ں نہیں انڈے سے بھی چھوٹی چیزمیں اس دنیا کو رکھ سکتا ہے خدا اس بات پر قادر ہے کہ دنیا کو تمہاری آنکھ کے اندر رکھ دے جو انڈے سے بھی چھوٹی ہے (در حقیقت یہ جو اب مولا کا نقضی جو اب تھا کیو نکہ سوال کرنے والا ایسے مسائل کے تحلیل کی طاقت نہیں رکھتا تھا)-(۲)

خدا حی وقیوم ہے
خدا حیات جاوداں کا مالک ہے وہ ثابت و قائم ہے وہ اپنی ذات پر قائم ہے دوسری موجودات اس کی وجہ سے قائم ہیں حیات خدا اور حیات موجو دات میں فرق ہے کیو نکہ حیات ،خد اکی عین ذات ہے نہ عارضی ہے اور نہ ہی وقتی -
حیات خدا یعنی اس کا علم او راس کی قدرت ،خدا کی حیات ذاتی ،ازلی ،ابدی، نہ بدلنے والی اور ہر طرح کی محدودیت سے خالی ہے وہ قیوم ہے یعنی موجودات کے مختلف امو ر اس کے ہاتھ میں ہیں مخلوقات کی رزق ،عمر ،حیات اور موت اس کے حسن تدبیر کی وجہ سے ہے -
....

(۱) توحید صدوق باب ۹ ، حدیث ۹
(۲)پیام قرآن ج ٤، ص ۱۸۳

اسی لئے یا حی یا قیوم جا مع اذکا رمیں سے ایک ہے اس لئے کہ (حی) اس کے بہترین صفات ذات یعنی علم وقدرت میں سے ہے اور (قیوم) اس کے صفات فعل میں سے ہے اس وجہ سے امیر المومنین سے نے ارشاد فرمایا : فلسنا نعلمُ کُنہ عظمتک ِالَّا انَّا نعلم اِنَّک حیّ قیُّوم لا تاخذ ک سِنۃُ ولا نوم (۱)
"ہم کبھی تیری حقیقت ذات کو درک نہیں کر سکتے ہم بس اتنا جا نتے ہیں کہ حی و قیوم ہے اور کبھی بھی تجھے نینداور جھپکی نہیں آتی (اپنے بندوں کے حال سے بے خبر نہیں ہے)"
امیر المو منین سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں رسول اکرمؐکے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ سجدے میں سر رکھ کر "یا حی یا قیوم " کا ورد کر رہے ہیں کئی دفعہ گیا اور واپس آگیا آپ مستقل اسی ذکر کا ورد فرمارہے تھے یہا ں تک جنگ بدر فتح ہو گئی -(۲)
جو کچھ اب تک ذکر کیا گیا ہے وہ صفات خد ا کے اصول تھے اور دوسری صفات بھی ہیں کہ جن کے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جائے گا -
قدیم و ابدی : یعنی ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا اس کے لئے آغاز و انتہا نہیں ہے ھُوَ الأَوّلُ و الآخِرُ والظَّاھرُ والباطِنُ وَ ھُوَ بِکُلّ شَیئٍ عَلِیمُ (۳) "وہ اول و آخر ہے وہ ظاہر و باطن ہے وہ ہرشی ٔکا جاننے والا ہے"-
....

(۱) نہج البلا غہ خ ،۱٦۰
(۲) تفسیر روح البیا ن آیہ الکرسی کے بیان میں.
(۳) حدید آیۃ،۳

مرید : یعنی وہ صاحب ارادہ ہے وہ اپنے کاموں میں مجبو ر نہیںہے وہ جس کام کو بھی انجام دیتا ہے اس کا ہدف اور اس کی حکمت پیش نظر ہو تی ہے (وہ حکیم ہے)
مدرک : ساری چیزوں کو درک کرتا ہے .ساری چیزوں کو دیکھتا ہے او رہر آواز کو سنتا ہے- (وہ سمیع و بصیر ہے)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

متکلم : خدا ہو ائوں میں آواز پیدا کر سکتا ہے وہ اپنے رسولوں سے گفتگو کرتا ہے اس کی گفتگو زبا ن و لب و حلق کی محتا ج نہیں ۔
صادق : یعنی خدا جوکچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے اور عین حقیقت ہے کیو نکہ جھوٹ جھل ونادانی کے باعث یا کسی کمزوری کے سبب ہوتا ہے او رخد اان سے پاک ومنزہ ہے۔
خلا صہ کلام یہ کہ خد اکمال مطلق ہے او رکسی قسم کا نقض و عیب اس کی ذات سے متصف نہیں اور ہم کو اس کی صفات کی شناخت میں بھی اپنے عجز کا اعتراف کرنا چاہئے ۔

ذات خد امیں تفکر منع ہے
صفات کے بارے میں جو مختصر بیا ن تھا اس کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ صفات خدا عین ذات ہیں لہٰذانہ اس کی ذات او ر نہ ہی اس کی صفات میں از حد تفکر کریں کیو نکہ از حد تفکر حیرانی او ر سر گردانی کاسبب ہے صرف اس کی مخلوقات میں غور خوض کریں ۔
قال الاما مُ البا قر علیہ السلام : "تکلموا فِي خلق اللہ ولا تکلموا فِي اللہ فأَنَّ الکلام فی اللہِ لا یزاد صاحبة الا تحیّراً"خلقت خداکے با رے میں گفتگو کرو .خدا کے با رے میں گفتگو نہ کرو اس لئے کہ خدا کے بارے میں گفتگو صاحب کلا م کے حق میں تحیّر کے سوا کچھ اضا فہ نہ کرے گا۔
علامہ مجلسی او ردیگر علما ء نے کہا ہے کہ ذات و صفات خدا میں تفکر و تکلم سے منع کرنے کا مطلب کیفیت ذات خدا وندعالم ہے ۔
قال الامام الباقر علیہ السلام: اِیاکم و التفکّر فی اللہ لکن اِذَا أردتم أن تَنظروا اِلیٰ عظمتہ فانظروا اِلیٰ عظیم خلقہ" ذات خد امیں غور و خو ض سے پرہیز کرو جب جب بھی اس کی عظمتوں کودیکھنا چاہوتو اس کی عظیم خلقت (اس دنیا)کودیکھو "۔(۱)
....

(۱) اصول کا فی باب نہی از کلام در کیفیت حدیث ۱،۷

سوالا ت
۱۔ خدا کے قدرت کی نشانیا ں کیا ہیں ؟
۲۔ قدیم ، ابدی ،متکلم ، صادق کے کیا معنی ہیں ؟
۳۔ ذات خد امیں غو ر و خو ض کیوں منع ہے ؟

دسواں سبق

صفات سلبیہ

ایک جملہ میں یو ں کہا جا سکتا ہے کہ صفات سلبیہ یعنی : خدا وند ہر طرح کے عیب و نقص ، عوارض نیز صفات ممکنات سے پاک ومنزہ ہے ۔ لیکن ان صفات میں بعض پر بحث کی گئی ہے جیسے وہ مرکب نہیں ہے ، جسم نہیں رکھتا ، قابل رئویت نہیں ، اس کے لئے زمان ومکا ن ،کو ئی ٹھکا نہ یا جہت معین نہیں کرسکتے .وہ ہر طرح کے نیاز و احتیاج

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے دور ہے، اس کی ذات والا صفات محل حوادث نہیں اور عوارض وتغییر وتبدل کا شکا ر نہیں ہو سکتی ،صفات خدا ونداس کی عین ذات ہے اس کی ذات مقدس پر اضا فہ نہیںہے ۔
سید الاولیاء امیرالمومنین ایک خطبہ کی ابتدا میں یو ں گویا ہیں" لا یشغلہ شأن ولا یغیرہ زمان ولا یحویہ مکان ولایصفہ لسان"کو ئی چیز اس کو اپنے آپ میں مشغول نہیں کرسکتی، زما نہ کا تغییر وتبدل اس میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا کو ئی مکان اپنے میں سمو نہیں سکتا ،کو ئی زبا ن اس کی مدح نہیں کر سکتی۔ (۱)
....

(۱)نہج البلا غہ خطبہ،۱۷۸

دوسری حدیث میں امام جعفر صادق ں سے نقل ہے کہ" اِنَّ اللّٰہَ تبارک و تعالیٰ لا یُوصف بزمان ولا مکان ولا حرکة ولا انتقال ولا سکون بل ھو خالق الزمان والمکان والحرکة والانتقال تعالی اللّٰہ عما یقول الظالمون علوًا کبیراً "خدا وندتعالی کی تعریف وتوصیف زمان و مکا ن ،حرکت و انتقال مکان و سکو ن کے ذریعہ سے نہیں کی جا سکتی ، وہ زمان ومکا ن نیزحرکت ونقل مکا ن، ،اور سکون کا خالق ہے ،خدا اس سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے جو ظالم او رستمگر افراد تصور کرتے ہیں۔ (۱)

صفات سلبی کی وضاحت
خدا مرکب نہیں ہے یعنی اجزاء ترکیبی نہیں رکھتا کیو نکہ ہر مرکب اپنے اجزاء کامحتاج ہو تا ہے جبکہ خدا کسی شیٔ کا محتا ج نہیں ہے ، وحدانیت کی بحث میں ہم نے یہ بات کہی تھی کہ خدا کمال مطلق ہے ، اور ا س کے لئے کو ئی حد ومقدار نہیں ہیں ،لہٰذا اس بات کی جا نب ہماری توجہ ضروری ہے کہ جو محدودیت یا احتیا ج کا سبب ہے وہ ممکنات سے مخصوص ہے خدا ان سے پاک و منزہ ہے تعالی اللّٰہ عنہ ذلک علواً کبیراً۔

خدا جسم نہیں رکھتا اور دکھائی نہیں دے گا
(لاَ تُدرِکُہُ الأبصَارُ و ھُوَ یُدرِک الأبصارَ وَھو اللّطِیفُ الخَبِیر) (۲) آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتی وہ تمام آنکھوں کو دیکھتا ہے وہ لطیف وخبیر ہے
....

(۱) کتاب بحارالانوار ج۳ ،ص،۳۰۹
(۲) سورہ انعام آیة ۔۱۰۳

سوال : خدا کو دیکھنا کیو ں ناممکن ہے ؟
جواب : اس لئے کہ دیکھنے کے جو لوازمات ہیں ،ان میں سے کوئی ایک بھی خداکے لئے ممکن نہیں یعنی خدا کو اگردیکھنا چاہیں تو ضروری ہے کہ وہ جسم رکھتا ہو جہت اورسمت رکھتا ہو ،اجزاء رکھتا ہو اس لئے کہ ہر جسم اجزاء و عوارض جیسے رنگ ،حجم اور ابعاد رکھتا ہے ،نیز تمام اجسام تغییر وتبدل رکھتے ہیں اور مکا ن کے محتاج ہیں اور یہ سب ممکنات کی خصوصیات ہیں ، اورنیاز واحتیاج کے شکا رہیںخدا ان سے پاک ومنزہ ہے۔
خلا صہ کلا م یہ کہ نہ خدا جسم ہے اورنہ ہی دیکھا جاسکتا ہے (اہل سنت کے بعض فرقے اس بات کے قائل ہیں کہ خدا روز محشر مجسم ہوگا اور دکھا ئی دے گا اس کے ضمن میں ان کی جانب سے بہت ساری باتیں مضحکہ خیز ہیں اورکسی عقل و منطق سے سروکا ر نہیں رکھتیں ۔
امام علی رضا ں سے روایت ہے :أنّہ لَیس مِنَّا مَن زعم أَنَّ اللّٰہ عزَّوجلَّ جسم ونحن منہ براء فی الدنیا والآخرة (۱) جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ خدا جسم و جسمانیت رکھتا ہے وہ ہم میںسے نہیں ہے او رہم دنیا وآخرت میں ایسے شخص سے دور و بیزار ہیں ۔
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱)توحید صدوق باب ٦، حدیث، ۲۰

وہ لا مکاں ہے او رہر جگہ ہے
مادہ سے خالی ایک شیٔ کی شناخت ان انسانو ں کے لئے جو ہمیشہ مادی
قیدخانہ میں اسیر رہے اور اس کے عادی ہو گئے بہت ہی مشکل کام ہے شناخت خدا کا پہلا زینہ اس (خدا) کو صفات مخلوقات سے منزہ جاننا ہے ،جب تک ہم خداکو لا مکا ن ولا زمان نہ جا نیں گے در حقیقت اس کی معرفت ہی حاصل نہینکر سکتے ۔محل او رمکان رکھنا جسم وجسمانیت کالازمہ ہے او رہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ وہ جسم نہیں رکھتا وہ ہر جگہ ہے ۔

وہ ہر جگہ ہے
(وَلِلَّہِ المَشرِقُ والمَغرِبُ فَأَینَمَا تُولُوا فَثَمَّ وَجہُ اللَّہِ اِنَّ اللّٰہَ واسِعٌ عَلِیمٌ)(۱) مشرق ومغرب اللہ ہی کے لئے ہے اور تم جس جانب بھی رخ کروگے خدا وہاں موجود ہے خدا بے نیاز اور صاحب علم و حکمت ہے ۔
(وَھُوَ مَعَکُم أَینَ مَا کُنتُم وَاللّٰہُ بِمَا تَعملُونَ بَصیرٌ)(۲) تم جس جگہ بھی ہو خدا تمہارے ہمراہ ہے اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو اس پر ناظر ہے ۔
امام موسی کا ظم ننے فرمایا : اِنَّ اللّٰہَ تبارک وتعالیٰ کان لم ینزل بلا زمان ولا مکان وھو الآن کما کان لا یخلو منہ مکان ولا یشغل بہ مکان ولا یحلّ فی مکان (۳) خدا ہمیشہ سے زمان ومکان کے بغیر موجود تھا اور اب بھی ہے، کو ئی جگہ اس سے خالی نہیں اور درعین حال کسی جگہ میں قید نہیناس نے کسی مکا ن میں حلول نہینکیا۔
....

(۱)سورہ بقرہ ص ۱۱۵۔
(۲) سورہ حدید آیة ،٤
(۳) توحید صدوق باب ۲۸،حدیث ۱۲

ایک شخص نے حضرت امام علی سے سوال کیا کہ مولا ہمارا خدازمین وآسمان کو پید اکرنے سے پہلے کہاں تھا ؟آپ نے فرمایا : کہاں کا لفظ مکا ن کے حوالے سے ہے جبکہ وہ اس وقت بھی تھا جب مکان نہیں تھا۔ (۱)
....

(۱) سابق حوالہ حدیث، ٤

خدا کہا نہے ؟
کتاب ارشاد واحتجاج میں ذکر ہے کہ ایک یہودی مفّکر، خلفاء میں سے ایک کے پاس آیا او رسوال کیا کہ آپ جانشین رسول ہیں ؟ انھو ں نے جو اب دیا ہاں اس نے کہا خد اکہا ں ہے ؟
انھو ں نے جواب دیا آسمان میں عرش اعظم پر بر اجمان ہے اس نے کہا پھر تو زمین اس کے حیطۂ قدرت سے خالی ہے خلیفہ ناراض ہو گئے اور چیخ کر بولے فوراً یہاں سے دفع ہو جا ئو ورنہ قتل کرادونگا ،یہودی حیران ہوکر اسلام کا مذاق اڑا تا ہو ا باہر نکل گیا۔
جب امیرالمومنین نکو اس بات کی اطلاع ہو ئی توآپ نے اس کو طلب کیا اور فرمایا میں تمہارے سوال اور دئے گئے جواب دونونسے باخبر ہوں،لیکن میں بتاتا ہو ں کہ اس نے مکا ن کو خلق کیا ہے لہٰذا اس کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ خود صاحب مکان ہو اور کسی مکان میں مقید ہو۔
وہ اس سے کہیں بلند وبالا ہے کہ مکان اس کو اپنے آپ میں سمو لے ،کیاتم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے اپنی کتابوں میں نہیں پڑھا کہ ایک دن حضرت موسی بن عمران بیٹھے ہو ئے تھے۔
ایک فرشتہ مشرق سے آیا آپ نے پوچھا کہا ں سے آرہے ہو ؟اس نے جواب دیا خدا کے پاس تھا اس کے بعد ایک فرشتہ مغرب سے آیا آپ نے پوچھا کہا ں سے آرہے ہو ؟اس نے جواب دیا خدا کے پاس تھا اس کے بعد ایک فرشتہ آیاآپ نے سوال کیاکہاں سے آرہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ساتویں آسمان میں خدا کے پاس تھا اس کے بعد ایک فرشتہ اور آیا اس سے سوال کیا کہا ں تھے؟ اس نے کہازمین کے ساتویں طبق سے خدا کے پاس تھا ،اس کے بعد حضرت موسی نے کہاپاک ہے وہ ذات جس کے وجود سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اور اس کے نزدیک کوئی جگہ دوسری سے نزدیک نہیں ۔
یہودی نے کہا کہ : میں اس بات کی گواہی دیتا ہو ںکہ حق مبین یہی ہے اور آپ پوری کائنات میں سب سے زیادہ وصی رسول خداﷺکی اہلیت رکھتے ہیں ۔(۱)
ہم دعا کرتے وقت ہاتھ آسمان کی جانب کیوں بلند کرتے ہیں ؟
ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ ایک کا فر ،حضرت امام جعفر صادق ں کی خدمت میں حاضر ہو ا اور" الرحمن علی العرش استوی " کی تفسیر جاننی چاہی امام نے دوران تفسیر وضاحت فرماتے ہو ئے ارشاد فرمایا : خدا کسی مخلوق ومکان کا محتاج نہیں بلکہ تمام مخلوقات اس کی محتاج ہیں ، اس نے عرض کی تو پھر دعا کرتے وقت
....

(۱) پیام قرآن نقل جلد ٤ ،ص ٢٧٤

چاہے ہاتھ آسمان کی جانب رکھیں یا زمین کی طرف اس میں کوئی حرج نہیں ہے ،آپ نے فرمایا : یہ موضوع اس کے علم اور احاطہ قدرت میں برابر ہے لیکن خدانے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ دعا کرتے وقت ہاتھوں کو آسمان کی جانب عرش کی طرف بلند کریں کیونکہ معد ن رزق وہاں ہے ۔جو کچھ قرآن اور فرمان رسول ہے ہم اس کو پہچاتے ہیں ، اس کے بعد فرمایا : اپنے ہاتھوں کو خدا کی طرف بلند کرو اوریہ وہ موضوع ہے جس پر تمام امتوں کا اتفاق ہے ۔(۱)
حضرت امیر المومنین ننے فرمایا : کہ تم میں سے کوئی بھی جب نماز تمام کرے تو دعا کے لئے ہاتھوں کوآسمان کی جانب بلند کرے پھر دعا کرے ،ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا خدا ہر جگہ نہیں ہے ؟ آپ نے فرمایا : ہا ں ہے ۔ اس نے کہاپھر ہاتھو ں کو آسمان کی طرف کیوں اٹھاتے ہیں ،آپ نے فرمایا :تم نے (قرآن مجیدمیں) نہیں پڑھا آسمان میں تمہاری روزی ہے اورجو کچھ تم سے وعدہ کیاگیا ہے۔ انسان محل رزق کے علاوہ کہا ںسے رزق طلب کرے گا محل رزق اور وعدہ الٰہی آسمان ہے ۔(۲)
....

(۱) پیام قرآن از بحارالانوار ج۳،ص ۳۳۰
(۲) پیام قرآن نقل از بحارالانوار ج ۹۰،ص ۳۰۸

سوالات
۱۔ صفات سلبیہ سے مراد کیاہے ؟
۲ ۔ خدا کو دیکھنا کیوں ناممکن ہے ؟
۳ ۔ یہو دی دانشمند جس نے سوال کیا تھا کہ خدا کہا ںہے حضرت امیر نے اس کو کیا جواب دیا ؟
٤۔ دعا کے وقت ہاتھ آسمان کی جانب کیو ں اٹھا تے ہیں ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گیارہواں سبق

عدل الٰہی

اصول دین کی دوسری قسم عدل سے متعلق ہے ،عدل ،خداکے صفات جمالیہ میں سے ایک ہے عدالت الٰہی ایک طرف تو ایمان بہ خدا سے مربوط ہے تو دوسری طرف معاد سے، ایک طرف مسئلہ نبوت وامامت سے تودوسری طرف سے فلسفہٗ احکام سے کبھی ثواب و عقاب تو کبھی جبر و تفویض سے اسی بناپر اصل عدالت کا اقرار یا انکا ر ممکن ہے کہ تمام اعتقاد اور معرفت کے چہرے کو بدل دے اس کے علا وہ اجتماعی ، اخلاقی اور تربیتی مسائل میں بھی عدل الٰہی سے انکا ر نہینکیا جاسکتاانہیں خصوصیات کی وجہ سے عدل الٰہی کو اصول دین مینشمار کیا گیاہے ۔
مو لا ئے کا ئنا ت نے ایک مختصر اورمفید عبارت کے ذریعہ توحید اور عدل کو ایک جگہ رکھ کر فرمایا :"التوحید ان لا تتو ھمہ والعدل ان لا تتھمہ" توحید وہ ہے جوتمہاری واہمہ سے دور ہے (کیو نکہ جو واہمہ میں سماجائے وہ محدود ہے)اور عدل اس چیز کا نام ہے جسے تم متہم نہ کرو (برے کام جو تم انجام دے رہے ہو اسے خدا کی طرف نسبت نہ دو) (١)
....

(١) کلمات قصار نہج البلا غہ حکمت ٤٧٠

عدل الٰہی پر عقلی دلیل

ظلم قبیح (ناپسند) ہے او رصاحب حکمت خدا کبھی قبیح فعل انجام نہیندیتا کیونکہ ظلم کے کچھ اسباب ہیں اور خدا ان چیزوں سے منزہ ہے ۔

ظلم کے اسباب اور اس کی بنیاد
١۔ضرورت :وہ شخص ظلم کرتاہے جوکسی مقصد تک پہنچنا چاہتا ہے اور وہ مقصد صرف ظلم ہی کے راستے سے ممکن ہے ۔
٢ ۔ جہالت اور نادانی: وہ شخص ظلم کرتا ہے جو ظلم کی برائیوں اور اس کی قباحت سے واقف نہینہوتا ۔
٣۔اخلاقی برائی :وہ شخص ظلم کرتاہے جس کے اندر کینہ ،عداوت ،حسد خواہشات پرستی ہے۔
٤۔ عجز و ناتوانی : وہ شخص ظلم کرتا ہے جو خطرہ اور نقصان کو اپنے سے دور کرنے سے عاجز ہو اور اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لئے ظلم کے علاوہ کو ئی راستہ نہ پاتا ہو ۔
اس دنیا میں جو بھی ظلم ہو تا ہے انہیں میں سے کسی ایک کی بنا پر ہوتاہے اگر یہ اسباب نہ پائے جا ئیں تو کہیں بھی کو ئی ظلم نہ ہو او رمذکورہ اسباب مینسے کو ئی ایک بھی خداکے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ خدا وند عالم :
الف): غنی ہے او رکسی کا محتاج نہیں ہے ۔
ب): اس کا علم لا محدودہے اور کبھی ختم ہو نے والا نہینہے۔
ج): تمام اچھے صفات کا مالک ہے اور تمام عیوب اور نواقص سے پاک اور پاکیزہ ہے ۔
د): لا محدود قدرت کامالک ہے لہٰذا وہ عادل ہے ۔
صحیفۂ سجادیہ کی دعا نمبر ٤٥ مینآیا ہے" وعفوک تفضل وعقوبتک عدل"بارالٰہا! تیری عفو و بخشش تیرے فضل کانتیجہ ہے اور تیرا عقاب عین عدالت ہے۔
ائمہ معصومین سے نقل ہے کہ نماز شب کے اختتام پر اس دعا کو پڑھا جائے "وقد علمت یا الھیِ أنّہ لیس فی نقمتک عجلة

ولا فی حکمک ظلم واِنَّما یُعجّل من یخاف الفوت واِنَّما یحتاج اِلیٰ ظلم الضعیف وقد تعالیت یا اٰلٰہی عن ذلک علواً کبیراً"(۱)
"بارالٰہا ! میں جانتا ہو نکہ تو عقاب میں جلدی نہیں کرتا اور تیرے حکم میں ظلم نہیں پایا جا تا، جلدی وہ کرتاہے جو ڈرتا ہے کہ کہیں وقت ہاتھ سے نکل نہ جائے اور ظلم وہ کرتا ہے جو ضعیف اور ناتواں ہوتا ہے اور اے میرے پروردگار تو ان سے کہیں زیادہ بلند و برتر ہے" ۔

عدالت خدا کے معانی
عدل کے اس مشہور معنی کے علا وہ (کہ خدا عادل ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا) دوسرے کئی معانی پائے جاتے ہیں ۔
....

(۱) مصباح المتہجد شیخ طوسی ص ۱۷۳ (دعاء بعد از نماز شب)

۱۔ خد اعادل ہے یعنی خالق کا ئنا ت ہر اس کا م سے دور ہے جو مصلحت اورحکمت کے خلا ف ہے ۔
۲۔ عدل یعنی : تمام لوگ خدا کی نظر مینایک ہیں تمام جہات سے اور کو ئی بھی اس کے نزدیک بلند وبالا نہیں ہے مگر وہ شخص جو تقوی اور اچھے اعمال کے ذریعہ اپنے کو فساد اور نابودی سے بچائے(اِنّ أَکرَمکُم عِند اللّٰہِ أتقاکم اِنَّ اللّٰہَ عَلیمُ خَبیرُ)بے شک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وہی ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے اور اللہ ہر شیٔ کا جاننے والا اور ہر بات سے با خبر ہے۔ (۱)
۳۔ حق کے ساتھ فیصلہ او رجزا : یعنی خدا وند عالم کسی بھی عمل کو چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا اور حقیر کیو ں نہ ہو اس کے بجا لانے والے کا حق ضائع نہیں کرتا اور بغیر جزاء کے نہیں رہنے دیتا او ربغیر کسی امتیاز کے تمام لوگوں کو ان کے اعمال کی جزاملے گی
(فَمنْ یَعملْ مِثقالَ ذَرَّۃٍ خَیراً یَرہُ وَمَنْ یَعمل مِثقالَ ذَرَّۃٍ شَراً یَرہُ) پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا او رجس نے ذرہ برابربرائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا ۔(۲)
٤۔ ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھنا" العادل الواضع کُلّ شیئٍ موضعہ" عادل وہ شخص ہے جوہر چیز کو اس کی جگہ پر قرار دے۔ (۳)
خدا وند عالم نے تمام مخلوقات کو اس کی مناسبت سے خلق کیا ہے اور اس کے
....

(۱)سورہ حجرات آیة ۱٤
(۲) سورہ زلزال آیة ۷
(۳) مجمع البحرین کلمہ عدل

اندر کی چیزیں اسی کے لحاظ سے خلق کی ہیں تمام موجودات عالم میں تعادل وتناسب پایا جاتاہے "أنبتنا فیھا مِن کُلّ شیئٍ موزون" (۱) اور ہر چیز کو معینہ مقدار کے مطابق پیدا کیاہے۔
ہرکا م مقصد کے تحت : یعنی دنیا کی تمام تخلیق کا ایک مقصدہے اور اس دنیا کو خلق کرنے مینکچھ اسرارو رموز پوشیدہ ہیں اوراس دنیامینکو ئی چیز بیکار و عبث نہیں ہے (أ فَحَسِبتُم انَّما خَلَقنَاکُم عَبثاً وَ أنَّکم اِلینَا لا تُرجعُون)کیاتمہا را خیال یہ تھا کہ ہم نے تمہیں بیکا ر پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف پلٹا کر نہیں لا ئے جا ئو گے (۲)
ان مذکورہ عدالت کے معانی پر اعتقاد اور یقین اور ان میں سے ہر ایک معنی کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنانے کی وجہ سے بہت سے اخلاقی آثار مرتب ہو ں گے عادل عدالت کا خواہاں ہو تا ہے ۔
....

(۱)سورہ حجر آیة ۱۹
(۲) سورہ مومنون آیة :۱۱۵

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات
١۔ کیو ں عدل کو اصول دین مینشامل کیا گیاہے ؟
٢۔ عدل خدا پر عقلی دلیل کیا ہے ؟
٣۔ ظلم کے اسباب کیاہیں ؟
٤ ۔ عدالت کے معانی بطور خلا صہ بیان کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

بارہوانسبق

مصیبتوں اور آفتوں کا راز(پہلا حصہ)

یہ ثابت ہو جا نے کے بعد کہ خدا عادل ہے او ر اس کے تمام کام حکمت کی بنیاد پر ہیں کچھ ایسے مسائل ہیں جو واضح نہیں ہو سکے لہٰذا ان کو واضح کردینا ضروری ہے یعنی آفتیں اور بلائیں ،دردورنج ،ناکامی او ر شکست ،نقائص اور بحران خد اکی عدالت سے کیسے سازگارہے ؟
تھوڑا غورکرنے پر واضح ہوجاتاہے کہ یہ تمام حالات عدل الٰہی کے موافق رہے ہیں نہ کہ مخالف ،مذکورہ سوالات کے سلسلہ میں دو بہترین جواب دئے جا سکتے ہیں۔
١۔ مختصر اور اجمالی ٢ ۔تفصیلی

اجمالی جواب:
جب عقلی اور نقلی دلیلو ں سے ثابت ہوچکا کہ خداحکیم و عادل ہے اور اس کی تمام تخلیق ہدف اور حکمت کے ساتھ ہے اور یہ کہ خدا وند متعال کسی شخص اورکسی کاکبھی بھی محتاج نہیں اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے خلا صہ یہ کہ وہ کوئی بھی کام خلاف حکمت انجام نہیں دیتا ،ظلم جوکہ سرچشمۂ جہل اورعاجزی ہے اس کا تصور ذات اقدس کے لئے ممکن ہی نہیں اس کے باوجود اب اگر ہم مذکورہ حوادث وحالات کے فلسفہ کونہ سمجھ سکیں تو ہمیں یہ مان لینا چاہئے کہ یہ ہمارے علم کی محدودیت اور اس کا قصور ہے ، چونکہ جس نے بھی خدا کو اس کے صفات کی روشنی میں پہچانا اس کے لئے یہ جواب کافی ووافی ہے ۔

تفصیلی جواب :
ان مصیبتوں کے ذمہ دار خو د ہم ہی ہیں ۔انسان کی زندگی میں بہت زیادہ مصیبتیں دامن گیر ہوتی ہیں جس کی اصلی وجہ او رسبب خو د وہی ہے اگرچہ اکثر ناکامیوں کاسبب،سستی وکاہلی او رسعی وتلاش کو چھوڑ دینا ہے ۔
زیادہ تر بیماریاں شکم پرستی اورہوائے نفس کی وجہ سے آتی ہیں ،بے نظمی ہمیشہ بد بختی کا سبب رہی ہے اور اسی طرح اختلاف وجدائی ہمیشہ مصیبت اور بد بختی کا پیش خیمہ رہے ہیں اور تعجب تو یہ ہے کہ زیادہ تر لوگوں نے علت ومعلول کے رابطہ کو بھلاکر ساری مصیبتوں کا ذمہ دار خداکو ٹھرایاہے۔
ان باتوں کے علا وہ بہت سے نقائص اور کمیا ںجیسے بعض بچوں کا ناقص الخلقت ہو نا (اندھا ،بہرا اور گونگا ، مفلو ج ہو نا) والدین کی کوتاہی او ر شریعت کے اصول و قوانین کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے ہے ، اگر چہ بچہ کا کوئی قصور نہیں لیکن یہ والدین کے جہل او رظلم کا طبیعی اثر ہے (بحمد اللہ معصوم ہادیوں نے ان نقائص کو روکنے کے لئے کچھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قوانین بتائے ہیں یہاں تک کہ بچے کے خوبصورت اور با استعداد ہونے کے لئے بھی قوانین وآئین بتائے ہیں) ۔
اگر والدین نے ان قوانین کی پیروی نہیں کی تو عا م سی بات ہے کہ اس نواقص کے ذمہ دار ہو ں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی خدا کی طرف منسوب نہیں کر سکتے بلکہ یہ ایسی مصیبت ہیں جسے انسان نے خود اپنے یا دوسروں کے لئے پال رکھی ہے۔ قرآن اس جانب اشارہ کرتا ہے :(مَا أَصَابَک مِن حَسَنَةٍ فَمِن اللهِ وَمَا أَصَابَک مِن سَیِّئَةٍ فَمِن نَفسِک)جو بھی نیکیاں(اچھائیاں او رکا میابیاں) تم تک پہونچی ہیں وہ خدا کی جانب سے ہے اور جو بھی برائیاں(بدبختیاںاور ناکامیاں) تمہا رے دامن گیر ہو تی ہیں وہ خود تمہاری کرتوتوں کا نتیجہ ہیں۔ (۱)
اور دوسری جگہ قرآن فرماتاہے :(ظَهَرَ الفَسَادُ فی البَرِّ وَالبَحرِ بِما کَسَبَت أَیدیِ النَّاسِ لِیُذِیقهم بَعضَ الّذیِ عَمِلوا لَعَلَّهُم یُرجَعُونَ) لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے دریا اور خشکی میں فساد پھیل گیا (لہٰذا) خدا ان کے بعض اعمال کا مزہ انہیں چکھا دینا چاہتا ہے شاید وہ بدل جا ئیں۔(۲)

نا پسند واقعات او رالٰہی سزائیں
حدیثوں میں بھی متعدد مقامات پر اس طرح ذکر ہو ا:انسانوں کے دامن گیر ہونے والی مصیبتوں کا زیاد ہ تر حصہ گناہو ں کی سزا کا ہو تا ہے ۔
ایک حدیث میں امام علی رضا نسے روایت ہے :"کلّما أحدث العِباد من الذنوب ما لم یکونوا یعملون أحدث لهم من البلا ء ما لم یکونوا

....

(۱) سورہ نساء آیة ۷۹
(۲) سورہ روم آیة ٤۱

یعرفون"جب بھی خدا کے بندے ایسے گناہو نکو انجام دیتے ہیں جنہیں کبھی پہلے انجام نہیں دیا تھا توخدا انہیں نامعلوم اور نئی مصیبتوں میں گرفتار کردیتاہے ۔(۱)
حضرت امام صادق نسے منقول ہے :" إنَّ الرجلَ لیذنب الذنب فیحرم صلا ة اللیل وإنَّ عمل الشَّرأسرع فی صاحبہ من السکین فی اللحم"کبھی انسان ایسے گنا ہ کو انجام دیتا ہے جس کے نتیجہ میں نماز شب سے محروم ہو جا تاہے (کیونکہ) برے عمل کا برا اثر اس کے انجام دینے والے میں اس چاقو سے زیادہ تیز ہو تا ہے جوگوشت کو کا ٹنے میں ہو تا ہے۔ (۲)
حضرت علی ابن ابی طالب ں فرماتے ہیں : کسی قوم کی خوشی اور نشاط اسی وقت چھنتی ہے جب وہ براکام انجام دیتی ہے کیو نکہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (۳)
ایک دوسری جگہ امام علی فرماتے ہیں : گناہو نسے دوری اختیار کرو کیونکہ تمام بلا ئیں او رمصیبتیں ،روزی کا کم ہو نا ،گناہ کی وجہ سے ہے یہانتک کہ بدن میں خراش کا آنا ،ٹھوکر کھا کر گر جانا ،مصیبتوں میں گرفتار ہو نا ،یہ سب گناہ کا نتیجہ ہے، خداوند متعال کا ارشاد ہے : جو بھی مصیبت تم تک آتی ہے وہ تمہا رے ہی اعمال کا نتیجہ ہے۔

....

(۱) سابق ، ،ص ۳۵۸
(۲) نہج البلا غہ خطبہ ۱۷۸
(۳) سورہ نساء ۷۹ ،بحارالانوار ج ۸۳ ،ص ۳۵۰(مزید معلومات کے لئے تفسیر برہان ج،٤ ص ۱۲۷ او رنور الثقلین آیة ۷۸ کے ذیل میںاو ر بحارالانوار ج، ۷۸ ،ص ۵۲ کی طرف رجوع فرمائیں

عذاب او رسزا کے عمومی ہونے پر کچھ سوال
بہت سی مصیبتیں اور بلا ئیں تاریخی شواہد ،حدیثوں او رقرآن کی روشنی میں عذاب او ر سزا کے عنوان سے ہو تی ہیں۔
لیکن یہاںپر جو سوال ذہن میں آتاہے وہ یہ ہے کہ عذاب او رسزائوں میں گرفتار ہونے والے افراد دوطرح کے ہیں ،ظالم اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مظلوم ،مومن او رکافر توآخر سبھی لوگ کیو نعذاب میں گرفتار ہو کر ہلا ک ہوگئے ۔؟
جو اب : اسلا م کی رو سے مظلو مین یا مومنین کی مشکلا ت او رمصیبتیں نہی عن المنکر کو ترک کرنے او ر گمراہی وظالمین کامقابلہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے (اِتقُوا فِتنةً لاتُصِیبَنَّ الَّذِینَ ظَلَمُوا مِنھُم خَاصةً)ایسے فتنہ سے بچو جس کے اثرات صرف ظالموں تک ہی نہیں بلکہ سبھی کو گھیرلیتے ہیں۔ (۱)
قال رسول اللّٰہ صلیٰ اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : لتامرنَّ بالمعروف ولتنھنَّ عن المنکر أو لیعمنکم عذاب اللّٰہ(۲) امر بمعروف اور نہی عن المنکر ضرور انجام دو ورنہ خدا کا عمومی عذاب تم کو بھی گھیرلے گا ۔
دوسراسوال یہ ہے : کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ گنہگار وں او رظالموں کی دنیاوی زندگی بہت اچھی ہے او ر انہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں، جبکہ ان کے مقابل نیک اور مومن لوگو ں کو پریشان حال دیکھتے ہیں آخر ایسا کیوں ؟۔
جو اب:آیات و روایات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ ظالمونور گنہگاروں کو مہلت اور نعمتیں ان کے عذاب کی شدت کا باعث ہے ۔
....

(۱) سورہ انفال آیة ۲۰
(۲)وسائل الشیعہ جلد ۱۱،ص۴۰۷

(وَلَا یَحسَبَنَّ الَّذِینَ کَفَروا أَنَّمَا نُملِي لَھم خَیرُ لأنفُسِھم اِنَّما نُملِي لَھُم لِیَزدادوا ثماً وَ لَھُم عَذابُ مُھِینُ)(۱)
کفار ہر گز اس خوش فہمی میں نہ رہیں کہ اگر ہم نے ان کو مہلت دے دی تو اس میں ان کی بھلا ئی ہے ،ہم نے ان کو اس لئے مہلت دی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ گنا ہ کریں ، سخت عذاب ا ن کے انتظار میں ہے ۔
حضرت علی ننے فرمایا :" یابن آدم اِذا رأیتَ ربکَ سبحانہ یُتابع علیک نعمة وأنت تعصیہ فاحذرہ" فرزند آدم جب تم یہ محسوس کرنا کہ خدا نا فرمانی کے باوجود تم پر نعمتوں کی بارش کر رہا ہے تو اس سے ہوشیار رہنا (۲)
امام صادق ں فرماتے ہیں :
اِذا أراد اللّٰہ بعبد خیراً فأذنب ذنباً تبعہ بنقمة فیذکرہ الاستغفار واذا أراد اللّٰہ بعبدٍ شراً فاذنب ذنبا تبعہ بنعمة لینسیہ الاستغفار ویتمادی بہ وھو قول اللّٰہ عزَّوجلَّ (سنستدرجھم من حیث لا یعلمون) بالنعم عند المعاصی" (۳) جب خدا کسی بندہ کی بھلا ئی اور خوش نصیبی چاہتا ہے تو اس کے گناہ کرنے پر کسی پریشانی میں مبتلا کردیتا ہے او راسے استغفار کی طرف متوجہ کر تا ہے ،اور جب (نا فرمانی او رسر کشی کی وجہ سے) کسی بندہ کی
....

(۱)سورہ آل عمران آیة ۱۷۸
(۲)شرح ابن الحدید ، ج،۱۹ ص ۲۷۵ ۔
(۳) اصول کا فی ج، ۲ ،باب استدراج ، حدیث ۱۔

تباہی وبربادی چاہتا ہے تو اس کے گناہ پر ایسی نعمت دیتا ہے جس سے استغفار کو بھول جائے اور اپنی عادت پر باقی رہ جائے ۔
اور یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں خد اکا ارشاد ہے ، ہم انہیں آہستہ آہستہ ایسے راستوں سے عذاب کی طرف لے جا تے ہیں کہ ان کو خبر تک نہینہو پا تی اور وہ یہ کہ نافرمانی کے موقع پر ہم انہیں نعمت عطا کر دیتے ہیں ۔

سوالات
۱۔ ناپسندواقعات کااجمالی جواب تحریر کریں ؟
۲۔ اپنی کمائی ہو ئی مصیبتوں سے مراد کیاہے ؟
۳۔ مومنین ومظلومین مشکلا ت سے کیوں دوچار ہیں حدیث رسول بیا ن کریں ؟
۴۔ عذابِ تدریجی کی تعریف کریں ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تیرہواں سبق

مصائب وبلیات کا فلسفہ (حصہ دوم)

مومنین کے لئے بلا ء ومصیبت ا ن کے علو درجات کے لئے ہے او ر کبھی ان کی یاد دہانی اور بیداری کے لئے بعض وقت ان کے گناہو ں کا کفارہ ہیں اور یہ سب کی سب چیزیں خدا کی طرف سے مومنین پر لطف ہیں ۔
امام صادق ں فرماتے ہیں:"اِنَّ عَظیم الأجرِ لمَع عظیم البلا ء وما أحب اللّٰہ قوماً الا ابتلاھم" اجرت کی زیادتی بلا ئوں کی کثرت پر ہے اور خدا جس قوم کو دوست رکھتا ہے اس کو بلا ئو ں میں مبتلا ء کرتا ہے۔ (١)
امام باقرں فرماتے ہیں:"لو یعلم المؤمن مالہ فی المصائب من الاجر لتمنی أنَّہ یُقرض بالمقاریض" اگر مومن کو اس بات کاعلم ہو جائے کہ آنے والی مصیبت کااجر کتنا ہے تو وہ اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس کو قینچیوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ (٢)
امام علی ں فرماتے ہیں:"مَن قَصَّر فی العمل ابتلیٰ بالھم ولا

....

(١) بحار جلد ٦٧ ،ص٢٠٧
(٢) بحار جلد ٨١ ،ص ١٩٢ .

حاجة للّٰہ فِیمَن لیس للّٰہ فی نفسہ وما لہ نصیب" جس نے اعمال میں کمی کی وہ مشکلا ت کا شکار ہو ا اور جس کے جان ومال میں کسی قسم کا نقصان نہ پایا جائے تو وہ لطف خدا کا مستحق نہیں ہے۔ (١)
امام صادق ں نے فرمایا: ساعات الأوجاعُ یُذھبنّ بساعات الخطایا(٢) مصیبت کی گھڑیا ں خطا کے لمحات کو مٹادیتی ہیں۔
(بیماری گناہوں کا کفارہ ہے) ۔دوسری جگہ امام صادق ں فرماتے ہیں : لا تزال الغموم والھموم بالمؤمن حتی لاتدع لہ ذنباًَ(٣) مومن ہمیشہ مصیبت وبلا ء میں اس لئے گرفتار رہتا ہے تاکہ اس کے گنا ہ باقی نہ رہ جائیں ۔
امام رضا ننے فرمایا : المرضُ للمؤمن تطھیرو رحمة و للکافر تعذیب ولعنة وأن المرضَ لا یزال بالمؤمن حتیٰ لا یکون علیہ ذنب(٤) مومن کی بیماری اس کی پاکیزگی او ررحمت کا سبب ہے او رکا فر کے لئے عذاب و لعنت کا سامان ہے ،مومن ہمیشہ بیماری میں مبتلارہتا ہے تاکہ اس کے سارے گناہ بخش دئیے جائیں ۔
امام باقر نفرماتے ہیں :" أِنَّما یُبتلیٰ المؤمن فی الدنیا علیٰ قدر دینہ او قال علی حسب دینہ" مومن دنیا میں مراتب دین کے تحت مصیبت میں مبتلاہو تا ہے۔ (٥)

....

(١) بحار الانوار ج،٨١ ص ،١٩١۔(٣)بحار الانوار جلد٦٧باب ابتلاء لمومن
(٢)بحار الانوار جلد،٨١ص،١٩١(٤)بحار الانوار جلد٨١، ص،١٨٣(٥) بحار الانوار ج،٨١ ص ،١٩٦۔

دوسری حدیث میں امام صادق ننے فرمایا :مومن کے لئے چالیس شب نہیں گذرتی کہ اس کے اوپر کو ئی بڑی مصیبت آپڑتی ہے تاکہ وہ ہو شیار ہوجائے ۔(١)
قرآن مجید میں کم وبیش، بیس مقامات پر امتحان الٰہی کے حوالے سے گفتگو ہوئی ہے یہ امتحان خدانے ہم سے آگا ہی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے نہیں لیا ہے کیونکہ وہ ابتداء ہی سے ہم سے با خبر ہے بلکہ اس امتحان میں تربیت کاایک پہلو ہے۔ الٰہی امتحانات روح اورجسم کے لئے تکامل کاذریعہ ہیں او ردوسری طرف امتحان کے بعد جزاوسزا کا استحقاق ہے(وَلَنَبلُونَّکُم بِشَيئٍ مِن الخَوفِ والجُوعِ وَنَقصٍ مِن الأموالِ وَ الأنفُسِ والثَّمراتِ و بَشّر الصَّابِرینَ)(۲) او رہم یقینا تمہیں تھوڑے خوف، تھوڑی بھوک اور اموال ونفوس او رثمرات کی کمی سے آزمائیں گے اور اے پیغمبر! آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیں ۔(وَنَبلُونَّکُم بالشَّرِّ والخَیرِ فَتنة وإلینا تُرجعَونَ) (۳)اور ہم تو اچھائی او ربرائی کے ذریعہ تم سب کو آزمائیں گے اور تم سب پلٹا کر ہماری بارگاہ میں لائے جائوگے ۔

مولائے کائنا ت نے فرمایا :... ولکنّ اللهَ یختبر عباده بأنواع الشدائد ویتعبدهم بأنواع المجاهد و یبتلیهم بضروب المکاره (٤) خدا وند تعالی اپنے بندوں کو مختلف سختیوں کے ذریعہ آزماتاہے او ربندے کو مختلف مشکلوں میں عبادت کی دعوت دیتا ہے اور متعدد پریشانیوں میں مبتلا کر تا ہے ۔

....

(۱)بحار الانوار جلد٦٧باب ابتلاء لمومن
(۲) سورہ بقرہ آیة ۱۵۵
(۳) سورہ انبیاء آیة ۳۵(٤)نہج البلا غہ خطبہ ۱۹۲

فلسفہ مصائب کا خلا صہ اور نتیجہ

بہتیرے اعتراضات، عدل الٰہی کے سلسلہ میں جہالت او ربلا ء و مصیبت کے فلسفہ کو درک نہ کرنے کے باعث ہو ئے ہیں مثلایہ خیال کریں کہ موت فنا ہے اور اعتراض کر بیٹھیں کہ فلاں شخص کیو ں جوانی کے عالم میں مر گیا اور اپنی زندگی کا لطف نہ اٹھا سکا ؟ ہم یہ سوچتے ہیں کہ دنیا ابدی پناہ گاہ ہے لہٰذا یہ سوال کرتے ہیں کہ سیلا ب اور زلزلے کیو ں بہت سارے لوگو ں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں ہے ؟ ہماری فکر کے اعتبار سے یہ دنیا آرامگاہ ہے تو پوچھتے ہیں کہ بعض لوگ بے سروسامان کیوں ہیں ؟۔

(یہ سارے سوالات) ان لوگو ں کی مانند ہیں جو دوران درس اعتراضات کی جھڑ لگادیتے ہیں کہ چائے کیاہوئی ،کھا نا کیوں نہیں لاتے ،ہما را بستر یہاں کیوں نہیں ہے ؟ان سارے سوالوں کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ یہ درس گا ہ ہے مسافر خانہ نہیں ۔در حقیقت گزشتہ سارے اعتراضات کابہترین راہ حل اس دنیا کو پہچاننا اور موجودات عالم کے مقصد خلقت کو درک کرنا ہے ۔

سوالات

۱۔مومنین دنیا میں مصائب وآلا م کے شکا رکیو ں رہتے ہیں ؟
۲۔ خدا اپنے بندو ں کا امتحان کیو ں لیتا ہے ؟
۳۔ فلسفہ ٔمصائب کا خلا صہ او رنتیجہ بیان کریں ؟

چودہواں سبق

اختیار او ر میا نہ روی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیعہ حضرات ائمہ معصومین کی اتباع کی بناپر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مشیت الٰہی کے باوجود انسان اپنے کام میں صاحب اختیار ہے ۔

کسی کا م میں اختیا ر ،ارادہ ،انتخاب ان سب کا ہو ناایک ناقابل انکا ر شئ ہے اس کے باوجود بعض لوگوننے اپنے ضمیر اور فطرت کی مخالفت کرتے ہوئے اسے قبول کرنے سے انکا ر کر دیا ۔بعض افراد اس کے مقابل میں تفویض کے قائل ہو گئے ۔

آخرکار: اس بحث میں تین نظریہ قائم ہو ئے ہیں ۔

١ ۔ جبر و بے اختیار: ا س نظریہ کے قائل افراد کہتے ہیں کہ انسان اپنے کاموںمیں ذرہ برابر بھی اختیار نہیں رکھتا ۔ او رانسان کسی ماہر فن کے ہاتھ میںبے شعور اوزار کی طرح ہے ،اور جوکچھ بھی معرض وجو د میںآتا ہے وہ مشیت خد اہے ۔

٢۔ تفویض یا آزادی:اس نظریہ کے معتقد افراد کاکہنا ہے کہ خد انے انسانوں کو خلق کر کے اور دل و دماغ کی قوت بخش کے انہیں ان کے کاموں میں مکمل اختیار دے دیا ہے لہٰذا ان کے افعال وکردار میں خد ا کا کو ئی دخل نہیں او رقضا و قدر کابھی کو ئی اثر نہیں ہے ۔

٣۔اختیار یا میانہ روی ۔ نہ جبر نہ تفویض بلکہ اختیارا ور امر بین الامرین (میانہ روی)

عقیدۂ اختیار

اہل تشیع نے اس عقیدہ کو ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں اختیار کیا ہے، یعنی انسانوں کے کام خود اس کی ذات سے مربوط ہیں اور وہ صاحب اختیار ہے لیکن خواستہ الٰہی بھی اس کے شامل حال ہے او رقضا ء وقدر الٰہی کا اثر بھی ہے۔ جس طرح تمام موجودات کاوجود خدا کے وجود کی بنا پر ہے اور ہر صاحب قدرت کی قوت اور ہر صاحب علم کا علم مرہون لطف الٰہی ہے اسی طرح سے ہر صاحب اختیار کا ارادہ اوراختیار خد ا کے ارادے اور اختیارکے سایہ میں جنم لیتا ہے ۔اسی لئے جب انسان کسی کام کاارادہ کرتاہے تویہ اختیار اور قدرت خداکی طرف سے ہے یا یوں کہاجائے کہ ارادہ وقدرت خدا وندی کے سایہ میں انسان کسی کام کا ارادہ کرکے اس کو انجام دے سکتا ہے اوریہی معنی ہیں۔ (وما تشاؤن الا أن یشاء اللّٰہ رب العالمین) (١) "تم لوگ کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ عالمین کاپرور دگا ر خدا چاہے"(یعنی تمہا را ارادہ خدا کی چاہت ہے نہ یہ کہ تمہارا کام خدا کی درخواست اور ارادہ کی وجہ سے ہے ۔(٢)

....

(١) سورہ تکویر آخری آیة
(٢) گم شدہ شما ۔محمد یزدی

عقیدہ اختیار اور احادیث معصومین علیہم السلام

احمد بن محمد کہتے ہیں کہ میننے امام علی رضا علیہ السلا م کی خدمت میں عرض کیا مولا بعض لوگ جبر اور"تفویض "اختیار مطلق کے قائل ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا لکھو !

قال علی ابن الحسیننقال عزوجل:"یا بن آدم بمشیتی کنت انت الذی تشاء بقوتی ادیت الی فرائضی وبنعمتی قویت علی معصیتی جعلتک سمیعاً بصیراً ما أصابکَ من حسنة فمِن اللّٰہ وما أصابکَ من سیئةٍ فمن نفسک وذلکَ أنّی أولیٰ بحسناتکَ منکَ وأنت أولیٰ بسیئاتک مني وذلکَ أنّي لاأسئل عماأفعل وھم یُسئلون قد نظمت لکَ کلّ شیئٍ تُرید"

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا وند کریم کا فرمان ہے کہ اے فرزند آدم !تم ہمارے خواہش کے تحت ارادہ کرتے ہو اور ہماری دی ہو ئی طاقت سے ہما رے واجبات پر عمل کرتے ہو اور ہماری عطا کردہ نعمتوں کے نا جائز استعمال سے گناہ ومعصیت پر قدرت حاصل کرتے ہو ہم نے تم کو سننے او ر دیکھنے والا بنایا جو بھی نیکی تم تک پہنچے وہ خدا کی جانب سے ہے اور جو بھی برائی وجود میں آئے اس کے ذمہ دار تم ہو کیونکہ میں تمہاری نیکیو ں کے سلسلہ میں تم سے زیادہ حق دار ہوں اور تم اپنی برائی کے بابت مجھے سے زیادہ مستحق ہوکیونکہ میں کچھ بھی انجام دونگا جو اب دہ نہیں ہونگا لیکن وہ جو اب دہ ہو ں گے تم نے جو کچھ سوچا ہم نے تمہارے لئے مہیا کر دیا۔(١)

ایک صحابی نے امام جعفر صادق سے سوال کیا کہ کیا خدا نے اپنے بندوں کو ان کے اعمال پر مجبور کیا ہے ۔ اما م نے فرمایا :"اللّٰہ أعدل مِن أن یجبر عبداً علیٰ فعلٍ ثُمَّ یعذّبہ علیہ"خدا عادل مطلق ہے اس کے لئے یہ بات روانہیں کہ وہ بندو ں کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کسی کا م پر مجبور کرے پھر انہیں اسی کام کے باعث سزادے۔(۲)
دوسری حدیث میں امام رضانے جبر وتفویض کی تردید کی ہے اور جس صحابی نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا خدا نے بندوں کو ان کے اعمال میں مکمل اختیار دیا ہے تو آپ نے جو اب میں فرمایا تھا ۔
"اللہ أعدلُ وأحکم من ذلک" خدا اس سے کہیں زیادہ صاحب عدل وصاحب حکمت ہے کہ ایسا فعل انجام دے۔ (۳)
....

(۱) اصول کا فی باب امربین الامرین حدیث ۱۲
(۲) بحار الانوار ج ۵ ص ۵۱
(۳) اصول کا فی باب امر بین الامرین حدیث ۳

جبر واختیار کا واضح راہ حل
عمومی فکر اور عالمی فطرت ،دونوں اختیار پر ایک واضح دلیل ہیں اور اختیار وجبر کے معتقد یں بھی ،عملی میدان مینآزادی اور اختیار ہی کو مانتے ہینلہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ !
۱۔ تمام لوگ اچھا ئی کرنے والوں کی مدح اور تحسین کرتے ہیں اور برائی کرنے والے کی تحقیر اورتوہین کرتے ہیں ،اگر انسان مجبور ہوتا اور اس کے اعمال بے اختیار
ہو تے تو مدح وتحسین، تحقیر وتوہین کو ئی معنی نہیں رکھتی ۔
۲۔ سبھی لوگ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت میں کوشش کرتے ہیں اگر انسان مجبور ہو تا تو تعلیم و تربیت کا کوئی مقصد نہیں باقی رہتا ہے۔
۳۔ کبھی انسان اپنے ماضی سے شرمندہ ہو تاہے اور اس بات کاارادہ کرتا ہے کہ ماضی کے بحرانی آئینہ میں مستقبل کو ضرور سنوارے گا ، اگر انسان مجبور ہوتا تو ماضی سے پشیمان نہ ہو تا اور مستقبل کے لئے فکر مند نہ ہو تا ۔
٤۔ پوری دنیا میں مجرمونپر مقدمہ چلا یا جاتاہے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جاتا ہے اگر وہ لوگ اپنے کاموں میں مجبور تھے تو ان پر مقدمہ چلانا یاسزا دینا سراسر غلط ہے ۔
۵۔ انسان بہت سارے کاموں میں غور و خو ض کرتا ہے اور اگر اس کی پرواز فکر کسی نتیجہ تک نہیں پہنچ پاتی تو دوسرے افراد سے مشورہ کرتا ہے۔ اگر انسان مجبور ہو تا توغور وفکر او رمشورت کا کوئی فائدہ نہیں ہے (۱)
....

(۱) تفسیر نمونہ جلد ۲٦ ص ،٦٤ خلاصہ کے ساتھ'' عدالت کے سلسلہ میں ان کتب سے استفادہ کیاگیا ہے ۔ اصول کا فی ،نہج البلا غہ ،پیام قران ،تفیسر نمونہ ،اصول عقائد ''

سوالا ت
۱۔ جبروتفویض اور عقیدہ اختیار کی تعریف کریں ؟
۲۔ انسان کے مختار ہونے کے بارے میں شیعہ عقیدہ کیا ہے ؟
۳۔ عقیدۂ اختیار کے بارے میں سید سجا د کی حدیث پیش کریں ؟
٤۔ عقیدہ ٔجبر واختیار کاکوئی واضح راہ حل بیان کریں ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پندرہواں سبق

نبوت عامہ (پہلی فصل)

اصول دین کی تیسری قسم نبوت ہے توحید وعدل کی بحث کے بعد انسان کی فطرت ایک رہبر ورہنما اور معصوم پیشوا کی ضرورت محسوس کرتی ہے ۔
یہاں وحی، حاملا ن وحی ا ور جو افراد لوگوں کو سعادت وکمال تک پہنچاتے ہیں ان کی شناخت کے سلسلہ میں بحث کی جائے گی ۔
اس بحث میں سب سے پہلے انسان کووحی کی ضرورت اور بعثت انبیاء کے اغراض ومقاصد نیز ان کی صفات وخصوصیات بیان کئے جائیں گے جس کو علم کلام کی زبان میں نبوت عامہ کہتے ہیں۔
اس کے بعد پیغمبر اسلا مؐ کی نبوت اور ان کی خاتمیت کی بحث ہوگی کہ جس کو نبوت خاصہ کہتے ہیں ۔

وحی اور بعثت انبیاء کی ضرورت

۱) مخلوقات کو پہچاننے کے لئے بعثت لا زم ہے ۔

اگر انسان کا ئنات کو دیکھے تو وہ اس بات کو قبول نہیں کرے گا کہ دنیا کی خلقت بغیر ہدف ومقصد کے ہوئی ہے گزشتہ بحث میں یہ بات گذر چکی ہے کہ خدا حکیم ہے اور عبث وبیکا ر کام نہیں کرتا ۔ کا ئنات کا نظم ،موجودات عالم کا ایک ساتھ چلنا بتاتا ہے کہ تخلیق کا کوئی معین ہدف ومقصد ہے لہٰذا یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ :
۱۔ خدا نے اس دنیا کو کس لئے پیدا کیا او رہما ری خلقت کا سبب کیا ہے ؟
۲۔ ہم کس طر ح سے اپنے مقصد تخلیق تک پہنچیں ، کامیا بی اور سعادت کا راستہ کون سا ہے اور اسے کس طرح سے طے کریں۔ ؟
۳۔ مرنے کے بعد کیا ہو گا کیا مو ت فنا ہے یا کوئی دوسری زندگی ؟ موت کے بعد کی زندگی کیسی ہو گی ؟ا ن سارے سوالوں کے جواب کے لئے ضروری ہے کہ کوئی خدا کی جانب سے آئے جو سبب خلقت اور راہ سعا دت کی نشان دہی کرے اور موت کے بعد کی زندی کی کیفیت کو ہما رے سامنے اجا گر کرے، انسان اپنی عقل کے ذریعہ دنیوی زندگی کے مسائل حل کر لیتا ہے، لیکن سعادت وکمال تک پہنچنے سے مربوط مسائل اور موت کے بعد کی زندگی اور اخروی حیات جو موت کے بعد شروع ہوگی یہ سب اس کے بس کے باہر ہے ۔
لہٰذا اس حکیم خدا کے لئے ضروری ہے کہ وہ معصوم نبیوں کو ان تما م مسائل کے حل اور کمال تک پہنچنے کے لئے اس دنیا میں بھیجے ۔
ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ ایک لا مذہب شخص نے امام صادق نسے سوال کیاکہ بعثت انبیا ء کی ضرورت کو کیسے ثابت کریں گے۔ ؟
آپنے فرمایا :ہم ثابت کرچکے ہیں کہ ہمارے پاس ایساخالق ہے جوتمام مخلوقات سے افضل واعلی ،حکیم وبلند مقام والا ہے چونکہ لوگ براہ راست اس سے رابطہ نہیں رکھ سکتے لہٰذا ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ ا پنی مخلوقات میں رسولو ں کو مبعوث کرتا ہے جو لوگو ں کو ان کے فائدے اور مصلحت کی چیزوں کو بتاتے ہیں اور اسی طرح ان چیزوں سے بھی آگا ہ کرتے ہیں جو انسان کی بقاء کے لئے ضروری ہیں اور ترک میں فناونابودی ہے، لہٰذایہ بات ثابت ہو چکی کہ جو خدا کی جانب سے لوگو ں کے درمیان حکم دینے والے او ربرائیو ں سے روکنے والے ہیں، انہیں کو پیغمبر کہا جا تا ہے۔ (۱)
امام رضا ں فرماتے ہیں:جبکہ وجود انسان میں مختلف خواہشات اور متعدد رمزی قوتیں ہیں، مگر وہ چیز جو کما ل تک پہنچا سکے اس کے اندر نہیں پا ئی جا تی اور چونکہ خدا دکھا ئی نہیں دیتا اور لوگ اس سے براہ راست رابطہ نہیں رکھ سکتے، لہٰذا اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ خد اپیغمبروں کو مبعوث کرے جو اس کے احکا م کوبندوں تک پہنچا ئیں اور بندو ں کو اچھا ئیوں کاحکم دیں اور برائیو سے بچنا سکھائیں۔ (۲)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) اصو ل کا فی کتاب الحجة با ب اضطرار ا لی الحجة حدیث ،۱
(۲) بحارالانوار جلد ۱۱ ،ص ۴۰

۲) انسان کے لئے قانو ن تکا مل لا نے کے لئے پیغمبر کی ضرورت۔

انسان کو اپنے مقصد خلقت جوکہ کمال واقعی ہے اس تک پہنچنے کے لئے کچھ قانو ن گذار افراد کی ضرورت ہے جو ان شرائط کا حامل ہو۔

۱۔ انسان کو مکمل طریقہ سے پہچانتا ہو اور اس کے تمام جسمانی اسرار ورموز اس کے احساسات و خواہشات ارادے وشہوات سے مکمل آگاہ ہو ۔

۲۔ انسان کی تمام صلا حیت ، اس کے اندر پو شیدہ خصو صیات اور وہ کمالا ت جو امکا نی صورت میں پائے جا سکتے ہیں سب سے باخبر ہو ۔

۳ ۔انسان کو کمال تک پہنچانے والے تمام اصولو ں کو جانتاہو راہ سعادت میں آڑے آنے والی تمام رکاوٹوں سے آگاہ ہو ، اور شرائط کمال سے باخبر ہو ۔

٤۔ کبھی بھی اس سے خطا ،گناہ اور نسیا ن سرزد نہ ہو ۔ اس کے علا وہ وہ نرم دل مہربان ،شجاع ہو او ر کسی بھی قوت سے مرعوب نہ ہو ۔

۵۔ لوگو ں سے کسی قسم کی منفعت کی توقع نہ رکھتا ہو تاکہ اپنی ذاتی منفعت سے متاثر ہو کر لوگوں کے لئے خلاف مصلحت قانون تیار کردے ۔

جس کے اندر مذکورہ شرائط پائے جاتے ہو ں وہ بہترین قانون گذار ہے کیا آپ کسی ایسے شخص کی نشان دہی کر سکتے ہیں جو جرأت کے ساتھ اس بات کادعوی کر سکے کہ میں انسان کے تمام رموز واسرار سے واقف ہو ں، اس کے بر خلا ف تمام علمی شخصیتوں نے اس بات کااعتراف کیاہے کہ ہم ابھی تک انسان کے اندر پائے جا نے والے بعض رموز تک پہنچ بھی نہیں سکے ہیں ۔ اور بعض نے انسان کو لا ینحل معمہ بتایاہے کیا آپ کی نظر میں کو ئی ایسا شخص ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے انسان کے تمام کمالات کو سمجھ لیا ہے ۔اور کمال تک پہنچنے والے تمام شرائط وموانع کو جانتا ہو ں ۔کیا کوئی ایسا ہے جس سے کسی بھی خطاکا امکان نہ پایا جاتا ہو ۔ ؟

یہ بات بالکل مسلّم ہے کہ اگر دنیامیں تلاش کر یں تب بھی کسی کو نہ پا ئیں گے جس میں مذکورہ تمام شرائط پائے جاتے ہوں یابعض شرطیں ہو ں ،اس کی سب سے بڑی دلیل مختلف مقامات پر متعدد قوانین کا پا یا جاناہے ۔لہٰذا ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ بہترین قانون بنا نے والا صرف اور صرف خدا ہے جوانسان کی خلقت کے تمام اسرار ورموز سے واقف ہے، صرف وہ ہے جودنیا کے ماضی، حال ،مستقبل کو جانتا ہے ۔فقط وہ ہر چیز سے بے نیا زہے اور لوگو ں سے کسی چیز کی توقع نہیں رکھتا وہ خد اہے جو سب کے لئے شفیق و مہربان ہے او رانسانوں کے کمال تک پہنچنے کے تمام شرائط کو جانتا ہے ۔

لہٰذا صرف خدا یا وہ افراد جو براہ راست اس سے رابطہ میں ہیں، وہی لوگ قانون بنانے کی صلا حیت رکھتے ہیں اور اصو ل وقانون کو صرف مکتب انبیاء اور مرکز وحی سے سیکھنا چاہئے ۔

قرآن نے اسی حقیقت کی جا نب اشارہ کیا ہے :(وَلَقَد خَلَقنَا النسانَ وَنَعلمُ مَا تُوَسوِسُ بِہ نَفسُہُ)(۱) اور ہم نے ہی انسان کو خلق کیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ اس کا نفس کیاکیا وسوسے پیدا کرتا ہے ۔

(وَمَا قَدرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدرِہِ اِذ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللّٰہُ علیٰ بَشَرٍ مِّن

....

(۱) سورہ ق آیة: ۱۶

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیئٍ)(۱)اور ان لوگو ں نے واقعی خدا کی قدر نہیں کی جب کہ یہ کہہ دیاکہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ بھی نہیں نازل کیا ۔

نتیجہ بحث

(اِن الحُکم اِلّا للّٰہِ) (۲) حکم صرف اللہ کے اختیار میں ہے ۔

....

(۱) سورہ انعام آیة: ۹۱
(۲) سورہ انعام آیة:۵۷

سوالات
۱۔ سبب خلقت کو سمجھنے کے لئے بعثت انبیا، کیو ں ضروری ہے ؟
۲۔ کیا انبیاء کا مبعوث ہو نا ضروری ہے حدیث امام صادق نقل کریں ؟
۳۔ بعثت کے لا زم ہونے پر امام رضانے کیا فرمایا ؟
٤ ۔ قانون گذار کے شرائط کو بطور خلا صہ بیان کریں ؟

سولھواں سبق

نبوت عامہ (دوسری فصل)

ہدایت تکوینی اور خواہشات کا اعتدال

انبیاء کی بعثت کا مقصد ،خو اہشات کا اعتدال اور فطرت کی جانب ہدایت کرنا ہے ،اس میں کو ئی شک نہیں کہ انسان خو اہشات اور فطرت کے روبرو ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اپنی ضرورت ہے۔
خواہشات، انسان کے اندر مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہو تے ہیں اور فطرت انسان کو حیوانیت سے نکال کر کمال واقعی تک پہنچاتی ہے اگر فطرت کی ہدایت کی جا ئے تو انسان کمال کی بلندیو ں تک پہنچ جائے گا ،ورنہ خو اہشات سے متاثر ہو کر ذلّت کی پاتال میں غرق ہو جا ئے گا لہٰذا ضروری ہے کہ خواہشات معتدل رہیں اور فطرت کی ہدایت ہو اور بغیر کسی شک وتردید کے اس اہم عہدہ کا ذمہ دار وہی ہوسکتا ہے جو انسان کے اندر کے اسرار ورموز سے مکمل باخبر ہو ۔
خو اہشات کے اعتدال کی راہ ،نیز فطرت کی راہنمائی سے مکمل آگاہوباخبر ہو یہ بات ہم عرض کر چکے ہیں کہ دانشمند وں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انسان اسرار ورموز کا معمہ ہے ۔
نتیجةً انسان کاپیدا کرنے والا جو کا ئنا ت کابھی مالک ہے صرف وہی تمام خصوصیات سے با خبر ہے اس کے لطف وکرم کا تقاضا ہے کہ نعمتوں کی تکمیل او ر انسان کو کمال کی بلندیو ں تک پہنچنے کے لئے ایسے انبیا ء کو مبعوث کرے

جوبراہ راست اس سے وحی کے ذریعہ منسلک ہیں تاکہ انسان کی ہدا یت ہوسکے ۔

بعثت انبیاء کا مقصد
انبیاء کے عنوان سے قرآن نے چند اصول بیان کئے ہیں ۔
١۔(هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الأمِيينَ رَسُولا مِنهُم يَتلُوا عَلَيهِم آياتِهِ وَيُزكيّهِم وَيُعلّمُهُمُ الكِتَابَ والحِكمةَ و اِن كَانُوا مِن قَبلُ لَفِى ضَلاَلٍ مُبِينٍ)(١)اس نے مکہ والوں میں ایک رسول بھیجا ہے جو انہیں میں سے تھا تاکہ ان کے سامنے آیا ت کی تلا وت کرے ان کے نفسوں کوپاکیزہ بنائے اور انہیںکتاب وحکمت کی تعلیم دے ،اگر چہ یہ لو گ بڑی کھلی ہو ئی گمراہی میں مبتلا تھے اس میں کو ئی شک نہیں کہ سب سے پہلا زینہ جو انسان کے مادی ومعنوی کمال تک رسائی کا سبب ہے وہ علم ہے او رعلم کے بغیر کمال تک پہنچنا ناممکن ہے ۔
مذکو رہ آیت میں علم سے مراد مادی علوم نہیں ہیں کیونکہ مادی علوم دنیا میں آرام وآسائش کی ضمانت لیتے ہیں اور انبیاء انسان کی سعادت کے لئے دنیوی واخروی دونو ں
....

(١)سورہ جمعہ آیۃ: ٢

زندگیو ں کی ضما نت لیتے ہیں۔
خداکی عبادت او رطاغو ت سے اجتناب ومقابلہ(وَلَقَد بَعَثنا فِي كُلِّ أُمةٍ رَسَوُلاً أَن اعبُدُوا اللّٰہ واَجتَنبُوا الطَّاغُوتَ...)(١) "او ریقینا ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو او رطاغوت سے اجتناب کرو" ۔
٢۔عدالت وآزادی دلا نا ۔(لَقَدْ أَرسَلنا رُسُلَنَا بِالبَيّنَاتِ وأَنزَلَنا مَعَهُمُ الكِتابَ وَالمِيزَانَ لَيَقُومَ النَّاسُ بِالقِسطِ)(٢)
بیشک ہم نے اپنے رسولو ں کو واضح دلا ئل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب ومیزان کو نازل کیا ہے تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں ۔ اصل مقصد وہ تمام اصول جنہیں پیغمبروں کے مبعوث ہو نے کا سبب بتایا گیا ہے تمام کے تمام انسان کو کمال تک پہنچانے کے لئے ہیں۔
یعنی انبیاء کے آنے کا اصل مقصد بندوں کو خدا پرست بنانا ہے اور یہ اللہ کی بامعرفت عبادت کے ذریعہ ہی میّسرہے اور انسان کی خلقت کا اصل مقصدبھی یہی ہے (ومَا خَلَقتُ الجِنّ وَالانسَ اِلّا لِيَعبُدونَ)(٣) " ہم نے جنا ت وانسان کو نہیں خلق کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں"۔

پیغمبروں کے پہچاننے کا طریقہ
لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیا ء کا مبعوث ہونا اس بحث کے بعد اب یہ بات
....

(١) سورہ نحل آیۃ :٣٦
(٢) سورہ حدید آیۃ:٢٥
(٣) سورہ ذاریا ت،٥٦

سامنے آتی ہے کہ ہم کیسے پہچانیں کہ نبوت کا دعوی کرنے والااپنے دعوی میں سچا ہے۔؟
اگر کو ئی کسی منصب یاعہدے کا دعوی کرے جیسے ،سفیر ،مجسٹریٹ ، یا ڈی ایم، یا اس جیسا کو ئی اورہو جب تک وہ اپنے دعوی پر زندہ تحریر پیش نہ کرے کوئی بھی اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرے گا ۔
مقام رسالت او رسفیر ان الٰہی کا دعوی کرنے والوں کی تو بات ہی دیگر ہے نبوت و رسالت سے بلند مرتبہ اور کیاشئی ٔ ہو سکتی ہے ؟ ایک انسان دعوی کرے کہ اللہ کا سفیر ہوں اور خدا نے مجھے زمین پر اپنا نمایندہ بناکر بھیجاہے لہٰذاسبھی کو چاہئے کہ میری اتباع کریں ۔
فطرت کسی بھی شخص کو بغیر کسی دلیل کے دعوی کوقبول کرنے کی اجا زت نہیں دیتی ،تاریخ گواہ ہے کہ کتنے جاہ طلب افراد نے سادہ دل انسانوں کو دھو کا دے کر نبوت ورسالت کا دعوی کیا ہے ،اسی لئے علماء علم کلا م نے پیغمبروں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوپہچاننے کے لئے راستے او رطریقے معین کئے ہیں ،ان میں سے ہر ایک پیغمبروں کو پہچاننے او ران کی حقانیت کے لئے زندہ دلیل ہے ۔
پہلی پہچان :معجزہ ہے علماء کلا م او ردیگر مذاہب کا کہنا ہے کہ معجزہ ایسے حیرت انگیز اور خلا ف طبیعت کام کو کہتے ہیں کہ جسے نبوت کا دعوی کرنے والا اپنے اور خدا کے درمیان رابطہ کو ثابت کرنے کے لئے انجام دیتا ہے او ر تمام لوگو ں کواس کے مقابلہ کے لئے چیلنج کرتا ہے اور ہر شخص اس جیسا فعل انجام دینے سے قاصر ہے لہٰذا معجزہ کے تین رخ ہیں ۔
١۔ایسا کام جو انسانو ں کی طاقت سے حتیٰ نوابغ دہر کی بس سے باہر ہو ۔
٢۔ معجزہ نبو ت ورسالت کے دعوی کے ساتھ ہو او ر اس کا عمل اس کے دعوی کے مطابق ہو۔
٣۔دنیا والو ںکے لئے اس کا مقابلہ کرنا "اس کے مثل لانا"ممکن نہ ہو سبھی اس سے عاجز ہو ں ۔
اگر ان تینو ں میں سے کو ئی ایک چیز نہیں پائی جا تی تو وہ معجزہ نہیںہے ابوبصیر کہتے ہیں کہ ہم نے امام صادق نسے پوچھا کہ ،اللہ نے انبیاء و مرسلین اور آپ "ائمہ " کو معجزہ کیو ں عطاکیا ؟آپ نے جواب مینفرمایا : تاکہ منصب کے لئے دلیل قرار پائے او رمعجزہ ایسی نشانی ہے جسے خدا اپنے انبیاء ،مرسلین اور اماموں کو عطا کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ جھوٹے او رسچے کی پہچان ہو سکے ۔(١)
....

(١) بحار الانوار جلد ١١ ،ص ٧١

سوالات
١۔ فطرت کی راہنمائی او رخو اہشات کے میانہ روی کے لئے انبیا ء کا ہو نا کیو نضروری ہے ؟
٢۔ قرآن کی نظر میں پیغمبروں کی بعثت کا مقصد کیا ہے ؟
٣۔ پیغمبروں کے پہچاننے کا راستہ کیا ہے؟
٤۔ معجزہ کیاہے اور اس کے شرائط کیا ہیں بیا ن کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

سترہواں سبق

نبو ت عامہ (تیسری فصل)

جا دو ،سحر ،نظر بندی اور معجزہ میں فرق !

جب کبھی معجزہ کے بارے میں بات کی جا تی ہے تو کہا جا تا ہے کہ معجزہ ایک ایسے حیرت انگیز فعل کانام ہے جو ہر ایک کے بس میں نہیں ہے۔
لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ معجزہ ، جادو ، سحر نیز نظر بندکرنے والوں کے حیرت انگیزکرتبوں میں کیسے فرق قائم کیا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جائے ۔
جو اب :معجزہ اور دوسرے خارق العادت کاموں میں بہت فرق ہے ۔
ا۔ نظر بندی او رجادو گری ایک قسم کی ریاضت کانام ہے اور جادوگر استاد سے جادو سیکھتا ہے لہٰذا ا ن کے کرتب مخصوص ہینجو انھو ننے سیکھا ہے وہ فقط اسی کو انجام دے سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی کام کو انجام نہیں دے سکتے لیکن نبی ورسول معجزے کو کسی استاد سے نہیں سیکھتے ،لیکن پھر بھی معجزے کے ذریعہ ہرکام انجام دے سکتے ہیں جیسا کہ حضرت صالح سے پہاڑ سے او نٹ نکالنے کوکہاگیا انھو ننے نکا ل دیا ، جب حضرت مریم سے بیٹے کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عیسی جوکہ گہوارے میں ابھی چند دن کے تھے فرماتے ہیں :
(قا لَ اِنِّي عَبدُاللّٰہِ آتٰنی الکِتَابَ وَجَعلَنِي نَبِیّاً)"میں اللہ کابندہ ہو ں اللہ نے مجھے کتا ب دی ہے اور نبی بناکر بھیجاہے"۔(۱)
یا جب رسول اکرمؐسے معجزہ کی مانگ کی گئی تو پتھروں نے آنحضرت کے دست مبارک پرآکر ان کے رسالت کی گواہی دی ۔
۲۔ جادو گر وں یا شعبدہ بازوں کے کرتب زمان ومکان او رخاص شرائط میں محدود ہیں او رمخصوص چیزوں کے وسیلوں کے محتاج ہیں، لیکن پیغمبرونورسولوں کے معجزے چونکہ ان کا سرچشمہ خدا کی لا متناہی قدرت ہے لہٰذا کو ئی محددیت نہیں ہے وہ کبھی بھی کو ئی بھی معجزہ پیش کر سکتے ہیں ۔
۳۔جادوگروں اور نظربندوں کے کام زیادہ تر مادی مقصدکے پیش نظر انجام پاتے ہیں (چاہے پیسوں کی خاطر ہو یا لوگو ں کو اپنی طرف کھینچنے یا دوسرے امور کے لئے) لیکن انبیاء کامقصد متدین افراد کی تربیت اور معاشرہ کو نمونہ بنانا ہے ۔ اور وہ لوگ (انبیاء ومرسلین) کہتے تھے (وَمَآ أَسئَلُکُم عَلَیہِ مِنْ أَجرٍ اِن أَجرِی اِلَّا علیٰ رَبِّ العَالمِینَ)(۲)"اور میں تم سے اس کی کوئی اجرت بھی نہیں چاہتا ہو ں اس لئے کہ میرا اجر تو عالمین کے رب کے ذمہ ہے" ۔
٤۔جادوگرونا ورشعبدہ بازونکے کرتبونکامقابلہ ممکن ہے یعنی دوسرے
....

(۱) سورہ مریم آیة :۳۰
(۲) سورہ شعراء آیة:۱۸۰ ،۱۰۹،۱۲۷،۱٤۵،۱٦٤

بھی اس جیسا فعل انجام دے سکتے ہیں ،لیکن پیغمبروں کے معجزہ کی طرح کوئی غیرمعصوم شخص انجام نہیں دے سکتا ۔

ہر پیغمبر کا معجزہ مخصوص کیو نتھا ؟
جبکہ ہر نبی ہر حیرت انگیز کام کو انجام دے سکتا تھا اور ان میں سے ہر ایک کے پاس متعد د معجزے تھے مگر ایک ہی کوزیادہ شہرت ملی ۔
ابن سکیت نامی ایک مفکر نے امام ہادی ں سے پوچھا :کیو ں خدا نے موسیٰ بن عمران کو ید بیضا اور جادوگروں جیسا معجزہ دیا؟ حضرت عیسیٰ کو مریضوں کو شفادینا اور مردونکو زندہ کرنے والا معجزہ عطاکیا؟اور رسول اسلا م کو قران جیسے حیرت انگیز کلام کے مجموعے کے ساتھ لوگوں میں بھیجا۔
امام ننے فرمایا : جب خدا نے حضرت موسی کو مبعوث کیاتو ان کے زمانے میں جادوکا بول با لا تھا لہٰذا خدانے اس زمانے جیسا معجزہ دیا چونکہ اس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس میں نہیں تھا او راپنے معجزہ کے ذریعہ جادوگروں کے جادو کو شکست دی اور ا ن پر حجت تمام کی ۔
جب جنا ب عیسیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے آئے تواس وقت حکمت وطبابت کا شہرہ تھا لہٰذا خدا کی جانب سے اس زمانے کے مطابق معجزہ لے کر آئے اوراس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کا روگ نہیں تھا، انھوں نے مردو ں کو زندہ کرکے اور مریضو ں کو شفا دے کر، نابینا کو آنکھ عطاکر کے جذام کودور کرکے تمام لوگوں پر حجت تمام کی ۔
جب نبی کریمؐمبعوث برسالت ہوئے تو اس وقت فصاحت وبلا غت کا سکہ چل رہا تھا خطبہ او رانشاء اس وقت کے سکۂ رائج الوقت اور مقبول عام تھے نبی اکرمؐنے خدا کی جانب سے ان کو موعظہ ونصیحت کے حوالے سے گفتگو کی جس کا مقابلہ کرنالوگوں کی سکت میں نہیں تھا، اپنے مواعظ ونصائح کو قرآنی پرتو میں پیش کیا او رباطل خیالات کو نقش بر آب کردیا ۔
دوسری پہچان ۔انبیاء کی شناخت کادوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس نبی کی نبوت دلیل کے ذریعہ ثابت ہوچکی ہو وہ اپنے آنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والے نبی کے نام اور خصوصیات کو لوگوں کے سامنے پیش کرے جیساکہ تو ریت وانجیل میں رسول اکرمؐ کے حوالے سے پیشین گوئیانکی گئی ہیں ،قرآن ان پیشین گو ئیو ں میں سے حضرت عیسیٰ کے قول کو بطور نمونہ پیش کرتا ہے (وَاِذْ قَالَ عِیسیٰ بنُ مَریَم یا بَنی اِسرائِیلَ اِنِّي رَسُوْلُ اللهِ اِلیکُم مُصَدِّقاً لِمَا بَینَ یَدیَّ مِن التوراۃِ ومُبشّراً بِرسُولٍ یَأتِی مِن بَعدِی اسْمُہ أحمدُ)(١)اس وقت کویاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو ناپنے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا او راپنے بعد کے لئے ایک رسول کی بشارت دینے والا ہو ں، جس کا نام احمد ہے اسی طرح سورہ اعراف کی آیة ١٥٧ میں ارشاد ہوا (الذین یتبعون ...)

....

(١) سورہ صف آیة: ٦

تیسری پہچان ۔ تیسرا طریقہ انبیاء کو پہچاننے کا وہ قرائن وشواہد ہینجوقطعی طور پر نبوت ورسالت کوثابت کرتے ہیں ۔

خلا صہ

١۔جو نبوت کا دعوی کرے اس کے روحانی اور اخلاقی خصوصیات کی تحقیق۔ (مدعی نبوت کی صداقت کی نشانیوں میں سے اعلیٰ صفات او ربلند اخلاق ہو نا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ لوگوں میں نیک چلن اور صاحب کردار کے نام سے جانا جائے)

٢۔ عقلی پیرائے میناس کے احکام وقوانین کو پرکھاجائے کہ کیا اس کے احکام وقوانین ،الٰہی آئین کے تحت اور معارف اسلام وفضائل انسانی کے مطابق ہیں؟یا اس کی دوسری پہچان ہے ۔

٣۔ اپنے دعوی پہ ثابت قدم ہو ا ور اس کا عمل اس کے قول کاآئینہ دار ہو ۔

٤۔ اس کے ہمنوااور مخالفین کی شناخت ۔

٥۔ اسلو ب تبلیغ کے ساتھ یہ دیکھیں کہ اپنے قوانین کے اثبات کے لئے کن وسائل اور کن راستو ں کاسہارالے رہا ہے ۔

جب یہ تمام قرآئن وشواہد اکٹھا ہو جائیں تو ممکن ہے مدعی نبوت کی نبوت کی یقین کاباعث بنے ۔

سوالات

١۔ سحر ،نظر بندی، اور معجزہ مینکیا فرق ہے ؟

٢ ۔ ہر نبی کا معجزہ مخصوص کیو ں تھا ؟

٣۔ انبیاء کی شناخت کے قرائن وشواہد کیاہیں ؟

اٹھاروانسبق

نبوت عامہ (چوتھی فصل)

عصمت انبیاء

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انبیاء کی سب سے اہم خاصیت ا ن کا معصوم ہو نا ہے۔
عصمت؛ لغت میں روکنے، حفاظت کرنے یاغیر اخلا قی چیزوں سے دور رہنے کے معنی میں ہے اور عقیدہ کی بحث میں جب انبیاء کی عصمت کی با ت آتی ہے تو اس کے معنی ان کا گناہو ں سے دور رہنا اور خطا ونسیان سے پاک رہنا ہے ۔اسی لئے انبیاء وائمہ کرام نہ ہی کبھی گناہ کرتے ہیناو رنہ ہی کبھی تصور گناہ ۔
سوال۔ انبیاء کا معصوم ہونا اور خطاونسیان سے محفوظ ہو نا کیوں ضروری ہے ؟
جو اب ۱۔ بعثت انبیاء کا مقصد ہدایت بشریت ہے او ریہ بات مسلّما ت میں سے ہے کہ تربیت میں مربی کاعمل اس کے قول سے زیادہ موثر ہو تا ہے، لہٰذا اگرتربیت کرنے والا خو د گناہوں سے آلودہ ہوگا تودوسروں کو کس طرح سے منع کرے گا ؟۔
۲۔ انبیاء در حقیقت مربی بشریت ہیں لہٰذا ان کی ذات لوگوں کے لئے قابل قبول او ربھروسہ مند ہو نا چاہئے ۔ سید مرتضی علم الہدی کے بقول اگر ہم کو کسی شخص کے بارے میں شائبہ بھی ہے یقین نہیں ہے کہ وہ گناہ بھی کرتا ہے یا نہیں؟ توکبھی بھی اس کی باتوں کودل سے قبول نہیں کریں گے لہٰذا انبیاء کا خطاونسیان سے بچنا ضروری ہے کیونکہ خطا اوربھول چوک بے اعتمادی کاسبب بنتا ہے اور ان(انبیاء) کو قابل اعتماد ہونا چاہیئے ۔

فلسفہ عصمت
یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان گناہو ں سے معصوم (محفوظ) ہو یہاں تک کہ تصور گناہ بھی نہ کرے؟۔
اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ جب کسی چیز کے با رے میں ہم یقین کر لیں تواس کے برخلا ف کبھی عمل کر ہی نہیں سکتے، کیا کوئی عقلمنداور سلیم الطبع شخص آگ یا گندگی کوکھا نے کی سونچ سکتا ہے ؟کیا کو ئی صاحب شعور آگ کے گڑھے میں کودنے کوتیار ہو گا ؟ کیا کوئی صحیح الدماغ جام زہر خو شی خو شی نوش کرے گا ؟
ان سارے سوالا ت کے جو اب میں آپ کہیں گے ، ہرگز نہیں عاقل شخص کبھی ایسا کر ہی نہیں سکتا، یہاں تک کہ اس کی فکر بھی یا تمنابھی نہیں کرے گا اور اگر کوئی ایسا کرتاہے توکسی مرض میں مبتلا ہے ۔
نتیجہ یہ نکلا: ہر عاقل انسان ایسے کاموں کے مقابل دوری یادوسرے لفظوں میں کہا جا ئے کہ ایک عصمت کامالک ہے ؛ اوراگر آپ سے سوال کیاجائے کہ کیوں انسان ایسے کاموں کے مقابل میں معصوم ہے تو کہیں گے کہ چونکہ اس کے عیب ونقصان کاعلم ویقین اس کو ہو گیا ہے ۔ اور یہ جانتا ہے کہ اس کے ارتکاب کے بعد فنا ونابودی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا ۔
اسی طرح اگر انسان گنا ہ اوراس کے نقصانات سے باخبر ہو کر یقین تک پہنچ جا ئے تو عقل کی طاقت سے شہوت پر غالب ہو کر کبھی گناہ میں مبتلا نہیں ہو سکتا یہا ں تک کہ اس کا خیال بھی ذہن میں نہیں لا ئے گا ۔
جو شخص خدا اور اس کی عدالت پر یقین رکھتا ہے کہ پوری کائنا ت پیش پروردگار ہے او روہ اس پر حاضر وناظر ہے تو ایسے شخص کے لئے گنا ہ اورفعل حرام میں مبتلاہونا ، آگ میں کو دنے ، اور جام زہر پینے کی مانند ہے لہٰذا کبھی بھی اس کے قریب نہیں جاتا اور ہمیشہ دور رہتا ہے ۔
پیامبران الٰہی اس یقین کے ساتھ جو گناہ کے آثار ونتائج کے بارے میں رکھتے ہیں نہ صرف یہ کہ گناہ بلکہ تصور گناہ کے بابت بھی معصوم ہو تے ہیں۔ آثار عمل کو دیکھنے ،نیکیوں کی جانب دھیان دینے اور گناہوں سے پرہیز کے لئے بہتر ہے کہ مولا ئے کا ئنا ت کی اس حدیث میں غور وفکر کرے :"مَن أَیقن أَنّہ یفارق الأحباب ویسکن التراب ویواجہ الحساب ویستغنی عمّا خلف ویفتقر اِلیٰ ما قدّم کان حریاً بقصرالأمل وطول العمل"جس شخص کو یہ یقین ہوجائے کہ وہ حتمی طور سے اپنے دوستوں سے جدا ہورہا ہے اورمٹی کو اپناگھر بنارہا ہے اور حساب کے لئے جا رہا ہے اور کئے ہوئے سے بے نیاز ہے اور جو بھیج چکا ہے اس کا محتاج ہے تو یقینااس کی آرزوئیں کم اور عمل طولانی ہوجائے گا۔ (۱)

انبیاء اور ائمہ کی عصمت اکتسابی ہے یا خدا دادی
عصمت ائمہ کے بارے میں علما ء علم کلام کی جا نب سے بہت سارے مطالب بیان کئے گئے ہیں اور جس بات کو سب مانتے ہیں وہ یہ کہ عصمت کی طاقت ائمہ اور انبیاء میں اجباری نہیں ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ وہ پاکیزگی نقص پر مجبور ہو ں بلکہ تمام لوگوں کی طرح گناہ کر نے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن چونکہ وہ ایک طرف گنا ہ کے نقصانا ت ومفاسد کو بہ خوبی جانتے ہیں نیز ان کی معرفت اور شناخت خدا کے حوالے سے بہت زیادہ ہے یعنی وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خد اکے حضورمیں سمجھتے ہیں اسی لئے اپنے ارادہ واختیار سے گناہ اور برائی کو نہ کرنے پر پوری طرح قادر ہیں اور کبھی اس کے قریب نہینجاتے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انبیاء وائمہ کی عصمت ا ن کے اختیار وارادہ کا نتیجہ ہے او ران کی کاوشوں اورزحمات کا ثمرہ ہے جو انھوں نے راہ خدا میں برداشت کی ہیں ۔
چونکہ خدا وند تعالیٰ ان کی خلقت سے قبل جا نتا تھا کہ یہ فدائی اور ایثار کے پیکرہیں اسی لئے ان کی ابتدائی زندگی سے انھیں اپنے لطف وکرم کے سائے میں رکھا اور بے راہ روی سے محفوظ رکھا ۔علوم خاص وعام نیز عنایت خاص سے نوازا لہٰذا اس رخ سے کوئی محل اعتراض نہیں کہ انبیاء وائمہ ایک قسم کی جسمانی اور روحانی خصوصیت
....

(۱) بحار الانوار جلد ۷۳ ،ص ۱٦۷

کے مالک ہیں،کیونکہ اس خصوصیت کی وجہ خود ان کا کرداراور عمل ہے ،یہ ایک طرح کا انعام ہے جو اللہ نے انھیں عمل سے پہلے عطاکیاہے ۔
نتیجہ :خدا وند عالم اس علم کے ذریعہ جو انسانوں کے مستقبل کے سلسلہ میں رکھتا ہے وہ جا نتا ہے کہ ان کے درمیان بعض افراد خاص اہمیت کے حامل ہیں (اور یہ ایساعلم ہے جس میں تبدیلی ممکن نہیں ہے اور اس کا تحقق یقینی ہے) لہٰذا انھیں معاشرہ کی ہدایت اور رہبری کی وجہ سے اپنی عنایت خاص سے نوازا ۔الٰہی نمایندونکے لئے ان عنایتوں کا ہونا ضروری ہے ۔
امام محمد باقرں نے فرمایا : اِذا عَلم اللّٰہ حُسن نیّة من أحدٍ اکتنفہ بالعصمة (۱) خدا وند عالم جب کسی کی حسن نیت سے مطلع ہو جا تا ہے تو اسے عصمت کے ذریعہ محفوظ کردیتا ہے ۔

معصومین کا فلسفہ امتیاز
عن أَبي عبداللّٰہ: أَن اللّٰہ أوحیٰ اِلیٰ موسیٰ فقال یا موسیٰ اِنّی أطلعت اِلیٰ خلقيِ اطلاعة فلم أجد فی خلقی اشدّ تواضعاً لی منک فمن ثمَّ خصصتک بوحيِ وکلا ميِ مِن بَین خَلق(۲)
امام صادق ں فرماتے ہیں : خدانے جناب موسی پر وحی کی کہ اے موسی! ہم نے تمام انسانوں کو دیکھا ان میں سے تمہارے تواضع کواورونسے زیادہ
....

(۱) بحارالانوار جلد ۷۸، ص ،۱۸۸
(۲) وسائل الشیعہ جلد ٤، ص، ۱۰۷۵

پایا ،اسی وجہ سے تمہیں اپنے کلام اور وحی کے لئے چنا او رسب میں سے تم کو منتخب کیا ۔
قال علی :عَلیٰ قَدر النّیة تکو ن من اللّٰہ العطیّة (۱)
امیر المو منین نے فرمایا :خدا کا لطف وکرم نیتوں کے مطابق ہے قرآن نے سورہ عنکبوت کی آخری آیة میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے(وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهدِيَنَّهُم سُبُلَنا واِنَّ اللّٰہ لَمَعَ المُحسِنِینَ)(۲)
او رجن لوگوں نے ہماری راہ مینجہاد کیا یقینا ہم ان کو اپنے راستوں کی جانب ہدایت کریں گے بیشک خدا افراد صالح کے ساتھ ہے ۔

امام صادق ں اور ایک مادیت پر ست کا مناظرہ
ایک مادیت پرست انسان نے امام صادقںسے سوال کیا: اللہ نے بعض انسانو ں کو شریف اور نیک خصلت او ربعض کوبری خصلت کے ساتھ کیوں خلق کیا؟۔
امام نے فرمایا: شریف وہ شخص ہے جو خدا کی اطاعت کرے اور پست وہ ہے جواس کی نافرمانی کرے اس نے پوچھا کہ کیا لوگ ذاتی طور پر ایک دوسرے سے برتر نہیں ہیں ؟۔
آپ نے فرمایا :نہیں صرف برتری کا معیار تقوی ہے ، اس نے پھر سوال کیا کہ کیا آپ کی نظر میں تمام اولاد آدم ایک جیسی ہیں اور فضیلت کا معیار صرف تقوی ہے ؟ آپ نے فرمایا: ہاں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) غرر الحکم
(۲)سورہ عنکبوت آیة:۶۹

میں نے ایسا ہی پایا کہ سب کی خلقت مٹی سے ہے سبھی کے مانباپ آدم وحوا ہیں وحدہ لا شریک خدا نے ان کو خلق کیاہے اور سب خد اکے بندے ہیںالبتہ خدانے آدم کی بعض اولادونکو منتخب کیا او ر ان کی خلقت کو طاہر بنایا اور ان کے جسموں کوپاک کیا اور ان کو صلب پدر اور ارحام مادر کے حوالے سے بھی نجاست سے دور رکھا اور انھیں کے درمیان سے نبیوں کا انتخاب کیا اور وہ جناب آدم کی بہترین اور افضل ترین اولا د ہیں اور اس امتیازو فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ خدا جانتاتھاکہ وہ اس کے اطاعت گذار بندو ں مینسے ہیں اور کسی کو اس کا شریک نہیں قرار دیں گے، گویا بلند مرتبہ ہو نے کا اصل راز، ان کے اعمال اور ان کی اطاعت ہے۔ (۱)
....

(۱) بحار الانوار جلد ۱۰،ص ۱۷۰

سوالات
۱یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان گناہ حتی تصور گنا ہ سے بھی معصوم ہو ؟
۲۔ ائمہ اور انبیاء کی عصمت اکتسابی ہے یا خدا دادی ؟
۳۔ ائمہ کی فضیلت کا فلسفہ امام صادق کی نظرمیں کیا ہے ؟

انیسوانسبق

نبوت عامہ (پانچویں فصل)

کیا قرآن نے انبیا ء کو گناہ گار بتایا ہے ؟

عصمت کی بحث کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ذنب وعصیا ن اور اپنے اوپر ظلم ،جیسی لفظیں جو بعض انبیا ء کے سلسلہ میں آئیں ہیں اس سے مراد کیا ہے ؟ اس کی وضا حت کے لئے کچھ نکا ت کی جانب توجہ ضروری ہے ۔
۱۔ عصمت انبیاء کا مطلب جیسا کہ بیا ن کیا جا چکا ہے یہ ہے کہ انبیاء حرام کام یا گناہ نہیں کر تے ،لیکن وہ کا م جس کاچھوڑنا بہتر لیکن انجام دینا حرام نہینہے گذشتہ انبیاء سے ممکن اور جائز ہے اور یہ فعل ا ن کی عصمت کے منا فی نہینہے۔ (یہی ترک اولیٰ ہے)
۲۔ سب سے اہم بات کلما ت قرآن کے صحیح معنوں پر توجہ کرنا ہے کیونکہ قرآن عربی زبان میں نازل ہو اہے لہٰذا یہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھنا ضروری ہے کہ عربی لغت میں کلمات قرآن کے کیا معنی ہیں ؟لیکن افسوس کی بات ہے کہ بسا اوقات ا س جانب غور نہ کرنے کے باعث قرآن کی آیتوں کے غلط معنی بیا ن کئے جاتے ہیں ۔
٣۔اہل بیت عصمت وطہارت کی قرآنی تفاسیر کا بغور مطالعہ کیاجائے اس میں غور وخوض کیا جائے کیونکہ وہی حقیقی مفسر قرآن ہیں ہم یہا ں پرا ن آیتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان آیتوں میں انبیاء کو گنہگار بتایا گیا ہے تاکہ اعتراض ختم ہو جا ئے (وعَصَیٰ آدمَ ربّہ فغویٰ)بعض نے اس آیة کا ترجمہ یو ں کیا ہے ،آدم نے اپنے رب کی معصیت کی او روہ گمراہ ہو گئے ۔ جبکہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے ، آدم نے رب کا اتباع نہینکیا لہٰذا محروم ہو گئے، مرحوم طبرسی اس آیت کے ذیل میں مجمع البیان میں کہتے ہیں کہ آدم نے اپنے رب کی مخالفت کی لہٰذا ثواب سے محروم رہے ۔
یہاں معصیت سے مراد حکم الٰہی کی مخالفت ہے چاہے وہ حکم واجب ہو یا مستحب ،محدث قمی سفینة البحار میں لفظ (عصم) کے معنی علامہ مجلسی سے نقل کرتے ہیں " ان ترک المُستحب وفعل المکروہ قد سُم ذنبا" مستحب کو ترک کرنا اور فعل مکروہ کو انجام دینا کبھی کبھی گناہ ،ذنب ،اور عصیان کے معنی میںآتاہے ۔گذشتہ موضوع کو ثابت کرنے کے لئے لغت کی طرف رجوع کریں گے المنجد (جوکہ ایک مشہو ر لغت ہے) میں ہے کہ (عصیان) اتباع نہ کرنے اور پیروی نہ کرنے کے معنی میں ہے ۔اسی طرح اغوی کے معنی (خاب) یعنی محروم ہونے اور نقصان اٹھا نے کے ہیں اگر آدم وحوا کے قصہ کو دیکھا جائے توپتہ چلے گا کہ عصیان (عصی) سے مراد حرام کام کرنا یاواجب کوچھوڑنا نہیںہے ۔

آدم کا عصیان کیا تھا ؟
قرآن اس واقعہ کو یوں نقل کرتاہے کہ ہم نے آدم سے کہا کہ شیطان تمہا را اور تمہاری اہلیہ کا دشمن ہے لہٰذا کہیں وہ تمہیں جنت سے باہر نہ کرادے اور تم زحمت وتکلیف میں پڑجا ئو پھر شیطان نے آدم کو بہکا یا اور انھو ننے اس درخت کا پھل کھا لیا ،نتیجہ میں جنت کے لبا س اتار لئے گئے کیو نکہ آدم کو اس درخت کا پھل کھانے سے منع کیاگیا تھا اور انھوں نے نافرمانی کی لہٰذا بہشتی نعمتوں سے محروم ہوگئے۔ (١)
جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ جنت کاپھل کھا نے سے روکنا صرف نہی ارشادی تھا اور درخت کاپھل نہ کھانا ہمیشہ جنت میں رہنے کی شرط تھی لہٰذا مذکورہ آیتوں سے یہ بات واضح ہو جا تی ہے کہ آدم کافعل گناہ نہیں تھا بلکہ اس کا نقصان جنت سے نکا لا جانااور دنیوی زندگی کی سختیاں تھیں ، اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ اگر آدم کافعل گناہ نہیں تھا پھر توبہ کرنا (جیسا کہ اگلی آیتوں میں ذکر ہے) کیا معنی رکھتا ہے ۔
جو اب میں کہیں گے کہ ہر چند (درخت کاپھل کھا نا) گناہ نہیں تھا لیکن چونکہ حضرت آدم نے نہی ارشادی کی مخالفت کی لہٰذا ان کا مقام خدا کے نزدیک کم ہوگیا اور آدم نے دوبارہ اس مقام تک پہنچنے کے لئے توبہ کی اورخدا نے ان کی توبہ قبول کرلی۔
مامون نے جب جناب آدم کی معصیت کے بارے میں پوچھا تو امام رضاعلیہ السلام نے فرمایا : ولم یک ذلک بذنب کبیر یستحق بہ دخول
....

(١) سورہ طہ آیة: ١١٦ تا ١٢١

النّار واِن کان من الصغائر الموھوبة التی تجوز علیٰ الأنبیاء قبلَ نزول الوحي علیھم(١)جو کام آدم نے انجام دیا وہ گناہ کبیرہ نہیں تھا جس کے باعث جہنم کے مستحق ہوجائیں بلکہ ایک معمولی سا ترک اولی تھا جو معاف ہو گیا اور انبیاء نزول وحی سے قبل ایسے کام کرسکتے ہیں۔

ظلم کیا ہے اور غفران کے کیا معنی ہیں ؟
(قالَ رَبِّ اِنِّي ظَلَمتُ نَفس فاغفِرلی)(٢) خدا یا میں نے اپنے نفس کی خاطر مصیبت مول لی، لہٰذا معاف کردے ان مقامات میں سے ایک یہ بھی ہے جہا ں اس با ت کا گمان کیاگیا ہے کہ قرآن نے انبیاء پر گنا ہ کاالزام لگا یا ہے یہ آیت جنا ب موسی کے واقعہ سے مربوط ہے جب قبطی (فرعون کے ساتھی) کو قتل کر دیا تھا تو کہا ،رَبِّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِي ..... المنجد نے لکھا ہے کہ (الظلم وضع الشیء فی غیر محلہ)ظلم یعنی کسی شیٔ کو ایسی جگہ قرار دینا جو اس کا مقام نہ ہو (کسی فعل کاغیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مناسب وقت پر انجام دینا) اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ عمل صحیح ہو او ر بے محل انجام پائے یا عمل غلط اور حرام ہو لہٰذا ہر ظلم حرام نہیں ہے ۔
المنجد میں غفر کے معنی لکھے ہیں ، غَفَر الشیٔ غطّاہ وسترہ) غفر اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کوئی شی ٔ چھپا ئی ہواو رمخفی کی گئی ہواس لئے اس کے معنی یو ں ہوں گے موسی نے کہا ،اے پرور دگا ر !میں نے فرعون کے ایک ساتھی کو قتل کر
....

(١) تفسیر برہان ج٣، ص ٤٦
(٢)سورہ قصص آیة: ١٦

کے بیجا فعل انجام دیا گوکہ ہمارے لئے اس کا قتل جائز تھا لیکن ابھی اس کاوقت نہیں تھا لہٰذا (فاغفرلی) اے خدا ہمارے اس کام پر پردہ ڈال دے تاکہ میرے دشمن میری گرفتاری پر کامیا ب نہ ہو سکیں ۔تو ایسی صورت میں گناہ ،ظلم یا حرام کام کی نسبت موسی کی جانب نہیں دی گئی ہے ۔
مامون نے مذکورہ آیت او رظلم کے معنی کے سلسلہ میں پوچھا تو امام رضاں نے فرمایا: اِنّی وضَعتُ نفسيِ فی غیر موضعھا بدخول ھذہ المدینة فَاغفرلِي أيِ أستِرلِي من أعدائک لئلا یظفروابی فیقتلونی ۔ موسیٰ نے خد ا سے عرض کی ،میںنے اس شہر میں داخل ہو کر (اور فرعون کے ایک ساتھی کو قتل کرکے) بے محل کام انجام دیا لہٰذا (فاغفرلی) مجھے اپنے دشمنو ں کی نگا ہو ں سے مخفی کردے مبادا ہم کو گرفتار کر کے قتل کردیں ۔
نتیجہ: ظلم اور غفران کے معنی کلی ہیں نہ کہ وہ خاص معنی جو ان الفاظ سے سمجھے جاتے ہیں لہٰذا یہ آیة بھی عصمت کے منا فی نہیں ہے ۔

سوالا ت
١۔قران نے انبیاء پر گناہ کی تہمت نہیں لگا ئی اس کو سمجھنے کے لئے کن نکات کیجانب توجہ ضروری ہے ؟
٢۔ عصی آدم ربہ فغوی سے کیا مراد ہے ؟
٣۔ ظلمت نفسی فاغفرلی کا کیا مطلب ہے ؟

بیسواں سبق

نبو ت عامہ (چھٹی فصل)

سورہ فتح میں ذنب سے کیا مراد ہے ؟

(اِنَّا فَتحَنا لَک فَتحاً مُبیناً لِیَغفِرلَک اللّٰہ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِک وَمَا تَأخَّرَ)(١)بیشک ہم نے آپ کوکھلی ہو ئی فتح عطا کی تاکہ خدا آپ کے اگلے پچھلے تمام الزامات کو ختم کر دے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ انہیں مقامات میں سے ہے جہاں یہ خیال کیاجاتا ہے کہ خدا نے رسول اکرمؐ کو گنہگا ر گردانا ہے اور پھر معاف کردیاہے ۔
یہاں بھی " ذنب""غفران" کے صحیح معنی کی طرف دھیان نہیں دیا گیا ہے قابل افسو س مقام ہے کہ اصلی معنی سے غفلت برتی گئی ہے ۔
عربی لغات نے "ذنب " کے اصلی معنی اور مفہو م کلی سے مراد پیچھا کرنے والا اور آثار لیا ہے ،یعنی نتیجہ اور اس کا رد عمل مراد ہے المنجد میں "ذَنبَ ذَنباً تبعہ فلم یُفارق أثرہ" ذنب کہتے ہیں اس عمل کے نتیجہ او ر آثار کو جواس سے الگ نہیں ہوتا

....

(۱) سورہ فتح آیة: ۱

اور گناہ کو ذنب اس لئے کہاجاتا ہے چونکہ گناہ نامناسب عمل اور اس کے آثار و نتیجہ کی بنا پر وجودمیں آتاہے ۔
اس معنی کے ذریعہ جو غفران کے لئے پہلے بیان کئے گئے ہیں اس آیة کا مفہوم واضح ہو جا تا ہے مزید وضاحت کے لئے اس حدیث کی جانب توجہ فرمائیں ۔
امام رضا ننے مذکو رہ آیة کی توضیح میں فرمایا: مشرکین مکہ کی نظر میں پیغمبر سے بڑا کوئی گنہگار نہیں تھا چونکہ نبی اکرمؐنے اپنے خاندان والوں کو خدائے وحدہ لاشریک کی طرف دعوت دی تھی ، اس وقت ان کے پاس ۳٦۰ بت تھے اور وہ انھیں کی پرستش کرتے تھے، جب نبی نے ان کو وحدہ لا شریک کی عبادت کی دعوت دی تویہ بات ان کو سخت نا گوار گذری اور کہنے لگے کیا ان تمام خدائوں کو ایک خدا قرار دے سکتے ہیں ،یہ تعجب کی بات ہے ہم نے اب تک ایسی بات نہیں سنی تھی لہٰذا یہا ں سے چلو او راپنے بتوں کی عبادت پر قائم رہو ۔
جب خدانے اپنے رسول کے ذریعہ مکہ فتح کیا تو ان سے فرمایا ؛(اِنَّا فَتحَنا لَکَ فَتحَاً ...)بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہو ئی فتح عطاکی تاکہ خدا آپ کے اگلے پچھلے تمام الزامات کو ختم کردے جو مشرکین آپ پر وحدہ لاشریک کی طرف دعوت دینے کی بنا پر عائد کرتے ہیں چونکہ فتح مکہ کے بعد کافی لوگ مسلمان ہوگئے اوربعض بھاگ نکلے اورجوبچ گئے تھے ان کی ہمت نہیں تھی کی خدا کی وحدانیت کے خلاف لب کھول سکیں مکہ کے لوگ جوگناہ اور ذنب کا الزام لگا رہے تھے وہ پیغمبر اسلام کی فتح اور ان پر غلبہ نے چھپا دیا اورسب ساکت ہوگئے۔ (۱)

انبیاء او رتاریخ
قرآن کی رو سے انسانی تاریخ اور وحی ونبوت کی تاریخ ایک ہے اور جس وقت سے انسان کی تخلیق ہوئی اسی وقت سے وحی بھی اس کی ارتقاء وسعادت کی خاطر موجود رہی ہے (واِنَّ مِنْ اُمةٍ اِلَّاخَلَا فِیھا نَذِیرُ) (۲)اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو ۔
مو لا ئے کا ئنات نے فرمایا: ولم یخل اللّٰہ سبحانہ خلقہ من نَبیٍّ مُرسل أوکتاب مُنزل أوحجّة لازمةُ اومحجّة قائمة(۳) خدانے کبھی بھی انسان کو تنہا نہیں چھو ڑا پیغمبر یاآسمانی کتاب ،واضح دلیل یا صراط مستقیم کوئی نہ کوئی ضرور تھا ۔
مو لا نے خطبہ ۹۳ میں فرمایا کُلّما مضیٰ منھم سلف قام منھم بدین اللّٰہ خلف حتیٰ أفضت کرامة اللّٰہ سبحانہ تعالیٰ اِلیٰ محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ۔"جب کبھی کسی پیغمبر کی رسالت تمام ہوتی تھی اور اس دنیا سے کوچ کرتاتھا دوسرا نبی خدا کے دین کوبیان کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو تا تھا اوریہ سنت الٰہی اسی طرح چلتی رہی یہاں تک لطف خدا وندی پیغمبر اسلام کے شامل حال ہوئی"۔

انبیاء کی تعداد
عن أبی جعفر قال :قال رسول اللّٰہ کان عدد جمیع الأنبیاء

....

(۱) تفسیر برہان ج، ٤ ص ۱۹۳
(۲) سورہ فاطر آیة :۲٤

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۳) نہج البلا غہ خطبہ ۱

مائة الف نبیٍّ وأربعة وعشرون ألف نبیٍّ خمسة منهم أولوا العزم: نوح و ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد ؐ
امام باقر سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا کی کل انبیاء کی تعداد ایک لاکھ جو بیس ہزار ہے اور ان مینسے پانچ اولوالعزم ہیں ۔نوح ،ابراہیم موسی ، عیسی ، اورمحمد عربی ۔اسی مضمون کی دوسری حدیث بحار کی گیا رہویں جلد مینبھی ہے (۱)

قرآنی رو سے تمام انبیاء پر ایما ن لانا ضروری اور لازم ہے ۔
قُولُوا آمَنّا باللّٰهِ وَمَا أُنزلَ اِلَینَا وَمَا أُنزِلَ اِلیٰ ابراہیمَ وَاِسمَاعیلَ واِسحٰقَ ویَعقُوبَ وَالأسباطِ وَمَا أوتِی مُوسیٰ وعیسیٰ و مَا أوتِی النبیُّون من رَبِّهم لا نُفرقُ بَینَ أحِدٍ مِنهُم وَنَحنُ لَہُ مُسلِمُون(۲)
اور مسلمانو ں تم ان سے کہدو کہ ہم اللہ پر اور جو اس نے ہماری طرف بھیجا ہے اور جو ابراہیم ،اسماعیل واسحاق ویعقوب اور اولا د یعقوب کی طرف نازل کیاہے اور جو موسی ،عیسیٰ اور دیگر انبیاء کو پر وردگار کی جانب سے دیا گیا ہے، ان سب پر ایما ن لے آئے ہیں، ہم پیغمبروں میں تفریق نہیں کرتے اور ہم خدا کے سچے مسلمان ہیں۔
....

(۱) بحارالانوار جلد ۱۱ ،ص ۴۱
(۲) بقرہ آیة: ۱۳۶

سوالات
۱۔ سورہ فتح کی پہلی آیة میں ذنب اور غفران سے کیا مراد ہے۔ ؟
۲۔ پیغمبروں کی تعداد او ر اوالعزم رسولو ں کے نام بتائیں ۔؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

اکیسواں سبق

نبوت خاصہ (پہلی فصل)

نبوت خاصہ اور بعثت رسول اکرمؐ

چودہ سو سال پہلے ۶۱۰ ھ میں جب شرک وبت پرستی نے پوری دنیا کو اپنی آغوش میں لے رکھا تھا او رمظلوم افراد ظالم حکمرانوں کے شکنجو ں میں بے بسی سے ہاتھ پیر ماررہے تھے اور سبھی لوگ ناامید ی کے سائے میں زندگی گذار رہے تھے ایک شریف خاندان سے شرافت و طہارت کا ایک پیکر اٹھاجس نے مظلو موں کی حمایت کی ،عدالت وآزادی کا نعرہ بلند کیا ،اسیروں کے زنجیروں کی گرہوں کو کھولا، علم وتربیت کی جانب لوگو ں کو دعوت دی ،اپنی رسالت کی بنیاد فرمان ووحی الٰہی کو قرار دیتے ہو ئے خود کو خاتم الا نبیاء کے نام سے پہنچوایا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ محمد بن عبد اللہ خاندان بنی ہاشم کا چشم و چراغ ہا ں وہی قبیلہ بنی ہاشم جو شجاعت، شہا مت ،سخاوت ،طہارت ،اصالت میںتمام قبائل عرب میںمشہور تھا وہ ہمالیائی عظم واستقلا ل کا پیکر جس کی لیاقت اور روحی کمال کی حد درجہ بلندی کی پوری دنیا کے مورخو ں چاہے دوست ہو ں یا دشمن سب نے گواہی دی ہے اعلا ن رسالت سے قبل ان کی چالیس سالہ زندگی سب کے سامنے آئینہ کی طرح شفاف و بے داغ تھی، اس نامساعد حالات اور جزیرۃ العرب کی تاریکیوں کے باوجود پیغمبر اسلا م کی فضیلت کا ہر باب زبان زد خاص وعام تھا، لوگوں کے نزدیک اس قدر بھروسہ مند تھے کے سب آپ کو محمد امین کے نام سے جانتے تھے ،خدا کا کروروں سلام ان پر اور ان کی آل پاک پر ۔

رسالت پیغمبر پر دلیلیں

انبیاء کی شناخت کے لئے جتنے اصول وقوانین بتائے گئے ہیں، سب آنحضرت کی رسالت پر مدلل ثبوت ہیں (یعنی معجزہ ،گذشتہ نبی کی پیشین گو ئی ،شواہد قرآئن) تاریخ ،قرائن وشواہد رسول کی رسالت کے ،او ربعثت پر گواہ ہے ۔

گذشتہ انبیاء کے صحیفے پیغمبر اسلا م کی بعثت کی بشارت دے چکے ہیں ، لیکن پیغمبر کے معجزات دوطرح کے ہیں ۔

پہلی قسم ان معجزات کی ہے جوکسی خاص شخص یا گروہ کی درخواست پر آنحضرت نے خد اسے طلب کیا اور وہ معجزہ آپ کے ہاتھوں رونما ہوا جیسے درخت اورسنگریزوں کا سلام کرنا دریائی جانور کاآپ کی رسالت کی گواہی دینا شق القمر(چاند کے دوٹکڑے کرنا) مردوں کو زندہ کرنا ،غیب کی خبر دینا ابن شہر آشوب نے لکھا ہے کہ چار ہزار چار سو چالیس معجزے رسول اکرم کے تھے جن میں سے صرف تین ہزار معجزوں کاذکر ملتاہے ۔

قرآن رسول اکرمؐ کا دائمی معجزہ

دوسری قسم : قرآن رسول اکرم کاابدی معجزہ ہے جو ہر زمانے اورہر جگہ کے لئے قیامت تک معجزہ ہے ،رسول اکرمؐ اور دوسرے انبیاء کے درمیان امتیازی فرق یہ ہے کہ ان سب کی رسالت محدود تھی وہ کسی خاص گروہ یا محدود امت کے لئے مبعوث ہو ئے تھے ،بعض محدود ومکان اور محدود زمانے میں تھے اگر ان میں سے بعض مکانی لحاظ سے محدود نہیں تھے توا ن کی رسالت ایک زمانے تک محدود تھی اور وہ دائمی رسالت کے دعویدار بھی نہیں تھے ،اسی لئے ان کے معجزے بھی فصلی اور وقتی تھے، لیکن چونکہ نبی اکرمؐ کی رسالت ابدی اور عالمی ہے اس لئے ان کے عصری اور وقتی معجزے کے علاوہ دائمی معجزہ (قرآن)بھی ہے جو ہمیشہ کے لئے ہے اور ہمیشہ ان کی رسالت پر گواہ ہے۔

نتیجہ : قرآن کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ:

۱۔ اس نے زمان ومکان کی سرحدوں کی ختم کردیا او رقیامت تک معجزہ ہے ۔

۲۔ قرآن روحانی معجزہ ہے یعنی دوسرے معجزے اعضاء بد ن کو قانع کرتے ہیں لیکن قرآن ایک بولتا ہوامعجزہ ہے جوڈیڑھ ہزار سال سے اپنے مخالفو ں کوجواب کی دعوت دیتا آرہاہے اورکہہ رہا ہے اگرتم سے ممکن ہوتومجھ جیسا سورہ لاکر بتاؤ اور چودہ سوسال اس چیلنج کو گذر رہے ہیں مگر آج تک کوئی اس کو جواب نہ لا سکا اورنہ ہی صبح قیامت تک لاس کے گا ۔

(قُلْ لَئِن اجتَمَعَتِ النسُ والجِنُّ علیٰ أَن یَأتوا بِمثلِ ھذا القُرآن لایأتُونَ بِمِثلِہِ وَلَوکَانَ بَعضُہُم لِبَعضٍ ظَہِیراً)(١)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر انسان وجنات اس بات پر متفق ہوجا ئیں کہ اس قرآن کامثل لے آئیں توبھی نہیں لا سکتے چاہے سب ایک دوسرے کے مددگار اور پشت پنا ہ ہی کیوں نہ ہو جائیں ۔

دوسرے مقام پر ان کے مقابلہ کی ناکامی کو چیلنج کرتے ہو ئے فرمایا :اگر یہ دعوی میں سچے ہیں توان سے کہہ دیجئے اس کے جیسے دس سورہ تم بھی لے آئو (٢) تیسرے مقام پہ ارشاد ہو ا (واِنْ کُنتُم فِی رَیبٍ مِمَّا نَزَّلنَا علیٰ عَبدِنا فَأتوا بِسورۃٍ مِن مِثلِہِ وَ ادعُوا شُھدائَ کُم مِن دُونِ اللّہِ اِن کُنتُم صَادِقِین)َ (٣)

"اگرتمہیں اس کے بارے میں کوئی شک ہے جسے ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس کے جیسا ایک ہی سورہ لے آئو اور اللہ کے سوا جتنے تمہا رے مدد گار ہیں سب کوبلا لو اگر تم اپنے دعوی او رخیال میں سچے ہو" ۔

تو اس کا نتیجہ یہ ہو ا کہ وہ ایک سورے کابھی جواب لانے سے عاجز ہیں ۔

یہ بالکل واضح اور روشن سی بات ہے کہ اگر اس وقت کے فصحاء اور بلغا ء قرآن کے ایک بھی سورہ کا جواب لانے کی صلا حیت رکھتے ہوتے تو پھر پیغمبر اورمسلمانوں کے خلا ف اتنی جنگیں نہ لڑتے بلکہ اسی سورہ کے ذریعہ اسلا م کے مقابلہ میں آتے

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) سورہ اسراء آیة: ۸۸
(۲)سورہ بقرہ آیة :۲۳
(۳) سورہ ہو د آیة:۱۳

بعثت کے چودہ سوسال گذرنے کے بعد بھی اسلا م کے اربوں جانی دشمن اور لیچڑ قسم کے لوگ نت نئی سازشیں مسلمانوں کے خلا ف کیاکرتے ہیں ۔
اگر ان میں طاقت ہو تی توقرآن کے جیسا سورہ لے آتے اور یقینا اس کے ذریعہ اسلام سے نبر د آزما ہوتے ۔علم بلا غت کے ماہر افراد نے اعتراف کیاہے کہ قرآن کاجواب لا ناناممکن ہے اس کی فصاحت وبلا غت حیرت انگیز ہے اس کے احکام وقوانین مضبوط ،اس کی پیشین گوئیاں اور خبریں یقینی او رصحیح ہیں، بلکہ زمان ومکان وعلم سے پرے ہیں ۔
یہ خو د اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ انسان کا گڑھا ہو ا کلا م نہیںہے بلکہ ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ ہے۔

اعجاز قرآن پر تاریخی ثبو ت
جب قرآن نے ان آیتوں کے ذریعہ لوگو ں کو چیلنج کیا تو اس کے بعد اسلام کے دشمنوں نے تمام عرب کے فصیح وبلیغ افراد سے مددمانگی لیکن پھر بھی مقابلہ میں شکست کاسامنا کرنا پڑا اورتیزی سے عقب نشینی کی۔ ان لوگو ں میں سے جومقابلہ کے لئے بلا ئے گئے تھے ولید بن مغیرہ بھی تھا، اس سے کہا گیا کہ غور وخوض کرکے اپنی رائے پیش کرو ولید نے پیغمبر اسلا م سے درخو است کی کہ کچھ قرآنی آیا ت کی تلاوت کریں رسول نے حم سجدہ کی چند آیتوں کی تلا وت کی ۔ ان آیا ت نے ولید کے اندرکچھ ایسا تغییر وتحول پیدا کیاکہ وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھا اوردشمنو ں کے بیچ جا کر کہنے لگا خداکی قسم محمد سے ایسی بات سنی جونہ انسانوں کے کلام جیسا ہے او رنہ پریوں کے کلام کی مانند ۔
واِنَّ لہ لحلاوة وأنَّ علیہ لطلاوة واِنَّ أعلاہ لمُثمر وأنَّ أسفلہ لمغدق أنّہ یعلو ولا یُعلیٰ علیہ"اس کی باتوں میں عجیب شیرنی ہے اس کا عجیب سحر ابیان لب ولہجہ ہے اس کی بلندی ایک پھل دار درخت کی مانند ہے اس کی جڑیں مضبوط اور مفید ہیں، اس کا کلام سب پر غالب ہے کسی سے مغلو ب نہیں "یہ باتیں اس بات کا سبب بنی کہ قریش میں یہ چہ میگو ئیاں شروع ہو گئیں کہ ولید محمد کا شیدائی اورمسلمان ہوگیا ہے ۔
یہ نظریہ مشرکین کے عزائم پر ایک کا ری ضرب تھی لہٰذا اس مسئلہ پرغور و خو ض کرنے کے لئے ابو جہل کا انتخاب کیا گیا وہ بھی ولید کے پاس آیا اور مشرکین مکہ کے درمیان جو خبر گشت کر رہی تھی اس سے ولید کو باخبر کیا اور اس کو ان کی ایک میٹینگ میں بلا یا وہ آیا اورکہنے لگا تم لوگ سوچ رہے ہو کہ محمد مجنون ہیں کیا تم لوگوں نے ان کے اندر کو ئی جنون کے آثار دیکھے ہیں ؟۔
سب نے ایک زبان ہو کر کہا نہیں ، اس نے کہا تم سوچتے ہو وہ جھو ٹے ہیں (معاذاللہ) لیکن یہ بتائو کہ کیا تم لوگوں میں سچے امین کے نام سے مشہور نہیں تھے۔ ؟
بعض قریش کے سرداروں نے کہا کہ محمد کو پھر کس نام سے یاد کریں ؟ ولید کچھ دیر چپ رہا پھر یکا یک بولا اسے جادوگر کہو کیو ں کہ جو بھی اس پر ایمان لے آتا ہے وہ سب چیز سے بے نیاز ہو جا تا ہے مشرکین نے اس نار وا تہمت کو خوب ہوادی تاکہ وہ افراد جوقرآن سے مانوس ہو گئے تھے انہیں پیغمبر اسلا مؐ سے الگ کر دیا جائے لیکن ان کی تمام سازشیں نقش بر آب ہو گئیں اور حق وحقیقت کے پیاسے جوق در جوق پیغمبر کی خدمت میں آکر اس آسمانی پیغام اور اس کی دلکش بیان سے سیراب ہونے لگے ۔
جادوگر کا الزام در حقیقت قرآن کے جذّاب اور ہر دل عزیز ہو نے کا ایک اعتراف تھا، انھوں نے اس کشش کو جادو کانام دے دیا جبکہ اس کا جادو سے دور دور تک کوئی تعلق ہی نہیں تھا ۔
قرآن علوم کا خزانہ ہے ۔ فقہ کی کتا ب نہیں ہے مگر بندونکے قانون عبادت ،او رسیاسی و معاشرتی جزاوسزا اور اجرای احکام سب اس میں پائے جا تے ہیں فلسفہ کانصاب نہیں مگر فلسفہ کی بہت ساری دلیلیں اس میں ہیں ،علم نجوم کی کتاب نہیں پھر بھی ستارہ شناسی کے بہت ظریف اور باریک نکا ت اس میں پائے جا تے ہیں جس نے دنیا کے تمام مفکروں کو اپنی جانب کھینچ لیاہے۔
علم حیاتیات کا مجموعہ نہیں پھر بھی بہتیری آیات اس حوالے سے موجود ہیں لہٰذ اقرآن معجزہ ہے او ران علوم سے ارفع واعلی ہے ۔
اگر نزول قرآن کی فضاپر غور کی جائے تو پیغمبر اسلا م اور قرآن کی عظمت میں مزید اضافہ ہوگا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس ماحول میں جہا ں بہت کم لوگ پڑھے لکھے تھے وہاںایک ایسا شخص اٹھا جس نے نہ دنیا وی مدرسہ میں علم حاصل کیا نہ کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور ایسی کتاب لیکر آیا کہ چودہ سوسال بعد بھی علماء او رمفکرین اس کے معنی ومطلب کی تفسیر میں جوجھ رہے ہیں اور ہر زمانے میں اس سے نئے مطالب کا انکشاف ہو تا ہے۔
قرآن نے اس دنیاکو اس طرح تقسیم کیاکہ جوبہت ہی دقیق او رمنظم ہے توحید کو بہ نحو احسن بیان کیازمین وآسمان کی تخلیق کے اسرار ورموز اور انسان کی خلقت اوردن ورات کی خلقت کے راز کو خد اکے وجود کی نشانیاں قرار دیتے ہو ئے مختلف طریقہ سے ذکر کیا ہے کبھی فطری توحید توکبھی استدلال توحید پر بحث کی ہے یہ پوری کائنات خدا کے ہاتھ میںہے اسے بہت طریقہ سے بیا ن کیاہے جب معاد اور قیامت کی بات آتی ہے تو مشرکین کے تعجب پر فرمایا ہے : کیا جس نے اس زمین وآسمان کو ان عظمتوں کے ساتھ پیدا کیا اس کے لئے یہ ممکن نہینکہ تم جیسا خلق کردے جی ہاں پیداکرنے والا قادر اور صاحب حکمت ہے اور اس کی طاقت اس حد تک ہے کہ جس چیز کا ارادہ کرے اور اسے حکم دے دے ہوجابس وہ فوراً وجود میں آجاتی ہے ۔
خلاصہ یہ کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ جسے لانے والے (پیغمبر) اور تفسیر کرنے والے (ائمہ معصومین) کے علا وہ اس کا مکمل علم کسی کے پاس نہیں اس کے باوجود قرآن ہمیشہ ہم لوگوں کے لئے بھی ایک خاص چاشنی رکھتا ہے چونکہ دلونکی بہار ہے لہٰذا جتنابھی پڑھیں گے اتنا ہی زیادہ لطف اندوز ہونگے جی ہاں قرآن ہمیشہ نیا ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے چونکہ یہ پیغمبر اسلام کا دائمی معجزہ ہے ۔
حضرت امیر نے قرآن کے بارے میں فرمایا :وِانَّ القرآنَ ظاہرہ أنیق وباطنہ عمیق لا تُفنیٰ عجائبہ ولاتنقضيِ غرائبہ (١)
"بیشک قرآن ظاہر میں حسین اورباطن میں عمیق ہے اس کے عجائبات انمٹ ہیں"۔
اس کے غرائب اور اس کی تازگی میں ہمیشگی ہے وہ کبھی کہنہ او رفرسودہ نہ ہوگی ۔
نہج البلاغہ کے خطبہ ١٧٥میں آیا ہے (فیہ ربیع القلب وینابیع العلم وماللقلب جلا ء غیرہ)دلوں کی بہار قرآن میں ہے اس میں دل کے لئے علم کے چشمے ہیں اس کے علا وہ کوئی نور موزون نہیں ہے ۔
امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیوں قرآن کی ترویج اور اس میں تفحص کے ساتھ ساتھ اس کی تازگی اور بالیدگی میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہاہے ؟
امام نے فرمایا:"لان اللہ تبارک و تعالیٰ لم یجعلہ لزمان دون زمان و لالناس دون ناس فھو فی کل زمان جدید و عند کل قوم ....

(١) نہج البلا غہ خطبہ ١٨

غض الی یوم القیٰمة "
"اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کو کسی خاص زمانہ اور کسی خاص گروہ سے مخصوص نہیں کیا (بلکہ یہ کتابِ الٰہی تمام زمانے اور تمام انسانوں کے لئے ہے)پس قرآن ہر زمانہ کے لئے جدید اور تمام انسانوں کے لئے قیامت تک زندہ ہے۔"

سوالات
١۔ خصوصیات قرآن بیان کریں ؟
٢۔ اعجاز قرآن کے سلسلہ میں ولید کا قصہ بیا ن کریں ؟
٣۔ امیر المومنین نے قرآن کے سلسلہ میں کیا فرمایا ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بائیسواں سبق

نبوت خاصہ (دوسراباب)

خاتمیت پیغمبر اسلامؐ

حضرت محمدؐسلسلہ رسالت کی آخری کڑی ہیں، نبوت کاسلسلہ ان پر خدا نے ختم کردیااور اسی لئے ان کا لقب بھی خاتم الانبیاء ہے (خاتِم چاہے زیر ہو یا زبر خاتَم، کسی طرح بھی پڑھا جائے اس کے معنی کسی کام کا اتمام یاختم ہونا ہے، اسی بناپر عربی میں انگوٹھی کوخاتم کہا جاتا ہے چونکہ انگوٹھی اس زمانے میں لوگوں کے دستخط اور مہر کا مقام رکھتی تھی او رجب کہیں خط لکھتے تو اس کے آخر میںاپنی انگوٹھی سے مہر لگا دیتے تھے ۔

پیغمبرؐاکرم کی نبوت کا اختتام بھی ایک اسلامی ضرورت ہے اور اسے ہر مسلمان مانتا ہے کہ اب حضرت محمدؐکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اس اصل پر تین دلیل ہے ۔

۱۔ خاتمیت کا لا زم او رضروری ہونا۲۔ قرآن کی آیتیں ۳۔ بہت ساری حدیثیں

۱خاتمیت کا ضروری ہو نا:اگر کسی نے اسلا م کو دلیل ومنطق کے ذریعہ مان لیا تو اس نے خاتمیت پیغمبر اسلا م کو بھی قبول کر لیا، اسی لئے مسلمانو ں کا کو ئی فرقہ کسی نئے پیغمبر کے انتظار میں نہیں ہے یعنی خاتمیت مسلمانو ں کی نظر میں ایک حقیقی اورضرور ی چیز ہے ۔

۲قرآن کی آیتیں: (مَاکَانَ مُحمَّدُ أَبَا أحدٍ مِنْ رِجالِکُم وَلٰکنْ رَسُولَ اللّٰہِ وخَاتَم النَبِیینَ)محمد تم مردو ں میں سے کسی ایک کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ انبیاء کے خاتم ہیں۔ (۱) (وَمَا أَرسَلنَا ک اِلَّا کَافَةً للنَّاسِ) (اور پیغمبر ہم نے آپ کو تمام لوگو ں کے لئے بھیجا ہے۔ (۲)

۳۔ احادیث : حدیث منزلت جسے شیعہ وسنی دونو ں نے پیغمبر اسلا م سے نقل کیاہے کہ حضرت رسول اکرمؐنے مولا ئے کا ئنات سے مخاطب ہو کر فرمایا :أَنتَ مِنی بِمنزلة ھارون من موسیٰ اِلَّا أَنَّہ لا نَبیّ بَعدی: ، تم میرے نزدیک ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کو ئی نبی نہیں آئیگا ۔

معتبر حدیث میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسو ل خدانے فرمایا میری مثال پیغمبروں کے بیچ بالکل ایسی جیسے کو ئی گھربنایا جائے اور اسے خوب اچھی طرح سجا یا جائے مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو اب جو بھی دیکھے گا کہے گا بہت خوبصورت ہے مگر یہ ایک جگہ خالی ہے میں وہی آخری اینٹ ہو ں اور نبو ت مجھ پر ختم ہے۔ (۳)

اما م صادق ں نے فرمایا :حلال مُحمَّد حلال أبداً اِلیٰ یوم

....

(۱) سورہ احزاب آیة: ۴۰
(۲) سو رہ سبا آیة: ۲۸۔
(۳) نقل از تفسیر مجمع البیا ن مرحو م طبرسی

القیامة وحرامہ حرام أبداً اِلی یوم القیامة(۱)"اِنَّ اللّٰہَ ختم بنبیّکم النبییِّن فلا نَبیَّ بعدہ أبداً"

امام صادقںنے فرمایا : بیشک اللہ نے تمہا رے پیغمبر کے بعد نبو ت کا سلسلہ ختم کردیا ہے اور اب اس کے بعد کو ئی نبی نہیں آئے گا ۔(۲)

پیغمبر اسلامؐنے خطبہ کے درمیان فرمایا : أناخاتمُ النبییّن والمُرسلینَ والحُجّة علیٰ جمیع المخلوقین أہل السَّمٰوات والأرضین" میں آخری نبی اور آخری الٰہی نمایندہ ہو ں اور تمام اہل زمین وآسمان کے لئے آخری حجت ہو ں"۔ (۳)

مولائے کا ئنا ت نے نہج البلا غہ کے خطبہ ۹۱ میں فرمایا :"حتیٰ تمت نبیّنا مُحمّد حجتہ وبلغ المقطع عذرہ ونذرہ"یہاں تک کہ خدا نے ہمارے نبی کے ذریعہ حجت کو تمام کردیااور تمام ضروری احکامات کو ان کے لئے بیا ن کر دیا خطبہ ۱۷۳میں پیغمبر اسلام کے صفات کے سلسلہ میں اس طرح فرمایا :"امین وحیہ وخاتم رسلہ وبشیر رحمتہ" محمد خداکی وحی کے امین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور خاتم الرسل اور رحمت کی بشارت دینے والے ہیں

....

(۱) اصو ل کا فی ج۱، ص ۵۸
(۲) اصول کا فی ج۱،ص ۲۶۹
(۳)مستدرک الوسائل ج۳، ص ۲۴۷

فلسفہ خاتمیت

ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ انسانیت ہمیشہ تغییر وتحول سے دوچار ہو تی ہے یہ کیسے ممکن ہے ،ایک ثابت اورناقابل تبدیل قانون پوری انسانیت کے لئے جواب دہ ثابت ہو اور یہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبر اسلامؐ خاتم النبیین بن جا ئیں

اور دوسرے پیغمبر کی ضرورت نہ پیش آئے !

اس کاجو اب ہم دو طرح سے دیں گے :

۱۔ دین اسلام فطرت سے مکمل ہماہنگی رکھتا ہے اور فطرت کبھی تبدیل نہیں ہوتی :

(فَأَقِم وَجهَکَ للدّینِ حَنیفًا فِطرَتَ اللَّہِ الَّتِی فَطرَالنَّاسَ علیھا لا تَبدِیلَ لِخَلقِ اللَّہِ ذَلِکَ الدِّین القَیّمُ وَلَکنَّ أَکثَر النّا سِ لایَعلَمُونَ)آپ اپنے رخ کو دین کی طرف قائم رکھیں اور باطل سے کنارہ کش رہیں کہ یہ دین فطرت الٰہی ہے جس پر اس نے انسانو ں کو پیدا کیاہے اور خلقت الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے ۔(۱)

جیسے انصاف ، سچائی، ایثار ، درگذر، لطف و کرم ، نیک خصلت ہمیشہ محبوب ہے اور اسی کے مقابل ظلم ، جھوٹ،بے جا اونچ نیچ، بد اخلاقی یہ سب چیزیں ہمیشہ لائق نفرت تھیں اور رہیں گی۔

لہٰذا قوانین اسلام جو کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہے ہمیشہ اسرار خلقت کی طرح زندہ ہے۔

۲۔ دین اسلام قرآن و اہلبیت کے سہارے ہے ۔ قرآن لامتناہی مرکز علم سے صادر ہوا ہے اور اہل بیت وحی الٰہی پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ قرآن و اہل بیت ایک

....

(۱)سورہ روم آیت۳۰۔

دوسرے کے مفسر ہیں ۔ اور رسول اکرم کی حدیث کے مطابق یہ رہبران اسلام ایک دوسرے سے تا قیامت جدا نہیں ہوں گے ۔ لہٰذا اسلام ہمیشہ زندہ ہے ،اور بغیر کسی ردّ و بدل کے ترقی کی راہ پر گامزن اور بشریت کی مشکلات کا حل کرنے والا ہے ۔" قال رسول اللهؐ: انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا ابدا انھما لن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض"میں تمہارے لئے دو گرانقدر چیزیں قرآن و میری عترت چھوڑ کر جارہا ہوں جب تک ان سے متمسک رہو گے گمراہ نہ ہوگے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو نگے یہاں تک حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرینگے۔(۱)

....

(۱)المراجعات؛سید شرف الدین عاملی۔

سوالات

۱۔قرآن نے اس دنیا کی تقسیم کس طرح کی ہے مختصر بیان کریں ؟

۲ ۔پیغمبر اسلام کے خاتم النبیین ہونے پر دلیل پیش کریں؟

۳۔ چونکہ دنیا میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں لہٰذا محمد آخری رسول او ر اسلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تیئسواں سبق

امامت

دین اسلام کی چوتھی اصل اور اعتقاد کی چوتھی بنیاد امامت ہے لغت میں امام کے معنی رہبر ا ور پیشوا کے ہیں اور اصطلاح میں پیغمبر اکرم کی وصایت وخلافت اور ائمہ معصومین کی رہبری مراد ہے، امامت شیعوں کی نظرمیں اصول دین میں سے ایک ہے اور امام کا فریضہ شیعوں کی نظر میں پیغمبر اسلام کے فرائض کی انجام دہی ہے۔
یعنی پیغمبر اکرمؐکے بعثت کااور ائمہ کے منصوب ہونے کا مقصد ایک ہے اور جو چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ رسول کو مبعوث کرے وہی چیز اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ خد اامام کو بھی معین کرے تاکہ رسول کی ذمہ داریونکو انجام دے سکے، امام کے بنیادی شرائط میں سے ہے کہ وہ بے پناہ علم رکھتا ہو اور صاحب عصمت ہو نیز خطا ونسیا ن سے دور ہو اور ان شرائط کے ساتھ کسی شخصیت کا پہچاننا وحی کے بغیر ناممکن ہے اسی لئے شیعہ معتقد ہینکہ منصب امامت بھی ایک الٰہی منصب ہے اور امام کو خدا کی طرف سے معین ہو نا چاہئے لہٰذا امامت او رخلافت کی بحث ایک تاریخی گفتگو نہیں ہے بلکہ حکومت اسلامی کی حقیقت او رپیغمبر اکرمؐکے بعد اختتام دنیا تک حکو مت کرنا ہے اور ہماری آئندہ کی زندگی سے مکمل طور پر مربوط ہے، اسی طرح یہ دیکھنا ضروری ہے کہ پیغمبر اکرمؐکی وفات کے بعداعتقادی اور فکری مسائل میں لوگ کس کی طرف رجوع کریں ۔
شیعونکاکہنا ہے کہ پیغمبر اسلام کے بعد حضرت علی علیہ السلا م اور ان کے بعد ان کے گیارہ فرزند ایک کے بعد ایک پیغمبر اکرمؐکے حقیقی جانشین ہیں، شیعہ او رسنی کے درمیان یہی بنیادی اختلاف ہے ۔
ہمارا اصل مقصد اس بحث میں یہ ہے کہ امامت پر عقلی، تاریخی ،قرآنی اور سنت نبوی سے دلیلیں پیش کرینکیونکہ ہم ا س بات کے معتقد ہینکہ اسلام حقیقی کانورانی چہرہ مذہب شیعہ میں پایا جاتا ہے اورصرف شیعہ ہیں جو حقیقی اسلا م کو اپنے تمام ترکمالات کے ساتھ پوری دنیا مینپہچنوا سکتے ہیں لہٰذا ہمیناس کی حقانیت کو دلیل ومنطق کے ذریعہ حاصل کرنا چاہئے ۔

امامت کا ہو نا ضروری ہے

امامت عامہ

دلیل لطف : شیعہ معتقد ہیں کہ بندو ں پرخداکا لطف اور اس کی بے پناہ محبت اور حکمت کا تقاضا ہے کہ پیغمبر اکرم کے بعد بھی لوگ بغیر رہبر کے نہ رہیں یعنی جو دلیلیں پیغمبر اکرمؐ کے مبعوث ہونے کے لزوم پر دلا لت کر تی ہیں وہی دلیلیناس بات کی متقاضی ہیں کہ امام کا ہو نابھی ضروری ہے تاکہ پیغمبر اکرمؐکی طرح دنیا اورآخرت کی سعادت کی طرف لوگوں کی رہبری کر سکیں اوریہ بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ مہربان خدا بنی نوع انسان کو پیغمبر اکرمؐکے بعد بغیر کسی ہادی اوررہبر کے چھو ڑدے ۔

مناظرہ ہشام بن حکم
ہشام کا شمار امام جعفر صادق کے شاگردو نمیں ہے : کہتے ہیں میں جمعہ کوبصرہ گیااور وہاں کی مسجد میں داخل ہوا

عمروبن عبید معتزلی (عالم اہل سنت) وہاں بیٹھے تھے اور ان کو لوگ گھیرے میںلئے ہوئے سوال وجواب کر رہے تھے میں بھی ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اورکہا :میں اس شہر کانہیں ہوں کیا اجازت ہے کہ میں بھی سوال کروں ؟کہا جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو: میننے کہا آپ کے پاس آنکھ ہے ؟ اس نے کہا دیکھ نہیں رہے ہو یہ بھی کوئی سوال ہے۔ ؟
میں نے کہا میرے سوالات کچھ ایسے ہی ہیں کہا اچھا پوچھو ہر چند کہ یہ بیکارہے انہو ں نے کہا جی ہاں آنکھ ہے ،میں نے کہا ان آنکھو ں سے کیا کام لیتے ہیں؟ کہا دیکھنے والی چیزیں دیکھتا ہو ں ا قسام او ررنگ کو مشخص کرتا ہو ں ، میننے کہا زبان ہے ؟کہا جی ہا ں ، میں نے کہااس سے کیا کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ اس سے کھانے کی لذت معلو م کرتاہوں میں نے کہا ناک ہے ؟کہنے لگے جی ہا ں میں نے کہا اس سے کیا کرتے ہیں؟ کہا خوشبو سونگھتا ہو ں او راس سے خوشبو اور بدبو میں فرق کرتا ہوں میں نے کہا کان بھی ہے ؟جواب دیا جی ہا ں ،میں نے کہا اس سے کیا کرتے ہیں؟ جو اب دیا اس سے مختلف آوازوں کو سنتا ہو ں او ر ایک دوسرے کی تشخیص دیتا ہو ں، میں نے کہا اس کے علا وہ قلب (عقل) بھی ہے ؟کہا جی ہا ں۔ میں نے پوچھا اس سے کیا کرتے ہیں؟جواب دیا اگر ہما رے اعضاء وجوارح مشکوک ہو جاتے ہیں تواس سے شک کو دور کرتا ہو ں ۔
قلب اور عقل کاکام اعضا ء وجوارح کو ہدایت کرنا ہے ،ہشام نے کہا:میں نے ان کی بات کی تائید کی کہا بالکل صحیح۔ خدانے عقل کو اعضاء وجوارح کی ہدایت کے لئے خلق کیااے عالم! کیایہ کہنا صحیح ہے کہ خدانے آنکھ کان کو اور دوسرے اعضاء کو بغیر رہبر کے نہیں چھوڑااور مسلمانو ں کو پیغمبر اکرمؐکے بعد بغیر ہادی ورہبر کے چھوڑ دیا تاکہ لوگ شک و شبہ اور اختلا ف کی باعث فنا ہو جائیں کیاکوئی صاحب عقل اس بات کو تسلیم کرے گا ؟!۔

ہدف خلقت

قرآن میں بہت سی آیتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں(هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُم مَافِی الأَرضِ جَمِیعاً)وہ خدا وہ ہے جس نے زمین کے تمام ذخیرہ کو تم ہی لوگو ں کے لئے پیدا کیا۔ (۱) (سَخَّرَ لَکُمُ اللَّیلَ وَالنَّهارَ والشَّمسَ وَالقَمَر)"اور اسی نے تمہارے لئے رات و دن اورآفتاب وماہتاب سب کو مسخر کردیا "۔(۲)
چونکہ انسان کی خاطر یہ دنیا خلق ہوئی ہے اور انسان عبادت اور خدا تک پہونچنے کے لئے خلق ہو اہے تاکہ اپنے حسب لیاقت کمال تک پہونچ سکے، اس

....

(۱) سورہ بقرہ آیة :۲۹
(۲) سورہ نحل آیة :۱۲

مقصد کی رسائی کے لئے رہبر کی ضرورت ہے اور نبی اکرم کے بعدامام اس تکامل کا رہبر وہادی ہے ۔

مہربا ن ودرد مند پیغمبر او رمسئلہ امامت :

(لَقَد جَا ئَ کُم رَسُولُ مِن أَنفُسِکُم عَزِیزُ عَلَیہِ مَا عَنِتُم حَرِیصُ عَلَیکُم بِالمُؤمنینَ رَؤُفُ رَحِیمُ) یقینا تمہا رے پاس وہ پیغمبر آیا ہے جو تمہیں میں سے ہے اور اس پر تمہاری ہر مصیبت شاق ہو تی ہے وہ تمہاری ہدا یت کے بارے میں حرص رکھتا ہے اور مومنین کے حال پر شفیق اور مہربان ۔(۱)
پیغمبر اکرمؐ جب کبھی کسی کا م کے لئے کچھ دن کے واسطے مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تھے چاہے مقصد جنگ ہو یا حج، لوگو ں کی سرپرستی کے لئے کسی نہ کسی کو معین کر جاتے تھے تاکہ ان کی راہنمائی کر سکے آپ شہروں کے لئے حاکم بھیجتے تھے لہٰذا وہ پیغمبر جولوگوں پر اس قدر مہربان ہوکہ بقول قرآن ،اپنی زندگی مینکبھی بھی حتی کہ تھوڑی مدت کے لئے بھی لوگوں کو بغیر رہبر کے نہیں چھوڑا ،تو یہ بات بالکل قابل قبول نہیں کہ وہ اپنے بعد لوگو ں کی رہبری کے لئے امامت و جانشینی کے مسئلہ میں تساہلی وسہل انگا ری سے کام لیں گے اور لوگوں کو سرگردان اور بغیر کسی ذمہ داری کے بے مہار چھوڑ دینگے ۔عقل وفطرت کہتی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ پیغمبر جس نے لوگوں کے چھوٹے سے چھو ٹے مسائل چاہے مادی ہو ں یا معنوی سبھی کو بیان کر

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) سورہ توبہ آیة ۱۲۸

دیا ہو اور اس نے سب سے اہم مسئلہ یعنی رہبری اور اپنی جانشینی کے تعین میں غفلت سے کام لیا ہو اورواضح طور پر لوگوں سے بیان نہ کیاہو!۔

سوالات
۱۔ امام کا ہو نا ضروری ہے دلیل لطف سے ثابت کریں ؟
۲۔ ہشام بن حکم اور عمروبن عبید کے درمیان مناظرہ کا خلا صہ بیا ن کریں ؟
۳۔ امام کا ہونا لازم ہے خلقت کے ذریعہ کس طرح استدلال کریں گے ؟
٤۔ سورہ توبہ کی آیة ۱۲۸ کے ذریعہ کس طرح امامت کااستدلا ل کریں گے ؟

چوبیسواں سبق

عصمت اورعلم امامت نیزامام کی تعین کاطریقہ

عقل وسنت نیزقرآن کی نظر میں عصمت امامت کے لئے بنیادی شرط ہے اورغیر معصوم کبھی اس عہدہ کا مستحق قرار نہیں پاسکتا، نبوت کی بحث میں جن دلیلوں کا ذکر انبیاء کی عصمت کے لئے لازم ہونے کے طور پر پیش کیا گیاہے ان کو ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن اور عصمت اما م
(وَاِذابتلیٰ اِبراہیمَ رَبُّہُ بِکلماتٍ فَأَتَمَّھُنَّ قالَ اِنِّی جَاعِلُکَ للنَّاسِ اِمَاماً قَالَ وَمِن ذُرِّیَّتِی قَالَ لَا یَنالُ عَھدیِ الظَّالِمِینَ)اور اس وقت کو یاد کرو جب خدا نے چند کلمات کے ذریعہ ابراہیم کاامتحان لیا اور انھو ننے پوراکردیا تو اس نے کہا کہ ہم تم کو لوگوں کاامام اورقائد بنا رہے ہیں انھوننے عرض کیا کہ کیا یہ عہدہ میری ذریت کو بھی ملے گا؟ارشاد ہو اکہ یہ عہدۂ امامت ظالمین تک نہیں پہونچے گا ۔(۱)
....

(۱) سورہ بقرہ آیة: ۱۲٤

ظالم اور ستمگر کون ہے ؟
اس بات کو واضح کرنے کے لئے کہ اس بلند مقام کاحقدار کو ن ہے او ر کون نہیں ہے یہ دیکھنا پڑے گا کہ قرآن نے کسے ظالم کہا ہے ۔؟
کیونکہ خدانے فرمایاہے :کہ میرا یہ عہدہ ظالمین کو نہیں مل سکتا ۔قرآن نے تین طرح کے لوگو ں کو ظالم شمار کیاہے ۔
۱۔ جولوگ خد ا کا شریک مانیں (یَا بُنَّیَ لَاتُشرِک باللّٰہِ اِنَّ الشِّرکَ لَظُلمُ عَظِیمُ) لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:بیٹا خبردار کسی کو خد ا کاشریک نہ بنانا کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔ ایک انسان کادوسرے انسان پر ظلم کرنا:(اِنَّما السَّبیلُ عَلیٰ الّذینَ یَظلِمُونَ النَّاسَ وَیَبغُونَ فِی الأرضِ بِغَیرِ الحَقِّ أولٰئِک لَھُم عَذَابُ ألِیمُ)الزام ان لوگوں پر ہے جولوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں پھیلا تے ہیں انہیں لوگوں کے لئے درد ناک عذاب ہے۔ (۲)
۳۔ اپنے نفس پر ظلم کرنا:(فَمِنھُم ظَالِمُ لِنَفسِہِ وَمِنھُم مُقتَصِدُ وَمِنھُم سَابِقُ بِالخَیراتِ) ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں اور بعض خداکی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں ۔(۳)
....

(۱)سو رہ لقمان آیة: ۱۳
(۲) سورہ شوری آیة: ۴۲
(۳) سورہ فاطر آیة: ۳۲

انسان کو کمال تک پہنچنے اور سعادت مند ہو نے کے لئے پیدا کیا گیاہے، اب جس نے بھی اس راستہ سے روگردانی کی او رخدا ئی حد کو پار کیا وہ ظالم ہے (وَمَنْ یَتعَدَّ حُدُودَاللّٰہِ فَقَد ظَلَمَ نَفسَہُ)جس نے بھی خدا کے حکم سے روگردانی کی، اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ (۱)
قرآن میں ان تینوں پر ظلم کااطلاق ہوتاہے لیکن حقیقت میں پہلی اوردوسری قسم کے ظلم کااطلاق بھی اپنے نفس ہی پر ہوتاہے ۔

نتیجہ :چار طرح کے لوگ ہیں
۱۔ جوابتداء زندگی سے لے کر آخر عمر تک گناہ اور معصیت کے مرتکب ہوتے رہے ۔
۲۔ جنھو ننے ابتداء میں گناہ کیا،لیکن آخری وقت میں توبہ کر لیا اورپھر گناہ نہیں کرتے ۔
۳ کچھ ایسے ہیں جو ابتدا میں گناہ نہیں کرتے لیکن آخری عمر میں گناہ کرتے ہیں۔
٤۔ وہ لوگ جنہوں نے ابتداء سے آخر عمر تک کوئی گناہ نہیں کیا۔
قرآ ن کی رو سے پہلے تین قسم کے لوگ مقام امامت کے ہرگز حقدار نہیں ہوسکتے ،کیو نکہ ظالمین مینسے ہیں اور خدا نے حضرت ابراہیم سے فرمایاکہ ظالم اس
....

(۱) سورہ طلا ق آیة: ۱

عہدہ کا حقدار نہیں بن سکتا، لہٰذا مذکورہ آیة سے یہ نتیجہ نکلاکہ امام او ررہبر کو معصوم ہونا چاہئے اور ہر قسم کے گناہ او رخطا سے پاک ہو اگر ان تمام واضح حدیثوں کو جو رسول اسلام سے امام علی اور گیارہ اماموں کی امامت کے سلسلہ میں ہیں، یکسر نظر اندا ز کر دیا جائے، تب بھی قرآن کی رو سے مسند خلا فت کے دعویدار افراد خلا فت کے مستحق او رپیغمبر کی جانشینی کے قابل بالکل نہیں تھے کیو نکہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ ظالم کے حقیقی مصداق تھے اور خدا نے فرمایا ہے کہ ظالموں کو یہ عہدہ نہیں مل سکتا اب فیصلہ آپ خو د کریں!
۱۔ وہ لوگ جو ابتداء عمر سے ہی کافر تھے ۔
۲۔ وہ لوگ جنھو ں نے بشریت پر بالخصوص حضرت علی وفاطمہ زہرا پر ظلم کیا ۔
۳۔وہ لوگ جنھو ننے خو د اعتراف کیا کہ میں نے احکام الٰہی کی مخالفت کی اور اپنے نفس پر ظلم کیا ، کیا ایسے لوگ پیغمبر اکرمکے خلیفہ اور جانشین بن سکتے ہیں۔ ؟

علم امام
امام کو چاہئے کہ وہ ان تمام احکام وقوانین کوجانتا ہو جولوگوں کے لئے دنیا اور آخرت کی سعادت کے لئے ضروری ہیں یعنی امام کا علم اہل زمین کے تمام لوگو ں سے زیادہ ہو، تاکہ وہ رہبری کا حقدار بن سکے وہ تمام دلیلیں جو امام کی ضرورت کے لئے ہم نے بیان کی ہیں، وہی یہاں بھی امام کے افضل واعلم ہونے پر دلالت کر تی ہیں، قرآن نے اس کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرف اس طرح اشارہ کیا ہے :(أَفَمَنْ يَهدِی اِلىٰ الحَقِّ أَحَقُ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَنَ لَايَهدِّيِ اِلَّا أَنْ يُهدىٰ فَما لَكُمْ كَيفَ تَحكُمُونَ)او رجو حق کی ہدایت کرتا ہے وہ واقعا قابل اتباع ہے یا جو ہدایت کرنے کے قابل بھی نہیں ہے مگر یہ کہ خود اس کی ہدایت کی جائے آخر تمہیں کیا ہوگیاہے اورتم کیسے فیصلے کر رہے ہو- (۱)

اما م کے تعیین کا طریقہ

جب ہم نے امام کے صفات اور کمالات کوپہچان لیاتو اب یہ دیکھنا ہے کہ

ایسے امام کو کس طریقہ سے معین ہونا چاہئے۔

آج کل کی دنیا میں ذمہ دار اور عہدہ دار کے چننے کابہترین طریقہ انتخا بات ہے(چنائو کے ذریعہ) البتہ یہ چناؤ را ہ حل تو ہوسکتا ہے لیکن ہمیشہ راہ حق نہیںہوتا کیونکہ چنائو واقعیت کو تبدیل نہیں کر سکتا نہ حق کو باطل اور نہ باطل کو حق بنا سکتا ہے،ہر چندکہ عملی میدان میں اکثریت کو مد نظر رکھا جاتاہے لیکن یہ چنے ہو ئے فرد کی حقانیت کی دلیل نہیں ہے ،تاریخ گواہ ہے کہ انتخابات میں بعض لوگ اکثریت کے ذریعہ چنے گئے پھر تھوڑے یازیادہ دن کے بعدیہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ انتخاب اور چنائوسے آنے والا شخص غلط تھا حقیقت یہ ہے کہ ہم علم غیب یاآئندہ کی بات نہیں جانتے لوگوں کے باطن کے سلسلہ میں ہم کس طرح حتمی فیصلہ یا صحیح فیصلہ کر سکتے ہیں۔؟

لہٰذا کبھی بھی اکثریت حق کی دلیل اور اقلیت باطل کی دلیل نہیں بن سکتی دوسری طرف قرآن نے تقریباً اسی مقامات پر اکثریت کی مذمت کی ہے اور سورہ

....

(۱) سو رہ یونس آیة :۳۵

انعام کی آیة ۱۱٦ میں ارشاد ہوتا ہے:(وَأنْ تُطِع أَكثَرمَنْ في الأرضِ يُضلُّوکَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ اِن يَتَّبِعُونَ اِلَّاالظَّنَّ وَاِن هُم اِلَّايَخرصُونَ)اور اگر آپ روئے زمین کی اکثریت کا اتباع کریں گے تویہ راہ خدا سے بہکا دیں گے یہ صرف گمان کا اتباع کرتے ہیں اور صرف اندازوں سے کام لیتے ہیں۔

اس سے ہٹ کر امامت اوررہبری کاکام فقط دین اور سماجی زندگی کو چلانے کا نام نہیں ہے بلکہ امام دین کا محافظ اور دین ودنیا مینلوگوں کی حفاظت کرنے والا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ وہ ہرگز گناہ وخطا سے معصوم ہواور تمام لوگوں میں افضل واعلم ہو اور ایسے شخص کو لوگ نہیں چن سکتے کیونکہ لوگوں کو کیا معلوم کہ کو ن شخص صاحب عصمت اور علوم الٰہی کاجاننے والا اوردوسری فضیلتوں کامالک ہے تاکہ اسے چنا جائے چونکہ صرف خدا انسان کے باطن اور مستقبل سے باخبر ہے لہٰذا اس کو چاہئے کہ بہترین شخص کو اس مقام کے لئے چنے اور اسے اس کی شایان شان کمال سے نواز کر لوگوں کے سامنے پہچنوائے ۔

امام کیسے معین ہوگا ؟

رسول کے بعد امامت وپیشوای یعنی کار رسالت کوانجام دینا،امام اوررسول مینبس فرق یہ ہے کہ رسول بانی شریعت اور صاحب کتاب ہوتاہے اور امام اس کے جانشین کی حیثیت سے محا فظ شریعت اور اصول دین وفروع دین کابیا ن کرنے والا اورنبوت کی تمام ذمہ داریوں کونبھانے والاہوتا ہے جس طرح نبی کاانتخاب خدا کے ہاتھ میں ہے اسی طرح امام کاانتخاب بھی خدا کی جانب سے ہوناچاہئے جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیة ۱۲٤ مینہے کہ امامت عہدخداوندی ہے اورخدا کاعہدہ انتخاب اور چنائو سے معین نہیں ہوسکتا کیونکہ چنائو اورشوری لوگوں سے مربوط ہے۔

جن دوآیتوں مینمشورت کا ذکر کیاہے وہاں لفظ امر آیا ہے (وَأَمرُهُم شُوریٰ بَينَهم)(وشَاورْهُم فِي الأَمرِ) ان دو آیتوں میں جومشورت کے لئے کہاگیاہے وہ معاشرتی امور لوگو ں کے لئے ہے اور یہ خدا کے عہدوپیمان میں شامل نہیں ہو گا سورہ قصص کی ٦٨ آیة میں ارشاد ہوتا ہے(و رَبُّک يَخلُقُ مَا يَشاءُ وَ يَختَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الخِيَرةُ)اور آپ کا پرور دگار جسے چاہتا ہے پیدا کرتاہے اور پسند کرتاہے ۔

ان لوگوں کو کسی کا انتخاب کرنے کاکوئی حق نہیں ہے مرحوم فیض کاشانی تفسیر صافی میں اس آیت مذکورہ کے ذیل میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ: جب خداوند عالم کسی کو امامت کے لئے منتخب کردے تو لوگ دوسرے کی طرف ہرگز نہیں جاسکتے اور دوسری حدیث میں ارشاد ہوا :

چنائو میں خطا کے امکان کی بناپر اس کی اہمیت کم ہو جا تی ہے صرف خدا کاچناہوا اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے چونکہ صرف وہ ہمارے باطن اور مستقبل کوجانتا ہے لمّاکَانَ النبّیّ یَعرضُ نَفسَہُ علیٰ القبائل جائَ الیٰ بنَی کلابِ فقالوا : نُبایعک علیٰ أَن یکون لنا الأمر بعَدک فقال: الأمر للّٰہ فاِن شاَء کان فیکم أوفي غیرکم ،جس وقت پیغمبر اکرمﷺقبیلوں مینجاکر لوگوں کو دعوت دیتے تھے جب قبیلہ بنی کلاب میں گئے تو ان لوگوں نے کہا ہم اس شرط پرآپ کی بیعت کریں گے کہ امامت آپ کے بعد ہمارے قبیلہ میں رہے حضرت نے فرمایا: امامت کی ذمہ داری خداکے ہاتھ میں ہے اگروہ چاہے گا تو تم میں رکھے گا یاتمہارے علاوہ کسی او ر میں۔ (۱)

....

(۱) بحارالانوار جلد،۲۳ ص ۷٤

سوالات

۱۔ عصمت امام پر قرآن سے دلیل پیش کریں ؟
۲۔ قرآن کی نظر میں ظالمین کون لوگ ہیں ؟
۳۔ کیوں امام کو انتخاب او رمشورت سے معین نہیں کر سکتے ؟
٤۔امام کا تعین کیسے کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

پچیسواں سبق

امامت خاصہ

مولا ئے کائنات ں اور ان کے گیارہ فرزندونکی امامت وولایت کااثبات:
ہم گذشتہ بحثوں میں امام کی صفات اور ضروری خصوصیات سے آگاہ ہوچکے ہینلہٰذا اب ہم کو یہ تحقیق کرناچاہئے کہ پیغمبرﷺکے بعد ان کا حقیقی جانشین کون ہے اوریہ صفات کن میں پائے جا تے ہیں تاکہ وہ عقیدہ جوہمارے پاس ہے اس کا عقلی ونقلی دلیلوں سے اثبات ہوسکے تاکہ جولوگ حق وحقانیت سے دور ہیں ان کی ہدایت کرسکیں۔

مولائے کا ئنات ں کی امامت اور ولایت پر عقلی دلیل

دومقدمہ ایک نتیجہ

۱۔ مولائے کائنات تمام انسانی فضائل وکمالات کے حامل تھے جیسے علم تقوی ،یقین ،صبر ، زہد ، شجاعت ، سخاوت ،عدالت ،عصمت ، اور تمام اخلاق حمیدہ یہاں تک بلا شک وشبہہ(دشمنوں کوبھی اعتراف تھا) تمام کمالات میں سب سے افضل وبرتر ہیں اور یہ فضائل شیعہ اور سنی دونوں کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں ۔
۲۔عقل کی روسے مفضول کوفاضل پر ترجیح دینا قبیح ہے اور جو بھی مذکورہ فضائل کاحامل نہینہے اس شخص پر جو ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فضائل کاحامل ہے ترجیح دینا قبیح ہے ۔

نتیجہ
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب ہی پیغمبر اکرمؐ کے حقیقی جانشین ہیں۔

دوسری دلیل
جیسا کہ بیان ہوچکاہے کہ عقلی ونقلی اعتبار سے امام کا معصوم ہونا ضروری ہے اور ہر خطا وغلطی سے پاک اور دور ہوناچاہیئے، آئندہ بحث میں انشاء اللہ قران وحدیث سے ہم ثابت کریں گے کہ یہ صفات وخصوصیات صرف اہل بیت سے مخصوص ہیں، لہٰذ ا حضرت علی اور ان کے گیارہ فرزندوں کے علا وہ کوئی عہدئہ امامت کے لائق نہیںہے ۔

عصمت اور آیہ تطہیر
ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ امام کا معصوم ہونا ضروری ہے ،اب یہ دیکھیں کہ معصوم کو ن ہے ؟(اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذہِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرکُم تَطهیراً)(١) (بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اے اہل بیت! تم سے ہر برائی دور رکھے اوراس طرح پاک وپاکیزہ رکھے جو پاک وپاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔
....

(١)سورہ احزاب ،آیۃ: ٣٣

اہل بیت سے مراد ؟
شیعہ اور سنی کی بہت سی متواتر حدیثیں اس بات پر دلا لت کرتی ہیں کہ آیۃ تطہیر رسول اکرم اور اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے یہ حدیثیں اہلسنت کی معتبر کتا بو ں میں موجود ہیں جیسے صحیح مسلم ، مسنداحمد، درالمنثور،مستدرک حاکم ،ینابیع المو دۃ ،جامع الاصول ،الصواعق المحرقہ ،سنن ترمذی ،نور الابصار مناقب خوارزمی وغیرہ اور شیعوں کی لا تعداد کتب میں موجود ہیں۔
امام حسن ننے اپنے خطبہ میں فرمایا : ہم اہل بیت ہیں جن کے واسطے خدا وند عالم نے قرآن میں فرمایا : (اِنَّمَایُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرکُم تَطهِیرا) (١)
انس بن مالک کہتے ہیں کہ : رسو ل خد ا چھ مہینے تک نماز کے وقت جب جناب زہراؑ کے گھر پہونچتے تھے فرماتے تھے اے اہل بیت وقت نماز ہے (اِنَّمَایُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرکُم تَطهِیرا)(٢)
ابن عباس بیان کرتے ہیں : کہ رسول خدا نو مہینے تک وقت نماز جنا ب امیر علیہ السلام کے دروازے پر آکر فرماتے تھے سلام علیکم یا أَهلَ البَیت:
(اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَیتِ وَیُطهرّکُم تَطهیراً)(٣)
....

(١)ینابیع المودۃ ص١٢٦۔
(٢)جامع الاصول جص١١٠۔
(٣)الامام الصادق والمذاہب الاربعہ ج،١ص٨٩۔

مولا ئے کائنات فرماتے ہیں کہ رسول خدا ہر روز صبح ہمارے گھر کے دروازے پر آکر فرماتے تھے خدا آپ پر رحمت نازل کرے نماز کے لئے اٹھو :
(اِنَّمَایُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرکُم تَطهِیرا)(١)
پیغمبر اکرمؐکافی دن اس پر عمل کرتے رہے تاکہ اہل بیت کی پہچان ہوجائے اور ان کی اہمیت لوگوں پر واضح ہوجائے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شریک ابن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا کی وفات کے بعد مولائے کائنات نے اپنے خطبہ مینفرمایا : تم لوگونکو قسم ہے اس معبود کی بتاؤکہ کیا میرے اورمیرے اہل بیت کے علاوہ کسی اور کی شان میں یہ آیة نازل ہو ئی ہے : (اِنَّمَا یُرِیدُ اللَّہُ لِیُذہِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَہلَ البَیتِ وَیُطہرِّکُم تَطہِیراً)(٢)لوگوں نے جواب دیا نہیں ۔
حضرت علی ننے ابوبکر سے فرمایا تمہیں خداکی قسم ہے بتائو آیة تطہیر میرے اور میری شریک حیات اور میرے بچوں کی شان میں نازل ہو ئی ہے یا تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے ؟جواب دیا :آپ اور آپ کے اہل بیت کی شان میں نازل ہو ئی ہے- (٣)
....

(١) غایةالمرام ص ٢٩٥
(٢) غایةالمرام ص، ٢٩٣
(٣) نو ر الثقلین ج ٤، ص ٢٧١

اعتراض :
لوگو ں کاکہنا ہے کہ آیة تطہیر پیغمبر کی ازواج کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس کے پہلے اور بعد کی آیات پیغمبر کی ازواج کے سلسلے میں ہے یا کم ازکم پیغمبر کی ازواج بھی اس میں شامل ہیں ۔اسی لئے یہ ان کی عصمت کی دلیل نہینہوسکتی ہے کیونکہ کوئی بھی پیغمبر کی ازواج کومعصوم نہیں مانتا ہے ۔

جواب
علامہ سید عبد الحسین شرف الدین نے اس کے چند جواب دیئے ہیں ۔
١۔ یہ اعتراض اور شبہ نص کے مقابلہ میں اجتہا د کرناہے کیونکہ بے شمار روایتیں اس سلسلے میں آئی ہیں جوتواتر کے حد تک ہیں کہ آیة تطہیر پیغمبرۖ فاطمہ زہراۖعلی ، وحسنین کی شان میں نازل ہو ئی ہے ۔
٢۔ اگر آیة تطہیر پیغمبرۖ کی ازواج کی شان میں ہو تی تو مخاطب مونث ہوناچاہئے نہ کہ مذکر ،یعنی آیت اس طرح ہو نی چاہئے " اِنَّمَایُرِیدُ اللَّہُ لِیُذہِبَ عَنکُنَّ الرِّجسَ أَہلَ البَیتِ وَیُطہِّرکُنَّ تَطہِیرا"
٣۔آیة تطھیر اپنے پہلے اور بعد کی آیت کے درمیان جملہ معترضہ کے طور پر ہے اور یہ چیز عربوں میں فصیح مانی جاتی ہے اور قرآن میں بھی آیا ہے: (فَلَمَّا رَأیٰ قَمِیصہُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قالَ اِنَّہ مِنْ کَیدِ کُنَّ اِنَّ کَیدَ کُنَّ عَظِیمُ یُوسُف أَعرِض عَن ہَذا وَاستغفِرِی لِذَنبِکِ انک کُنتِ مِنْ الخَاطِئِینَ) "یُوسُف أَعرِض عَن ہَذا": مخاطب یو سف ہیں اور یہ جملہ معترضہ ہے اور پہلے اور بعد کی آیة میں زلیخا سے خطاب ہے:(١)
آیة تطہیر او رمولا ئے کا ئنا ت اور انکے گیارہ فرزندوں کی عصمت وامامت
مولائے کائنات نے ارشاد فرمایا ہم ام سلمہ کے گھر میں رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے کی آیة تطہیر (اِنَّمَایُرِیدُ اللَّہُ لِیُذہِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَہلَ البَیتِ وَیُطہرِّ کُم تَطہِیرا) نازل ہو ئی۔
رسول خداۖنے فرمایا :یہ آیت آپ اور آپ کے فرزند حسن وحسین علیہما السلام اور ان اماموں کی شان میں نازل ہو ئی ہے جو آپ کی نسل سے آئندہ آئینگے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے بعد کتنے امام ہو نگے ۔؟
حضور اکرمۖ نے فرمایا : میرے بعد آپ امام ہو ں گے اورآپ کے بعد حسن اور حسن کے بعد حسین اور ان کے بعد ان کے فرزند علی پھر علی کے فرزند محمد اور پھر محمدکے فرزندعلی اور علی کے فرزندجعفر اورجعفر کے فرزندموسیٰ ،موسیٰ کے فرزند علی ،علی کے فرزند محمد،ۖمحمدۖ کے فرزند علی ،علی کے فرزند حسن ،حسن کے فرزند حجت امام ہو ں گے ان تمام کے اسماء گرامی اسی ترتیب سے عرش پر لکھے ہیں میننے خدا سے پوچھا یہ کون ہیں ؟جواب یہ تمہارے بعد کے امام ہیں جو پاک اور معصوم اور ان کے دشمن ملعون ہونگے۔ (٢)
....

(١)سورہ یوسف آیة:٢٨۔ ٢٩
(٢) غایة المرام ص ، ٢٩٣

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لہٰذا یہ آیۃ تطہیر چودہ معصوم کی شان میں نازل ہوئی ہے اور رسول خدانے اپنی بے شمار احادیث کے ذریعہ (انشاء اللہ ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کریں گے) لوگوں کویہ بتایا کہ یہ عہدہ امامت قیامت تک انہیں مخصوص حضرات سے مربوط ہے کیو نکہ یہ صاحب عصمت ہیں اور اس عہدے کے تمام شرائط ان کے اندر پائے جاتے ہیں ۔

عصت کے متعلق دوحدیث

عن ابن عبّاس قال سمعت رسول اللّٰہ صلیٰ اللّٰہ وآلہ وسلم یقول : أناوعلیِ والحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین مطھّرون معصومون(۱)ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میننے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور علی ،حسن و حسین اور حسین کی نسل سے ان کے گیارہ فرزندپاک اور معصوم ہیں ۔

قال امیر المومنین :اِنّ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ طھّرنا وعصمنا وجعلنا شھداء علیٰ خلقہ وحجّتہ فی أرضہ وجعلنا مع القرآن وجعل القرآن معنا لانفارقہ ولا یفارقنا(۲)

مولائے کائنا ت نے فرمایا : بیشک خدا نے ہمیں پاک ومعصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق کا گواہ اور زمین پر حجت قرار دیا اور ہمیں قرآن کے ساتھ اورقرآن کو
ہمارے ساتھ رکھا ہے نہ ہم قرآن سے الگ ہو سکتے ہیں نہ قرآن ہم سے الگ ہوسکتا ہے ۔

....

(۱)ینابیع المودة ص ٥٣٤
(۲) اصول کا فی کتاب الحجة

سوالات

۱۔ مولا ئے کائنات کی امامت پر عقلی دلیل بیان کریں ؟
۲۔آیۃ تطہیر سے اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں حدیث سے ثابت کریں ؟
۳۔ آیۃ تطہیر میں پیغمبر کی ازواج شامل کیوںنہیں ہوسکتی ہیں ؟
٤۔ بارہ اماموں کی امامت کے سلسلہ میں مولائے کا ئنات کی حدیث بیان کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

چھبیسواں سبق

قرآن اور مولائے کا ئنات کی امامت

آیۃ ولایت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(اِنَّمَا وَلِیکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہُ وَالَّذِینَ آمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُم رَاکِعُونَ) ایمان والو تمہارا ولی بس اللہ ہے او ر اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جونماز قائم کرتے ہیں اورحالت رکوع میں زکاۃدیتے ہیں۔ (١)
خدا وند عالم نے اس آیت میں لفظ ،،انما،، کے ذریعہ جو انحصار پر دلا لت کرتاہے۔ مسلمانوں کا ولی و سرپرست صرف تین شخصیتوں کوقرار دیاہے خود خدا، پیغمبر اور جو لوگ صاحبان ایمان ہینکہ جونماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

آیۃ کا شان نزول
آیت سے خدا اورسول کی ولا یت میں کسی کو شک نہیں لیکن تیسری ولایت
....

(١) سورہ مائدہ آیۃ: ٥٥

"والذین آمنوا"کے بار ے میں شیعہ اور سنی دونو ں کے یہا ں بے شمار حدیثیں پائی جاتی ہیں کہ یہ آیۃ مولا ئے کا ئنات نکی شان میں نازل ہوئی ہے اس وقت کہ جب انھو ننے حالت رکوع میں اپنی انگو ٹھی سائل کو دے دی شیعوں میں اس سلسلہ مینکوئی اختلاف نہیناوراہل سنت کے علماء میں سے فخر رازی نے تفسیرکبیر میں،زمخشری نے کشاف میں ،ثعلبی نے الکشف والبیان میں، نیشاپوری بیضاوی ،بیہقی ،نظیری اورکلبی نے اپنی اپنی تفسیر وں میں ،طبری نے خصائص میں ، خورازمی نے مناقب ،احمد بن حنبل نے مسند میں ،یہاں تک کہ تفتازانی اورقوشجی نے اتفاق مفسرین کا دعوی کیا ہے غایۃ المرام میں ٢٤ حدیثیں اس سلسلے میں اہل سنت سے نقل کی گئی ہیں ،مزید معلو ما ت کے لئے الغدیر کی دوسری جلد اور کتاب المراجعات ،کی طرف رجوع کریں ۔
یہ مسئلہ اس حد تک مشہور ومعروف تھا اور ہے کہ (پیغمبر کے زمانے کے مشہورشاعر)حسان بن ثابت نے اسے اپنے شعر کے ذریعہ بیان کیااور مولا سے مخاطب ہو کرکہتے ہیں:

فأنتَ الَّذی أعطیت اِذ کنت راکعاً
زکاۃً فَد تک النفس یا خیرراکع
فانزل فیک اللّٰہ خیر ولا یۃ
وبینہا فی محکمات الشرائع

"اے علی آپ نے حالت رکوع میں زکوۃ دی ۔میری جان آپ پر قربان اے بہترین رکوع کرنے والے "۔
خدانے بہترین ولایت آپ کے لئے نازل کی اور قرآن میں اسے بیان فرمایا ،لہٰذا مولائے کائنات تمام مومنین کے ولی مطلق ہیں اور عقل کی رو سے ایسا شخص ابوبکر وعمر وعثمان کا تابع نہیں ہوسکتا ،ہاں اگر یہ افراد مومن تھے تو ا ن کو مولائے کائنات کی اتباع وپیروی کرنی چاہئے ۔

دواعتراض اور انکا جواب
بعض اہل سنت کا کہناہے کہ ولی کے معنی دوست اورساتھی کے ہیننہ کہ رہبر وولی مطلق کے ۔

جو اب :
الف)پہلی بات تویہ کہنا ہی نص آیۃ اورظاھر کے خلاف ہے اس سے ہٹ کر ولی کے معنی عرف عام میں ولی مطلق ،اور اولی بہ تصرف کے ہیں اور دوسرے معنی میں استعمال کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے چونکہ اولی کا لفظ آیت میں(النَّبُّ أَولیٰ بِالمُؤمنِینَ مِن أنفُسھِم)(١)کا لفظ حدیث غدیر میں "من کنت مولاہ" ولایت مطلق پرواضح طور پر دلا لت کرتا ہے ۔
ب) آیۃ ولایت میں لفظ "انما" کے ذریعہ انحصار ہے اور دوستی صرف خدا ورسولؐ اور علی ہی پر منحصر نہیں ہے ۔بلکہ تمام مومنین ایک دوسرے کے دوست ہیں جیسے کہ خدا وند عالم نے فرمایا(المُؤمنُون والمؤمنات بعضھم أولیائُ بَعضٍ)اب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چونکہ دوستی کا انحصار فقط خدا اور رسولؐ وعلی سے مختص نہیں ہے۔ (۲)
....

(۱)الاحزاب آیۃ:٦
(۲) سورہ توبہ آیۃ:۷۱

بلکہ اس کاتمام مومنین سے ہے آیہ اِنَّما وَلِیُّکُم اللہ (میں انحصار کاحکم ہے لہٰذا ولا یت کے معنی رہبر وولی مطلق کے ہیں۔
بعض متعصب اہل سنت نے اعتراض کیاکہ مولائے کائنات جب نماز میں اتنا محو رہتے تھے کہ حالت نماز میں تیر نکلنے کابھی انہیںپتہ نہیں چلتا تھا تو کس طرح ممکن ہے کہ سائل کے سوال کو سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئے ہوں۔

جواب:
یقینا مولا ئے کائنات حالت نماز میں مکمل طور سے خدا کی طرف دھیان رکھتے تھے، اپنے آپ اور ہر مادی شیٔ سے جو روح عبادت کے منافی ہوتی تھی بیگانہ رہتے تھے ۔لیکن فقیر کی آواز سننا اور اس کی مدد کرنا اپنی طرف متوجہ ہونا نہیں ہے بلکہ عبادت میں غرق ہو نے کی دلیل ہے دوسرے لفظوں مینیوں کہا جائے کہ آپ کا یہ فعل عبادت میں عبادت ہے اس کے علاوہ عبادت میں غرق ہونے کامطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اپنے اختیارات کھو بیٹھیں یا بے حس ہو جا ئیں بلکہ اپنے اختیار کے ذریعہ اپنی توجہ اور وہ چیز جوراہ خدا میں سد راہ ہے اس سے اپنے آپ کو الگ کرلیں ۔
یہا ں نمازبھی ایک عبادت ہے اور زکوۃ بھی ،اور دونونخداکی خوشنودی کے راستے ہیں ،لہٰذا مولائے کائنات کومتوجہ ہونا صرف خداکے لئے تھا اس کی دلیل خود آیت کانازل ہو نا ہے ،جو تواتر سے ثابت ہے ۔

آیت اطاعت اولی الامر:
(یَاأَیُّها الَّذینَ آمَنُوا أَطِیعُوا اللهَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ وَأُولِ الأمرِ مِنکُم) "ایمان والواللہ کی اطاعت کرو اوراس کے رسول اورصاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم مینسے ہیں"۔(۱)
اس آیت میں صاحبان امرکی اطاعت بغیر کسی قید و شرط کے خد اوررسول کے اطاعت کے ساتھ واجب قرار دیاہے
شیعوں کانظریہ ہے کہ اولی الامر سے مراد بارہ امام معصوم ہیں اوراہل سنت سے بھی روایت پائی جاتی ہے کہ اس سے مراد امام معصوم ہیں۔
مشہور مفسر ،ابوحیان اندلسی مغربی نے اپنی تفسیر بحارالمحیط ،اور ابوبکر مومن شیرازی نے اپنے رسالہ اعتقادی میں ،سلیمان قندوزی نے ینابیع المو دۃ میں ان روایتوں کو بطور نمونہ ذکر کیا ہے ،شیعوں کی تفسیر وں میں بھی اس آیت کے ذیل مینرجوع کریں منجملہ تفسیر برہان ،نورالثقلین ،تفسیر عیاشی ،اور کتاب غایۃ المرام اوردوسری بہت ساری کتابوں میں آپ رجوع کریں۔یہاں پر بعض احادیث کونقل کررہے ہیں جابر بن عبداللہ انصاری نے پیغمبر اکرمؐسے سوال کیاکہ اولی الامرجن کی اطاعت کا ہمینحکم دیاگیا ہے اس سے مراد کون ہیں۔ ؟
آنحضرت نے جواب میں فرمایا : میرے بعد کے خلیفہ وجانشین جو میری ذمہ داریوں کو سر انجام دینے والے ان میں سب سے پہلے میرے بھائی علی ہیںان
....

(۱)سورہ نساء آیۃ:۵۹

کے بعد حسن وحسین علیہماالسلام پھر علی بن الحسین ان کے بعد محمد باقر (تم اسوقت تک رہوگے اور اے جابر! جب ان سے ملاقات ہو تو انہیں ہماراسلام کہنا)پھرجعفر صادق ان کے بعد موسی کاظم ا ن کے بعد علی الرضا ا نکے بعد محمد جواد پھر علی ہادی ان کے بعد حسن عسکری او ران کے بعد قائم منتظر مہدی میرے بعد امام او ر رہبر ہونگے۔
اسی حدیث کو امام زمانہ کے سلسلے میں تفسیر نورالثقلین کی پہلی جلد میں صفحہ ٤۹۹ میں واضح طور سے بیان کیاہے ،
عن أبی جعفر علیهم السلام: أوصیٰ رسول الله اِلیٰ علی والحسن والحسین علیهم السلام ،ثم قال فی قول اللّٰہ عزّوجلّ :(یَا أَیُّها الَّذینَ آمَنُوا أَطِیعُوا اللّٰہَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ وَأُولِ الأمرِ مِنکُم) قالَ: الأَئِمة مِن وُلِد علیٍ وفاطمه اِلٰی أن تقوم الساعة(۱)
امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مولائے کا ئنات اورحسن وحسین علیہم السلام کی امامت کے لئے وصیت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی ،پھرخد اکے اس قول کی طرف اشارہ کیا"أَطِيعُوااللَّہَ" اورفرمایا:بقیہ امام ،علی و فاطمہ کی اولا د سے ہونگے یہانتک کہ قیامت آجائے گی لہٰذا اولی الامر کی اطاعت کاتذکرہ جس آ یت میں ہے وہ چند طریقوں سے مولائے کائنات امیرالمومنین ناورانکے گیارہ فرزندوں کی امامت پر دلالت کرتی ہے اولی الامر کی اطاعت خدا ور رسول کی اطاعت کے ساتھ ہے چونکہ اطاعت مطلق طور پرواجب ہے لہٰذا انہیں پہچانناضروری ہے ۔
جس طرح خد انے رسول خدا کی اطاعت کو واجب کرکے خود رسول کو معین
....

(١) تفسیر نورا لثقلین ج ١ ص٥٠٥، دلائل امامت ٢٣١

کردیا اسی طرح جب اولی الامر کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے تو ضروری ہے کہ انہیں بھی معین کرے ورنہ تکلیف مالایطاق ہوجا ئے گی(یعنی جسے ہم نہیں جانتے اس کی اطاعت ہمارے امکان سے با ہر ہے) بے شمار روایتوں نے آیت کے شان نزول کو مولائے کا ئنات اور ان کے گیا رہ فرزندو ں سے مختص کیاہے ۔

علی کی امامت اورآیت انذار وحدیث یوم الدار

حدیث یوم الدار

پیغمبر اسلامؐکو بعثت کے تیسرے سال میں حکم ہوا کہ دعوت اسلا م کو علی الاعلان پیش کریں :وَأَنذِر عَشِيرَتَکَ الأَقرَبِينَ: (١)(اپنے قریبی رشتے داروں کوانذار کرو ،ڈرائو) اس حکم کے ساتھ پیغمبر اسلام نے اپنے رشتے داروں کو جناب ابوطالب کے گھر میں اکٹھا کیا اورکھانے کے بعد فرمایا :اے عبد المطلب کے فرزندو! خد اکی قسم میں عرب میں کسی کو نہیں جانتاکہ اپنی قوم وقبیلہ کے لئے اس سے بہترچیز جو میں پیش کر رہا ہو ں اس نے پیش کی ہو ، میں دنیااور آخرت کی فلاح وبہبودی تمہارے لئے لایاہوں اورخدا نے حکم دیا ہے کہ میںتمہیں اس کی توحید اور اس کی وحدانیت اوراپنی رسالت کی طرف دعوت دوں،تم میں سے کون ہے؟ جو اس سلسلے میں میری مددکرے گاتاکہ وہ میرا بھائی میراولی وجانشین بن سکے ۔
کسی نے اس جانب کو ئی توجہ نہیںدی ۔پھر مولائے کائنات کھڑے
....

(١)سورہ شعراء آیة:٢١٤

ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں حاضر ہو ں ،اس سلسلہ میںآپ کا ناصر ومددگار ہوں یہاں تک تین مرتبہ پیغمبر نے اس جملہ کی تکرار کی،اور علی کے علاوہ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا ، اس وقت پیغمبرؐ نے حضرت کے گلے میں باہیں ڈال کے فرمایا : اِنَّ هذا أَخِي وَوصِيِّ وخليفتي فيکم فاسمعوا له وأطيعوه بیشک یہ میرابھائی ہے تم لوگوںمیں میراوصی وجانشین ہے اس کی باتو ں کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔
اس حدیث کو اہل سنت کے علماء کرام جیسے ابن ابی جریر ، ابو نعیم ،بیہقی ،ثعلبی ابن اثیر ،طبری اور دوسرے بہت سے علماء نے نقل کیا ہے ،مزید معلومات کے لئے کتاب المراجعات کے صفحہ ١٣٠ کے بعد اور احقاق الحق ج٤ کے ص ٦٢نیزاس کے بعد ملاحظہ فرمائیں ،یہ حدیث واضح طورپر علی کی ولا یت وامامت کو ثابت کرتی ہے ۔

سوالات
١۔ آیت ولا یت "انما ولیکم اللہ" کے ذریعہ مولائے کا ئنا ت کی امامت کو کیسے ثابت کریں گے ؟
٢۔" انما ولیکم" میں ولی کس معنی میں ہے اور اس کی دلیل کیاہے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔ اطاعت اولی الامر کی دلالت کوبیا ن کریں ؟
٤۔ آیة انذار اور حدیث یوم الدار سے کس طرح مولائے کائنات کی امامت پر استدلال کریں گے ؟

ستائسواں سبق

مو لا ئے کا ئنا ت کی امامت اور آیة تبلیغ

(یَاأَیُّها الرَّسُولُ بَلِّغْ مَاأُنزِلَ اِلیکَ مِنْ رَبِّکَ وَاِنْ لَمْ تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتہُ وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہ لَا یَھدِی القَومَ الکَافِرِین)اے پیغمبر! آپ اس حکم کوپہنچادیں جوآپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیاگیا ہے اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کہ اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا (۱)۔
خطاب کا انداز بتا رہا ہے کہ کو ئی اہم ذمہ داری ہے کہ جس کے چھو ڑنے سے رسالت ناقص ہو جائیگی اور یہ آیت یقینا توحید یا جنگ یادوسری چیزوں کے واسطے نہیں تھی چونکہ اس آیت کے نازل ہو نے سے پہلے یہ تمام مسائل حل ہو چکے تھے کیونکہ یہ آیت پیغمبر کی زندگی کے آخری وقت میں نازل ہو ئی ہے بغیر کسی شک کے یہ آیت مسئلہ امامت اور جانشین پیغمبر سے متعلق ہے۔ یہا نتک کہ اہل سنت کے بے شمار علماء ،مفسرین اور مورخین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مذکو رہ آیت
....

(۱)سورہ مائدہ آیة: ٦٧

واقعہ غدیر اور مولا ئے کا ئنا ت کے لئے نازل ہوئی ہے مرحوم علامہ امینی نے اپنی کتاب مقدس الغدیر میں حدیث غدیرکو ۱۱۰ صحابہ سے اور ۳٦۰ بزرگ علماء اور مشہو ر اسلا می کتابو ں سے نقل کیاہے اورکسی نے اس حدیث کے صدور پر شک نہیں کیا ہے اگر آیة تبلیغ اور حدیث غدیر کے علا وہ کوئی دوسری آیت یا حدیث نہ بھی پا ئی جاتی تب بھی مولائے کا ئنات کی خلا فت بلا فصل کو ثابت کرنے کے لئے یہی دوآیتیں کا فی تھیں اس کے باوجود بے شمار آیتیں مولا ئے کا ئنا ت اور ان کے فرزندوں کی امامت کے سلسلہ میں نازل ہو ئی ہیں اورہمارا اعتقاد ہے کہ پوراقرآن مفسر اہل بیت ہے اور اہل بیت مفسر قرآن ہیں اور حدیث ثقلین کی نظر سے یہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ،اس سلسلہ میں روائی تفسیروں مینمن جملہ نورالثقلین ،تفسیر برہان ،تفسیر عیاشی اور کتاب غایة المرام او ر دوسری بہت سی کتابو ں میں دیکھ سکتے ہیں ہم یہیں پر اس بحث پر اکتفا کرتے ہو ئے بحث کو مکمل کرنے کے لئے مشہور حدیث غدیر کو نقل کرتے ہیں ۔

مولا ئے کا ئنات کی امامت اور حدیث غدیر

پیغمبر اسلامؐ ۱۰ھمیں مکہ کی طرف حج کے قصد سے گئے یہ پیغمبرؐ کا آخری حج تھا لہٰذا تاریخ میں اسے حجة الوداع بھی کہتے ہیں اس سفر میں پیغمبر کے ساتھ ایک لا کھ بیس ہزار صحابی تھے مدینہ کی طرف واپسی پر ۱۸ ذی الحجہ کو غدیر خم (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے) میں جبرئیل نازل ہو ئے او ر اس آیت کو پیش کیا (یَاأَیُّھاالرَّسُولُ بَلِّغْ مَاأُنزِلَ اِلیک مِنْ رَبِّک وَاِنْ لَمْ تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتہُ وَاللّٰہُ یَعصِمُک مِنَ النَّاس اِنَّ اللّٰہ لَا یَھدِی القَومَ الکَافِرِین)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قبل اس کے کہ مسلمان یہا ں سے جداہو ں پیغمبر اسلامؐ نے سب کو رکنے کاحکم دیا جوآگے بڑھ گئے تھے انہیں پیچھے بلا یا اورجو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظارکیا بہت گرم اور جھلسا دینے والی ہوا چل رہی تھی مسلمانوں نے نماز ظہر پیغمبر اسلام کی امامت میں ادا کی، نماز کے بعد آنحضرت نے طویل خطبہ پڑھااور اس کے ضمن میں فرمایا :میں جلد ہی خدا کی دعوت پر لبیک کہنے والا ہوں اور تمہارے درمیان سے چلاجاؤ ں گا پھر فرمایا :اے لوگوں! میری آواز سن رہے ہو سب نے کہا ،ہاں ، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا :یَا أَیُّھاالنَّاس مَن أولَیٰ النّاس بالمُؤمنین من أ نفسھم اے لوگو! مومنین کے نفوس پر کون زیادہ حقدار ہے ، سب نے ایک آواز ہوکر کہا خدا اوراس کا رسول بہتر جانتا ہے حضرت نے فرمایا خدا میرا رہبر ومولاہے اور میں مومنین کارہبر ومولاہوں او رمومنین پر ان سے زیادہ میراحق ہے پھر مو لا ئے کا ئنا ت کو ہاتھو ں پہ بلند کیا اور فرمایا: "مَنْ کنت مولاہ فعلّمولاہ"جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں اس جملہ کو تین بار دہرایا پھر آسمان کی طرف سر کو بلند کیا اور فرمایا:"اللَّھمَّ والِ مَن وَالاہ وعاد مَنْ عاداہ وانصر من نصرہ واخذل مَن خذلہٗ"خدا یا! تو اس کو دوست رکھ جو اس (علی)کو دوست رکھے تو اس کی مدد کر جو اس کی مددکرے تواس کو رسواوذلیل کر جوان کی عزت نہ کرے پھر فرمایا : تمام حاضرین غائبین تک یہ خبر پہونچا دیں ابھی مجمع چھٹا نہیں تھا کہ جبرئیل نازل ہو ئے اور اس آیت کی پیغمبر پر تلا وت کی :(الیَومَ أکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَأتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِ وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسلاَمَ دیناً)"آج میں نے تمہارے لئے دین کوکامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کوتم پر تمام کر دیاہے او رتمہارے دین اسلام سے راضی ہوگیا"۔ (١)

اسی وقت پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا :اللّٰہُ أکبرُ اللّٰہ أکبرُ علیٰ اِکمال الدّین واِتمام النّعمة ورضیٰ الرّب برسالتِوالولایة لعلیّ مِن بعدیِ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے دین کو کامل کرنے ،اور اپنی نعمتوں کے تمام کرنے اورمیری رسالت پر راضی ہونے ،اور میرے بعد علی کی ولایت پر راضی ہو نے پر ، اسی وقت لوگو ں کے بیچ ایک خبر گشت کرنے لگی او ر تمام لوگ مولائے کائنا ت کو اس مقام و منزلت پر مبا رک باد پیش کرنے لگے یہاں تک عمر نے لوگو ں کے درمیان مولا ئے کا ئنا ت سے کہا: "بخِ بخِ لَک یابنَ أَبي طالب أصبحتَ وأمسیتَ مولايِ ومولیٰ کُلّ مُؤمن ومؤمنة"مبارک ہو مبارک اے ابو طالب کے بیٹے آپ کی صبح وشام اس حالت میں ہے کہ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہیں اس حدیث کو مختلف الفاظ میں کبھی تفصیل کے ساتھ کبھی اختصار سے بے شمار علماء اسلام نے نقل کیا ہے اس حد تک کہ کسی کو بھی اس کے صادر ہونے پر شک نہیں ہے مرحوم بحرانی

....

(١)سورہ مائدہ آیة:٣

نے اپنی کتاب غایة المرام میں اس حدیث کو ٨٩ سند کے ساتھ اہل سنت سے اور٤٣ سند کے ساتھ شیعہ سے نقل کیاہے اوراس سلسلہ میں بہترین کتاب جولکھی گئی ہے وہ "الغدیر "ہے جسے علامہ امینی نے بے انتہا زحمتوں کے بعد لبا س وجود عطا کیا ہے ۔

لفظ مولا کے معنی پر اعتراض اور اس کا جو اب

جب بعض نے یہ دیکھا کہ حدیث کی سند انکا ر کے قابل نہیں تو لفظ مولا کے معنی میں شک ایجاد کیا اور کہنے لگے کہ یہ دوست کے معنی میں ہے ۔

جو اب :

دس دلیلوں کی بنا پر لفظ مولی صرف ولا یت ورہبری کے معنی میں ہے اور دوست کے معنی ہر گز نہیںہو سکتے ۔

١۔ خو د پیغمبر اسلام نے علی کے تعارف سے قبل فرمایا :"مَنْ أولیٰ النّاس بالمؤمنین مِن أنفسھم" اور پھر یہ جملہ"من کنت مولاہ فعلی مولاہ" ' فرمایا توپھر جس طرح پہلا جملہ ولا یت کے لئے ہے ، دوسرے کو بھی اسی طرح ہو نا ضروری ہے تاکہ دونو ں جملہ میں ربط باقی رہے ۔

٢۔ آیة تبلیغ جو مولا ئے کا ئنا ت کو پہنچوانے سے قبل نازل ہو ئی پیغمبر سے خطاب کرکے فرمایا : اگر آپ نے یہ نہ کیاتوگویا اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا،کیا اگر پیغمبرؐ علی سے دوستی کا اعلان نہیں کرتے تو رسالت ناقص رہتی ؟ جبکہ متعدد بار رسول اسلا م حضرت علی سے بے انتہا محبت اور دوستی کا اظہار کر چکے تھے یہ کو ئی نئی بات نہیں تھی ۔

٣۔ کیا یہ بات معقول ہے کہ وہ پیغمبر جسے" مَایَنطِقُ عن الھَویٰ"کا خطاب ملا ہو ا س سخت گرمی میں ہزاروں لوگو ں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوروک کر کہے :اے لوگو ں جس کا میں دوست ہو ں علی بھی اس کے دوست ہیں۔ ؟
٤۔ جو آیتیں علی کے تعارف کے بعد نازل ہوئیں ہیں جیسے الیوم ... آج دین کامل ہوگیا نعمتیں تم پر تمام کردیں او رتمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنادیا۔(١) دوسری آیت الیَومَ یَئِس الّذین کَفَرُوا....اور کفار تمہارے دین سے مایوس ہوگئے (٢) یہ تمام چیزیں کیا اس بناپر تھیں کہ پیغمبر نے علی کو دوست بنایا تھا۔ ؟
٥۔ وہ تمام خو شیاں اور حتی عمر کی مبارکبادی صرف پیغمبر اور علی کی دوستی کی وجہ سے تھی کیا یہ کوئی نئی بات تھی۔ ؟
٦۔پیغمبر اسلام اورائمہ معصومین نے یوم غدیر کومسلمانوں کے لئے سب سے بڑی عید قرار دیا ہے تاکہ ہر سال یہ واقعہ زندہ رہے کیا صرف دوستی کااعلان کرنا ان تمام چیزوں کا باعث بنا کہ اسے سب سے بڑی عید قرار دے دیا جائے ۔؟
٧ ۔تعارف کرانے سے پہلے آیت آئی "واللہ یَعصِمُک مِنْ النَّاسِ"کیا پیغمبر اسلام علی سے دوستی کا اعلا ن کرنے سے ڈر رہے تھے کہ خدا کو کہنا پڑا کہ خدا آپ کو دشمنو ں کے شر سے محفوظ رکھے گا یاامامت اورجانشینی کااہم مسئلہ تھا۔ ؟
٨۔ شعراء اور ادیبوں نے اس وقت سے لے کر آج تک جو اشعار غدیر کے سلسلہ میں کہے ہیں ان سب نے خطبہ غدیر کو ولا یت اور امامت مولائے کا ئنات

....

(١) سورہ مائدہ آیة٣
(٢) سورہ مائدہ آیة ٣

سے مرتبط ماناہے اور مولائے کائنات کی جانشینی کو بیان کیاہے ان اشعار کا تذکرہ علامہ امینی نے اپنی کتاب الغدیر کی پہلی جلد میں کیا ہے۔ ؟
٩۔ مولائے کائنات اور دوسرے ائمہ معصومین نے بہت سی جگہوں پر حدیث غدیر کے ذریعہ اپنی امامت ثابت کی ہے اور سب نے ان کے کلام سے ولایت ورہبری کو جانا،قائل ہوئے اور قبول کیا ۔
١٠۔ مرحوم علامہ امینی نے الغدیر کی پہلی جلد کے ص ٢١٤ پر اہل سنت کے مشہو ر مفسر ومورخ محمد جریر طبری سے نقل کیاہے کہ پیغمبر اسلام نے آیت تبلیغ کے نازل ہونے کے بعد فرمایا : کہ جبرئیل خداکی طرف سے حکم لائے ہیں کہ اس جگہ رک کرسبھی اورسب کالے اور گورے کو بتادیں کہ: علی ابن ابی طالب میرے بعد میرے بھائی میرے وصی و جانشین اورامام ہیں۔

سوالات
١۔آیۃتبلیغ مولائے کائنات کی امامت پر کیوں کر دلالت کرتی ہے ؟
٢۔ حدیث مقدس غدیر کا خلاصہ بیان کریں ؟
٣۔کیوں لفظ مولا حدیث غدیر میں صرف ولایت اور رہبری کیلئے آیا ہے ؟

اٹھائیسواں سبق

حضرت مہدی ں (قسم اول)

امامت کی بحث کے بعد ،امام زمانہ کے سلسلہ میں اب مختصر سی بحث ضروری ہے کچھ روایتیں جواہل سنت کے یہاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پائی جاتی ہیں پہلے ان کاذکر کرتے ہیں تاکہ وہ رواتینان کے لئے دلیل بن سکیں ۔
قال رسول اللّٰہ :یخرجُ فی آخرالزمان رجل من ولدیِ اسمہ کاسمیِ وکنیتہ ککنیتیِ یملأ الأرض عدلًا کما ملئت جوراً فذلکَ هوالمهدیِ :آخر زمانے میں ہماری نسل سے ایک ایساشخص قیام کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا اور جس کی کنیت میری کنیت ہوگی ، اوروہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اوروہی مہدی علیہ السلام ہیں۔ (۱)
قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ:"لولم یبق من الدهر اِلّا یوم لبعث اللّٰہ رجلاً مِن اهل بیتی یملأها عدلاً کما مُلئت جَوراً" اگر اس دنیاکے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہے گا تو اس دن بھی خدا وند عالم میرے اہل بیت سے ایک شخص کومبعوث کرے گا تاکہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے جس
....

(۱) التذکرہ ص۲۰٤ ۔منہا ج السنہ ص ۲۱۱.

طرح ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی ۔(۱)
قال رسول اللّٰہ : "لا تذهب الدّنیا حتی یقوم مِن أمتیِ رجل من ولد الحُسین یملأ الأرض عدلاً کما مُلئت ظلماً "اس دنیا کا اختتام اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ ہماری امت سے ایک شخص قیام نہ کرے جو نسل امام حسین سے ہو گا وہ زمین کوعدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہو ئی ہوگی ۔(۲)
شیعہ مصنفین نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میںبے شمارروایتیں حضرت مہدی کے حوالے سے نقل کی ہیں ۔لیکن مطلب روشن ہونے کی خاطر انہیں نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

حضرت مہدی ں کی مخفی ولا دت
حضرت حجت بن الحسن المہدی کی ولا دت پندرہ شعبان ۲۵۵ ھ کوہوئی ماں کا نام نرجس اورباپ کا نام امام حسن عسکری ہے ۔مخفی ولا دت کاسبب یہ تھا کہ امام کی ولا دت ایسے زمانے میں ہوئی جب عباسی دور خلافت کے ظالم وجابر اسلامی حکمران ملکوں پر قابض تھے وہ بہت سی حدیثوں کے ذریعہ جانتے تھے کہ امام حسن عسکری کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو ظالم اور ستمگر حکومتوں کوجڑ سے اکھاڑ پھینکے گا لہٰذا وہ اس تاک میں تھے کہ قائم آل محمد کی ہر نشانی کومٹادیں، اسی لئے متوکل عباسی نے ۲۳۵ ھ ق میں حکم دیا کہ حضرت ہادی اور ان کے رشتہ داروں کو مدینہ سے سامرہ
....

(۱)ینابیع المودۃ ،ج۳،ص۸۹ سنن سجستانی ،ج ٤ ص ۱۵۱ مسند ، ج ۱ ص ۹۹ نورالابصار ،ص۲۲۹
(۲) مودۃ القربی ،ص ۹٦ ینابیع المودۃ ص ٤۵۵

(حکومت کے پایہ تخت) میں لایا جائے اور عسکر نامی محلے میں مستقر کر کے ان پر کڑی نظر رکھی جائے معتمد عباسی امام حسن عسکری کے اس نومولددفرزندکاشدت سے انتظار کررہا تھا اور اس نے اپنے جواسیس اور دائیوں کو اس امرکے لئے معین کرد یاتھا تاکہ علویونکے گھروں خاص کر امام حسن عسکری کے گھرکا وقتا فوقتا معاینہ کریناور اگر کوئی بچہ ملے جس پر منجی بشریت کاگمان ہوتو اسے فوراً قتل کردیا جائے اسی لئے احادیث معصومین میں امام زمانہ کی مخفی ولا دت کو جناب موسی کی ولادت سے تشبیہ دی گئی ہے اور اسی خاطر ان کی ماں کاحمل ،موسی کی ماں کی طرح ظاہر نہیں ہوا او ر کسی کو علم نہیں تھا ،حتیٰ حکیمہ خاتون (امام حسن عسکری کی پھوپھی) کو بھی علم نہیں تھاجب نیمہ شعبان کی رات امام نے ان سے کہا ،آج رات یہیں ٹھہریں (چونکہ آج وہ بچہ آنے والا ہے جس کا وعدہ کیاگیا ہے) تو انھوں نے تعجب کیا،کیونکہ نرجس خاتون میں حمل کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے جب امام زمانہ کی ولا دت ہوئی تو ان کے والد انہینلوگونکی نظروں سے چھپا کے رکھتے تھے ،صرف اپنے مخصوص اصحاب کو انکی زیارت کرائی ۔
شیخ صدوق اپنی کتاب اکمال الدین میں احمد بن حسن قمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ امام حسن عسکری کے یہاں سے ایک خط ہمارے دادا (احمد بن اسحق) کے پاس آیا ،جس میں لکھا تھا :ہمارے یہاں بچہ پیداہواہے لیکن یہ خبر لوگوں سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھپی رہے کیونکہ اس بات سے ہم صرف اپنے اصحاب اور قریبی رشتہ داروں کو ہی مطلع کررہے ہیں ۔

امام زمانہ کی خصوصیت
۱۔امام زمانہ کانورائمہ کے نور کے درمیان اس ستارہ کی مانند ہو گا جوکواکب کے درمیان درخشاں ہو تا ہے ۔
۲۔ شجرہ شرافت ،پدر کے ذریعہ ائمہ علیہم السلا م اور پیغمبراکرمؐتک او رماں کے ذریعہ قیصر روم اورشمعون الصفا حضرت عیسیٰ علیہ السلا م کے وصی سے ملتا ہے ۔
۳۔ولا دت کے روز امام زمانہ کو عرش لے جا یا گیا اور خدا کی جانب سے آواز آئی، مرحبا اے میرے خاص بندے ،میرے دین کی مدد کرنے والے ،میرے حکم کوجاری کرنے والے ،اور میرے بندوں کی ہدایت کرنے والے ۔
٤۔نام اورکنیت رسولؐکے نام اورکنیت پر ہے ۔
۵۔ وصی کا سلسلہ امام زمانہ پر ختم ہے ،جس طرح پیغمبر اسلام خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح امام زمانہ خاتم الا وصیاء ہیں ۔
٦۔ ابتدائے ولا دت سے ہی روح القدس کے سپرد ہیں ، مقدس فضا اورعالم انوار میں تربیت ہوئی اٹھنا بیٹھنا مقدس ارواح اور بلند ترین لوگو ں کے ساتھ ہے ۔
۷۔ کسی ظالم وجابر کی بیعت نہ کی تھی، نہ کی ہے اور نہ کریں گے۔
۸۔امام زمانہ کے ظہور کی عجیب وغریب ،زمینی او رآسمانی نشانیاں ظاہر ہوں گی ،جوکسی حجت کے لئے نہیں تھیں ۔
۹۔ ظہور کے قریب آسمان سے ایک منادی آپ کے اسم گرامی کو پکا رے گا ۔
۱۰ ۔وہ قرآن جو امیرالمومنین نے پیغمبر کے انتقال کے بعد جمع کیا تھا اور محفوظ رکھا تھا وہ امام کے ظہو ر کے وقت ظاہر ہوگا ۔
۱۱۔ عمر کا طولا نی ہونا یاشب وروز کی گردش سے آنجنا ب کے مزاج یا اعضاء وجوارح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔اور جب سرکار کاظہور ہوگا توآپ ایک چالیس سالہ جوان کی مانند نظر آئیں گے ۔
۱۲۔ ظہور کے وقت زمین اپنے تمام خزانے اور ذخیرے کو اگل دے گی ۔
۱۳ ۔لوگو ں کی عقل سرکار کے وجود کی برکت سے کامل ہوجائے گی ،اور آپ لوگو ں کے سروں پر ہاتھ پھیریں گے جس سے لوگونکے دل کا کینہ وحسد ختم ہوجائے گااورلوگوں کے دل علم سے لبریز ہوں گے ۔
١٤۔ آپ کے اصحاب کی عمر کافی طولانی ہوگی ۔
۱۵۔مرض ،بلاء ،مصیبت، کمزوری، غصہ، یہ تمام چیزیں آپ کے اصحاب کے جسم سے ختم ہوجائے گی اور ان کے اصحاب مینہر ایک کی طاقت چالیس جوان کے برابر ہوگی ۔
١٦۔آپ کی حکمرانی اور سلطنت مشرق سے مغرب تک پوری دنیا پر ہوگی ۔
۱۷۔ پوری دنیا عدل وانصاف سے بھر جائے گی ۔
۱۸۔بعض مردے زندہ ہوکر آپ کے ساتھ ہوجا ئیں گے منجملہ ۲۷افراد اصحاب موسی سے اور ۷ آدمی اصحاب کہف سے یوشع بن نون ،سلمان ،ابوذر،مقداد مالک اشتر یہ لوگ تمام شہروں میں حاکم ہوں گے ۔ اور جو بھی چالیس صبح دعائے عہد پڑھے گا اس کا شمار امام کے ساتھیوں میں ہوگا او راگر حضرت کے ظہور سے پہلے انتقال کر گیا تو خدا وند عالم اسے زندہ کرے گا تاکہ امام کی خدمت مینحاضری دی سکے۔
۱۹۔ وہ تمام الٰہی احکام جو ابھی تک نافذ نہیں ہو سکے نافذ ہوں گے ۔
۲۰۔علم کے تمام۲۷ حروف ظاہر ہوجا ئینگے ۔اور امام کے ظہور تک صرف دو حرف ظاہر ہو ئے ہونگے ۔
۲۱۔ کفا ر ومشرکین سے تقیہ کا حکم ،آپ کے زمانہ میں ہٹا لیا جائے گا۔
۲۲۔ کسی سے گواہی یا دلیل نہیں مانگی جائے گی،امام خود حضرت داود کی طرح اپنے علم امامت سے فیصلہ کریں گے ۔
۲۳۔ با رش، درخت ، ہریالی ،میوہ جات اور دوسری نعمتیں بے شمار ہوں گی۔
۲٤۔آپ کی مدد کے لئے جناب عیسی آسمان سے اتریں گے اور آپ کے پیچھے نما ز پڑھیں گے۔
۲۵۔ ظالموں کی حکومت اور جابروں کی سلطنت کا خاتمہ ہوجائے گا ۔

لِکلِّ اُناس دولة یرقبونها
ودولتنا فی آخر الدَّهر تظهر

روایت میں ہے کہ امام صادق ہمیشہ اس شعر کو زمزمہ کیا کرتے تھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ترجمہ: (تمام لوگو ں کے لئے ہرزمانہ مینحکومت ہے جس پر وہ نظر جمائے ہیں اور ہماری حکومت آخری زمانہ میں ہوگی) امام زمانہ کی حکومت آنے پر تمام ائمہ معصومین رجعت فرمائیں گے۔ (۱)

....

(۱) یہ ان خصوصیات کا خلا صہ ہے جنہیں محدث قمی نے منتھی الاما ل میں نقل کیا ہے ۔

سوالات

۱۔پیغمبر اسلامؐ سے ایسی روایت بیان کریں جوآپ کے ظہور اور آفاقی عدالت پر دلا لت کرتی ہے ؟

۲۔ امام زمانہ کی ولا دت مخفی کیوں تھی ؟

۳۔ امام زمانہ کی خصوصیات بطور خلا صہ بیان کریں ؟

امام زمانہ کے شکل وشمائل (دوسری فصل)

روایت میں ہے کہ امام زمانہ رسول اللہ سے بہت زیادہ مشابہ ہوں گے اور آپ کے شکل وشمائل کے حوالے سے جو کچھ تاریخ میں درج ہے وہ یہ ہیں۔

۱سفیدی وسرخی کا سنگم نورانی چہرہ۔

۲۔ رخسار مبارک گندمی لیکن شب زندہ داری کے باعث زردی مائل۔

۳۔ کشادہ اور تابناک پیشانی۔

٤۔ بھویں آپس میں متصل اور ناک ستواں۔

٥دلکش چہرہ ۔

٦۔ ریش مبارک اور سر کے بالوں کی سیاہی پر رخ زیبا کانور غالب ہوگا۔

۷۔ داہنے رخسار پر ایک تل ہوگا۔

۸سامنے کے دندان مبارک میں (رسول خدا کی مانند) شگاف ہوگا (جو حسن کو دوبالاکردے گا) ۔

۹ ۔ آنکھیں سیاہ وسرمئی اور سرپر ایک نشان ہوگا ۔

۱۰۔ بھرے اور کشادہ شانے ۔

۱۱۔ روایت میں ہے کہ "المهدِّ طاووس أهلَ الجَنَّةِ وجهہ کالقمر الدری علیہ جلابیب النور" امام زمانہ اہل بہشت کے لئے طائووس (مور) کی طرح ہیں آپ کاچہرہ چاند کی طرح منور اور جسم پر نورانی لباس ہوگا ۔

۱۲۔ نہ دراز نہ پستہ بلکہ میا نہ قد ہونگے ۔

۱۳۔ قدوقامت ایسا اعتدال وتناسب کے سانچہ میں ڈھلا ہوگا کہ چشم عالم نے اب تک نہ دیکھا ہوگا ۔"صلی اللہ علیہ وعلی آبائہ الطاہرین "

امام زمانہ کی غیبت صغریٰ

غیبت صغریٰ کا آغاز آپ کے پدر بزگوار کی شہا دت اور ان پر نماز پڑھنے کے بعد ہو ا ۔اس غیبت میں امام زمانہ نے اپنے لئے خصوصی نائب چنے جن کے ذریعہ شیعوں کی ضروریات اور ان کے سوالات کا جواب دیتے تھے کچھ دن تک چار نمایندے ایک کے بعد ایک آپ کاحکم اور جو اب لے کر شیعوں تک پہنچاتے تھے ۔

امام کے پہلے نائب خاص :ابو عمر عثمان بن سعید العمری الاسدی تھے جن کی نیابت ۲٦۰ھ سے شروع ہوکر ۲۸۰ھ پر ختم ہو گئی ۔

دوسرے نائب :ان کے بیٹے محمد بن عثمان العمری تھے جو باپ کے انتقال کے بعد ۲۸۰ ھ سے ۲۰۵ ھتک نائب تھے ۔

تیسرے نائب :ابوالقاسم الحسین بن روح نو بختی جن کی نیابت ۳۰۵ ھ سے لے کر ۳۲٦ھ تک تھی ۔

چوتھے نائب :ابو الحسن علی بن محمد سمری ۳۲٦ھ سے لے کر ۳۲۹ ھتک تھے او ر اسی سال ۱۵شعبان کو انتقال کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گئے ۔
ان حضرات کے نیابت کی جگہ بغداد تھی اور یہ سب بغداد میں ہی مدفون ہیں اس کے بعد غیبت کبریٰ کا آغاز ہوجاتا ہے۔

امام زمانہ کی غیبت کبریٰ
امام زمانہ کی غیبت کبری علی بن محمد سمری کے انتقال سے چھ دن قبل امام زمانہ کی جانب سے توقیع شریف جاری ہوئی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا علیِّ بن محمّد ا لسّمری أعظم اللّٰہ أجر اخوانک فیک فاِنّک میت ما بینک وبین ستة أیام فاجمع أمرک ولا توص اِلیٰ أحد فیقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبة التامة فلا ظہور اِلاّ بعد اِذن اللّٰہ تعالیٰ ذکرہ و ذلک بعد طول الأمد وقسوة القلوب وامتلاء الأرض جوراً وسیاتی من شیعتي مَن یدعيِ المشاھدة الا فمن ادعیٰ المشاھدة قبل خروج السّفیانيِ والصیحة فھوکذّاب مفترّ ولا حول ولا قوة اِلّا باللّٰہ العَلِّی العظیم.
اے علی بن محمد سمری! "خدا تمہاری موت پر تمہارے بھائیوں کو صبر اور اجر عظیم عطا کرے اب سے چھ دن کے اندر تمہارا انتقال ہوجائے گا ،لہٰذا اب تم اپنے امور کو مرتب کرلو اور آئندہ کے لئے کسی کو اپنا وصی مقرر نہ کرنا،جو تمہارے انتقال کے بعدتمہارا جانشین قرار پائے کیونکہ اب غیبت تامہ (کبری) کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے اور اب اس وقت ظہور ہوگا جب خدا کا حکم ہو گا اوریہ ایک طویل مدت اوردلو ں کے سخت ہوجانے اور زمین کے ظلم سے بھر جانے کے بعد ہی ہو گا ۔آئندہ زمانے میں ہمارے شیعو ں میں سے بعض اس بات کا دعوی کریں گے کہ ہم نے امام زمانہ کو دیکھا ہے لیکن جو شخص سفیانی کے خروج اور آسمانی آواز سے پہلے مجھے دیکھنے کا دعوی کرے وہ جھوٹا اور افترا پرداز ہے اور کوئی طاقت وقوت نہیں سوائے بلند وعظیم خد اکے"۔ (١)
لہٰذا اب لوگ غیبت کبری میں علماء مجتہدین کی طرف رجوع کریں جیسا کہ خود امام زمانہ نے اسحاق بن یعقوب کے مسئلہ کے جواب میں جومحمد بن عثمان بن سعید سمری کے ذریعہ امام تک پہنچاتھا ۔آپ نے فرمایا : "وأمّا الحوادث الواقعة فارجعوا فیھااِلیٰ رواة أَحادیثنا فاِنّھُم حُجَّتِی علیکم وأنا حُجّة اللّٰہِ علیھم" ا ب اگر کوئی نیا مسئلہ درپیش ہوجا ئے تو اس میں راویان حدیث کی جانب رجوع کرنا کیونکہ یہ ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں اور ہم خدا کی طرف سے ان کے لئے حجت ہیں۔
"اللّٰھمَّ عَجّل فَرجہ واجعلنا من أعوانہ وأنصارہ" (آمین) (٢)
....

(١) منتھی الامال نقل از شیخ طوسی وصدوق ۔(٢)بحث امامت کی تدوین و ترتیب میں حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ؛ بحارالانوار ، حق الیقین مرحوم مجلسی ؛ اثبات الھدی، شیخ الحر عاملی ؛ المراجعات شرف الدین ، بررسی مسائل کلی امامت ابراہیم امینی اصول اعتقادرا این گونہ تدریس کنیم ، امامی ، آشتیانی ، حسنی) کتابھا ، عقائد آقایان مکارم شیرازی ، سبحانی استادی ری شہری، قرأتی کلمة الطیب ، مرحوم طیب.

سوالات
١۔امام زمانہ کے شمائل کو مختصر طور پر بیان کریں ؟
٢۔ غیبت صغری کسے کہتے ہیں اور یہ کب تک جاری رہی ؟
٣۔نواب اربعہ کے نام بتائیں ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انتیسواں سبق

ولایت فقیہ

عربی میں ولا یت کے دومعنی بیان کئے گئے ہیں ١۔رہبری اور حکومت
٢ ۔ سلطنت (١)جب ولایت کسی فقیہ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی معاشرہ کی راہنمائی اور ان کی رہبری ہے اگر اسلام کے سیاسی نظام کی شرح کی جائے اور اس کے سیاسی پہلوئوں کو اجاگر کیاجائے تواس صورت میں ولایت فقیہ غیبت امام زمان میں اس مذہب کا ایک اہم رکن ہوگا ۔
اہل تشیع کے نزدیک عصر غیبت مینولایت فقیہ ائمہ معصومین کی ولایت کی تکمیل واستمرار ہے جس طرح ائمہ کی امامت رسول کی ولا یت کا دوام ہے اس عقیدہ کااصل مقصد یہ ہے کہ اسلامی حکومت کی کلید باگ ڈور سنبھالنے کے لئے ایک صدر مقام ہو اور وہ ایک ایسے شخص کے ہاتھوں میں ہوجواسلام کی صحیح شناخت رکھتا ہو اگر عصر معصوم ہے تو خود معصوم اس کی نظارت فرمائیں اور ان کی عدم موجودگی میں فقیہ جامع الشرائط اس عہدہ کو ذمہ دار ہو گا۔چونکہ اسلام کی نظرمیں حکومت کا اصل کام ضروریات اسلام اوراحکام اسلامی کو لوگوں کے درمیان نافذ کرنا ہے۔اور اس مقصد تک پہنچنے کے
لئے ضروری ہے کہ حکم کوقطعی اور حتمی صورت دینے والا شخص دین کی مکمل شناخت رکھتاہو ۔
....

(١) قاموس المحیط ص،١٧٣٢ مصباح المنیر ج،٢ ص ٣٩٦ تاج العروس ج،١٠ ص ٣٩٨ ۔

ولایت فقیہ پر دلیل

ولایت فقیہ پرعقلی دلیل

اس میں کو ئی شک نہیں کہ ہرسماج اورہر حکومت کے لئے رہبر کا ہونا ضروری ہے، اگر کسی سماج میں اسلامی حکومت وسلطنت ہو تو عقل کا تقاضا ہے کہ اس حکومت کی باگ ڈور ایسے ہاتھ مینہوجو احکام وقوانین اسلامی کومکمل طور سے جانتا ہو، اب اگر امام معصوم لوگوں کے درمیان ہے تو وہ اس منصب کا حقیقی حقدار ہے ۔
لیکن زمانہ غیبت میں معاشرہ کی رہبریت کی صلا حیت رکھنے والا فقیہ عادل اس مقام کامستحق ہے۔دوسرے لفظونمیں یوں کہاجائے کہ اسلامی قوانین اوراحکام اسلامی کوجاری کرنے والے کے لئے تین شرطوں کاہونا ضروری ہے ۔
١۔"بہترین قانون شناس ہو" ٢۔" قوانین اسلام کابہترین مفسر ہو"
٣۔"قوانین اسلام کا بہترین عالم اور نافذ کرنے والاہو او ر کسی قسم کے اغراض ومقاصد کے تحت مخالفت کاقصدنہ رکھتا ہو "۔
اس خصوصیت کا حامل اس زمانہ غیبت مینولی فقیہ ہے ۔
ولایت فقیہ :یعنی ایسے اسلام شناس عادل کی طرف رجو ع کرناجو سب سے زیادہ امام معصوم سے قریب ہو ۔

دلیل نقلی:
ولایت فقیہ کے اثبات کے لئے بہت ساری روایتیں پائی جاتی ہیں جن میں بعض کی جانب اشارہ کرتے ہیں ۔
١۔ توقیع شریف جیساکہ صدوق نے اسحاق بن یعقوب سے نقل کیاہے کہ امام زمانہ نے ان کے سوال کے جواب میں جوخط لکھا تھا وہ یہ حکم تھا۔
" وأمّا الحوادث الواقعة فارجعوا فیھا اِلیٰ رواة أَحَادیثنا فأِنّھُم حُجَّتِی علیکم وأنا حُجّة اللّٰہِ علیھم"اگر کو ئی مسئلہ درپیش ہوتو ہما

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رے راویان حدیث کی طرف رجو ع کریں کیونکہ وہ ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے ان پر حجت ہیں۔(۱) مرحوم شیخ طوسی نے بھی کتاب "الغیبة" میں اس حدیث کونقل کیا ہے فقط" اَنَا حُجّةُ اللّٰہِ علیھم"کی جگہ" اناحجة اللہ علیکم"کالفظ استعمال کیاہے کہ (میں تم پر حجت خداہوں)اس حدیث سے اس طرح استدلال کیاجائیگاکہ اس حدیث میں امام زمانہ نے دوجملوں" فَإنّھُم حُجَّتِی علیکم وأنا حُجّة اللّٰہِ" اس طرح بیان فرمایا جو بالکل روشن ہے راویا ن حدیث جویہی فقہاء ہیں ان کا حکم امام کے حکم کے مانند ہے یعنی فقہاء لوگوں کے درمیان امام کے نائب ہیں ۔

۲۔وہ حدیث جو امام صادق نسے نقل ہوئی ہے اور مقبولہ محمد بن حنظلہ
کے نام سے مشہور ہے "مَنْ کا ن منکم قَد روىَ حدیثنا ونظر فِي
حلالنا وحرامنا وعرف أحکامنا فلیرضوا بہ حکماً فإنِّی قد جعلتہ علیکم

....

(۱)اکمال الدین صدوق ج،۲ص ۴۸۳

حاکماً فإذا حَکم بحکمنا فلم یقبلہ منہ فانما استخف بحکم اللّٰہ وعلینا ردّ والرّاد علینا کالرّاد علیٰ اللّٰہ وھو علیٰ حدّ الشِّرک باللّٰہ" (۱) تم میں جو بھی ہماری حدیثیں بیان کرے اور جو ہمارے حلال وحرام میں صاحب نظر ہو اور ہمارے احکام کو صحیح طریقہ سے جانتا ہو اس کی حاکمیت سے راضی ہو کیونکہ ہم نے ان کو تم سب پر حاکم قرار دیاہے اگر انھو ں نے ہمارے حکم کے مطابق حکم کیا اور قبول نہیں کیا گیا تو حکم خدا کو ہلکا سمجھنا ہے اور ہمارے قول کی تردید ہے اور ہماری تردید حکم خدا کی تردید ہے اور یہ شرک کے برابر ہے ۔آج کی اصطلاح میں فقیہ اس شخص کو کہتے ہیں جوحدیث کی روشنی میں حلال وحرام کو درک کرسکے ۔اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب امام معصوم کی موجود گی میں امام تک پہنچنا ممکن نہ ہو اور امام معصوم کی حکومت نہ ہو تو ایسی صورت میں لوگوں کاکام فقیہ جامع الشرائط کی طرف رجوع کرناہے اس زمانہ غیبت امام میں جبکہ کوئی امام موجود نہیںہے تولوگو ں کی یہی ذمہ داری ہوتی ہے کہ فقیہ جامع الشرا ئط کی طرف رجو ع کریں ۔

۳۔شیخ صدوق امیر المومنین نسے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول
خدا نے فرمایا:"اللّٰھمَّ ارحم خُلفاءِ الّذین یأ تون مِن بعدِي یرون حدیثِي
وسنتِي" (۲)خدا یا!ہمارے خلفاء پر رحم فرما آپ سے پوچھا گیا آپ کے جانشین
کون ہیں ؟تو آپ نے فرمایا جو ہمارے بعد آئیں گے اورہماری سنت واحادیث کو نقل
کریں گے ۔اس حدیث سے ولا یت فقیہ کے اثبات میندو نکتہ پر غور کرنا ضروری ہے ۔

(۱) اصول کافی ج۱، ص ٦٧(۲) من لا یحضر ہ الفقیہ ج،٤ص ٤٢٠ وسائل الشیعہ ج ،۱۸ ص ٦٥

الف) رسول اسلام تین چیزوں کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔

۱۔ آیات الٰہی کی تبلیغ احکام شرعی کی تو ضیح وتفسیر اور لوگو ں کی ہدایت کے لئے۔

۲۔ اختلافات اور تنازع کے وقت قضاوت کے لئے۔

۳۔ حکومت اسلامی کی تشکیل اور اس کی حسن تدبیر یعنی ولایت کے لئے۔

ب) جو رسول کے بعد آئیں گے اور ان کی سنت واحادیث کو بیان کریں گے ان سے مراد فقہاء ہیں ۔راویان ومحدثین مراد نہیں ہیں کیونکہ راویان حدیث فقط حدیث نقل کرتے ہیناور ان کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ یہ حدیث یاسنت خود رسول اکرمؐکی ہے بھی یانہیں ؟کو ن سی حدیث میں تعارض (ٹکرائو) ہے اور کون سی مخصصّ ہے ان تمام چیزوں کو وہی جانتا ہے جو مقام اجتہاد اور درجہ فقہاہت تک پہنچ چکا ہوتا ہے ان دو نکتوں کی جانب توجہ کرنے کے بعد اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ فقہا پیغمبرؐکے جانشین ہیں اور وہ تمام چیزیں جوپیغمبر اسلامؐ کے لئے تھیں (جیسے تبلیغ دین ، فیصلہ، حکومت وولایت) ان کے لئے بھی ہیں ۔

ولی فقیہ کے شرائط

۱۔اجتہاد وفقاہت: دینی واسلامی حکومت میں سماج ومعاشرہ کی زمامداری اسلامی قوانین کی بنا ء پر ہو تی ہے لہٰذا جو شخص اس منزل و مقام پر ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی قانون کو اچھی طرح جا نتا ہو تاکہ معاشرہ کی رہبری کے وقت اس کے قانو ن کی مخالفت نہ ہو ۔ اور ان قوانین کا علم اجتہاد ی منزل میں ہو نا چاہئے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔ عدالت وتقوی :اگر عالم وفقیہ عدالت وتقوی سے دور ہوگا تواقتدار ومسند نشینی اس کو تباہ کردے گی بلکہ اس بات کا امکا ن ہے کہ ذاتی یاخاندانی منفعت کوسماجی وملی منفعت پر مقدّم کردے۔ولی فقیہ کے لئے پرہیزگا ری،امانتداری،اور عدالت شرط ہے تاکہ لوگ اعتما د اوراطمینا ن کے ساتھ مسند ولایت اس کے حوالے کردیں ۔
۳سماجی مصلحت کی شناخت اور اس کی درجہ بندی : یعنی مدیر ومدبر ہو ۔ قال علی :"أَیُّها النّاس اِنَّ أحقّ النَّاس بھذا الأمر أقواھم علیہ وأعلمھم بأمرِ اللّٰہ فیہ"(۱) اے لوگو ! حکومت کامستحق وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ شجاع ہو اور احکا م الٰہیہ کا تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہو۔ (۲)

....

(۱)نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۳(۲) ولایت فقیہ کی بحث کو مصباح یزدی ہادوی تہرانی ، کی بحثوں سے اقتباس کیا ہے۔

سوالات

۱۔ ولایت عربی لغت میں کن معنوں مینمستعمل ہواہے اور ولایت فقیہ سے مرادکون ہیں؟
۲۔ ولایت فقیہ کے لئے عقلی دلیل بیان کریں ؟
۳۔ امام زمانہ کی توقیع مقدس جو فقہاء کے طرف رجو ع کے سلسلہ میں ہے بیان کریں ؟
٤۔ مقبولہ عمر وبن حنظلہ سے کس طرح استدلا ل کیاجا ئے گا ؟
٥۔ حدیث "اللّٰھم اِرحم خلفائی" میں ولی فقیہ کا امتیاز کیاہے ؟
٦۔ولی فقیہ کے شرائط کیا ہیں ؟

تیسواں سبق

معاد

توحید کے بعد اعتقادی امور میں قیامت سے اہم کوئی مسئلہ نہیں ہے، قرآن میں تقریبا بارہ سو آیتیں صرف معاد کے لئے ہیں ،اس طرح تقریبا ہر صفحہ پر معاد کاتذکرہ ہے اور تیس مقامات پر خداپر ایمان کے بعد اس دوسری دنیا پر ایمان کا تذکرہ ہے جیسے"و یؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر" خدا اوراس کی حکمت وعدالت اور قدرت پر ایمان ،معاد کے ایمان کے بغیر ناممکن ہے ۔

اعتقاد معاد کے آثار
۱معاد پر ایمان واعتقاد انسانی زندگی کوایک مفہوم عطاکرتاہے اوراس دنیا کی کھوکھلی زندگی سے رہائی دلاتا ہے ۔۲۔ معاد کا عقیدہ انسان کوکمال کے راستے پر گامزن کرتاہے اوراسے ادھر ادھر حیران وسرگردان ہو نے سے بچاتا ہے۔ ۳۔ معاد پر ایمان تمام احکام الٰہی کے اجراء کی ضمانت ،حقدار کو ان کا حق ملنے کا سبب اور انسان کو مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ دیتا ہے ۔٤۔معاد پر ایمان کا اصلی مقصد پاکیزگی نفس ،احکام شرعی پرعمل پیرا ہونا اورایثار وقربانی ہے ۔٥۔ معاد کا عقیدہ دنیاداری کے اس جڑکو اکھاڑ پھینکتاہے جس پر خطا ومظالم کی بنیاد ہے اوریہ فعل خود تمام گناہو ں سے دوری کا سبب ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خلاصہ کلام یہ کہ معاد پر ایمان کے نتیجہ میں انسان کے اعمال میں بہت زیادہ فرق آجا تا ہے او راس کا گہرا اثر پڑتا ہے، کیونکہ انسان کے اعمال کی بازگشت اس کے اعتقادکی طرف ہوتی ہے دوسرے لفظوں مینیوں سمجھیں کہ ہر انسان کے کردار اوراعتقاد کارابطہ دوسری دنیا سے براہ راست ہوتاہے جوبھی معاد پر اعتقاد رکھتا ہے اپنی اوراپنے اعمال کی اصلاح میں حد سے زیادہ سخت اور حساس ہوتاہے وہ جب بھی کوئی کام کرتاہے اس کا قطعی نتیجہ اپنی آنکھو سے دیکھ لیتاہے اسی لئے وہ ہمیشہ اپنے اعمال پر نظر رکھتاہے ان لوگو ں کے بہ نسبت جو مرنے کے بعد والی زندگی کی طرف توجہ نہینکرتے، انکی دنیاوی زندگی عبث ،بیکا راور تکراری ہے اگر دنیا کی زندگی کو آخرت پر ایمان رکھے بغیر دیکھیں توبالکل ویسے ہے جیسے وہ بچہ جو بطن مادر میں ہے اور اس کے لئے یہ دنیا نہ ہو تو وہ ایک تاریک قید خانہ کے سوا کچھ نہیں ہے ۔

درحقیقت اگراس دنیا کا اختتام فقط فنا ونابودی ہے توکتناخوفناک اور بھیانک ہے یہاں تک آرام دہ زندگی بھی عبث اور بے فائدہ ہوجائے گی کچھ دن تک سادہ لوح اورناتجربہ کار پھر ہر طرح سے آمادہ کچھ دن غم وآلام کی زندگی پھر پیری وبڑھاپا اورموت ونابودی یہ سب کیامعنی رکھتا ہے تو پھر کس کے لئے زندہ ہیں ؟صرف کھانے لباس زحمات کامقابلہ کرنے کے لئے ؟اس تکراری زندگی کو دسیوں سال کھینچنے سے کیا فائدہ؟ کیاواقعاً اتنا وسیع آسمان اور یہ زمین اور یہ حصول علم کی زحمت اور تجربات یہ اساتید اور مربی یہ سب فقط چند دن کی زندگی کے لئے تھے پھر ہمیشہ کے لئے فناونابودی ہے اس جگہ قیامت پر ایمان نہ رکھنے والو ں کے لئے زندگی کاعبث وبیکار ہو ناقطعی ہوجاتاہے لیکن جو لوگ معاد پر اعتقاد رکھتے ہیں دنیاکو آخرت کی کھیتی سمجھتے ہیں اس کسا ن کی مانند ہے جوفصل اس لئے اگا تاہے کہ اس سے ایک مدت تک بلکہ ہمیشہ اپنی زندگی بسر کرئے گا ۔زندگی ایک پل اور صراط مستقیم کی مانند ہے جس پر چل کرانسان ایک مقصد تک پہنچتاہے جیساکہ قرآن نے فرمایا :(وَفیهَا مَا تَشتَهِیهِ الأَنفُسُ وَتَلَذُّ الأَعیُنُ) (۱) وہاں ان کے لئے وہ تمام چیزیں ہونگی جس کی دل میں خواہش ہو اور جو آنکھوں کوبھلی معلوم ہوتی ہو اورتم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو اس دنیا جیسی با عظمت("الاعینُ رأت ولا أذنُ سَمِعت" نہ آج تک کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا او رنہ کسی کا ن نے سنا ہو گا) مقام کوپانے کے لئے سختیاں آسان، کوششیں شیریں ہوجاتی ہیں مشکلا ت کو برداشت کرنا اور سختیوں کوتحمل کرنا بہت آسان لگتا ہے کیو نکہ اس کے نتیجہ میں ہمیشہ رہنے والا آرام وآسائش ہے قیامت پر ایمان رکھنے کا پہلا فائدہ بامقصد ہونا ہے کیونکہ قیامت پر اعتقاد رکھنے والوں کی نظر میں موت فناونابودی کانام نہیں بلکہ ایک ابدی زندگی کے لئے ایک روشن دان کی مانند ہے۔

....

(۱)سورہ زخرف آیۃ: ۷۱

قیامت پر ایمان رکھنے کا فائدہ قرآن کی نظرمیں

قیامت پر ایمان انسان کی تربیت کا اہم سبب ،اچھے کام انجام دینے اورمعاشرہ کی خدمت کرنے کامحرّک نیز گناہو ں سے روکنے کاایک مضبوط ذریعہ ہے قرآن میں اہم تربیتی مسئلہ کو اسی راستہ سے پیش کیاگیا ہے جیساکہ بعض آیات میں ہے کہ نہ تنہا قیامت پرایمان اور اعتقاد بلکہ ظن واحتمال بھی مثبت آثار کا باعث ہے ۔

۱۔(أَلا یَظُنُّ أُولئِکَ أَنَّهُم مَبعُوثُونَ لِیومٍ عَظِیمٍ یَومَ یَقُومُ النَّاسُ لرِبِّ العَالَمینَ) (۱) کیا انہیں یہ خیال نہیں کہ یہ ایک روز دوبارہ اٹھائے جا نے والے ہیں بڑے سخت دن کہ جس دن سب رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہونگے ۔

۲ ۔دوسری آیت میں اشارہ ہو ا ہے کہ صرف اس دوسری دنیا کی امید وتوقع ہی گناہو ں سے روکنے اورعمل صالح کرنے کے لئے کافی ہے(فَمَنْ کَانَ یَرجوا لِقَاءَ رَبّہِ فَلیَعمَلْ عَمَلاً صَالحاً وَلا یُشرِک بِعبادَةِ رَبِّہِ أَحداً)"لہٰذا جو بھی اس کی ملا قات کاامید وار ہے اسے چاہئے کہ عمل صالح کرے اور کسی کو اپنے پرور دگار کی عبا دت میں شریک نہ بنا ئے"۔ (۲)

۳۔ قرآن کا صریحی اعلان ہے کہ انسان کے افعال وکردار ابدیت کا لبا س پہن لیتے ہیں اورقیامت میں اس سے الگ نہیں ہو ں گے (یَومَ تَجدُ کُلُّ نَفَسٍ

....

(۱)سو رہ مطففین آیۃ: ٤تا٦

(۲) سورہ کھف آخری آیت

مَا عَمِلت مِنْ خَیرٍ مُحضَراً وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوئٍ تَودُّ لوأَنَّ بَینَها وَبَینَہُ أَمَداً بَعیدا)(۱)"اس دن کو یاد کرو جب انسان اپنے اعمال نیک کو بھی حاضر پائے گا اور اعمال بد کو بھی جن کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش ہمارے او ران برے اعمال کے درمیان طویل فاصلہ ہوجاتا" ۔
٤۔قیامت کا معتقد کسی اچھے یابرے کام کو چھو ٹا نہیں سمجھتا ہے کیو نکہ قرآن کے مطابق چھوٹی چیز کابھی حساب ہوگا (فَمَنْ یَعمَلْ مِثْقَالَ ذَرۃٍ خَیراً یَرَہُ وَمَنْ یَعمَل مِثقالَ ذَرۃٍ شَراً یَرَہُ) (۲) پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ بھی اسے دیکھے گا ۔
ایک شخص مسجد نبوی میں آیا اورکہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں قرآن کی تعلیم دیں پیغمبر نے ایک صحابی کے حوالے کردیا تاکہ وہ اس کو قرآن کی تعلیم دے وہ مسجد کے کونے میں بیٹھ کراسی دن قرآن سیکھنے لگا ،معلم نے سورہ زلزال پڑھانا شروع کیا جب اس آیت پر پہنچا تو اس آدمی نے رک کر تھوڑا سونچا اورپوچھتا ہے کیایہ وحی ہے؟ معلم نے کہا ہاں؛ اس نے کہا بس کیجئے ہم نے اس آیت سے سبق سیکھ لیا جب ہمارے ہر چھوٹے بڑے اچھے برے اعمال کاحساب ہوگا تواب ہم کو اپنی ذمہ داریوں کا علم ہوگیا یہی جملہ ہماری زندگی کی کا یا پلٹنے کے لئے کافی ہے اس نے خدا حافظی کی اور چلا گیا۔ معلم،رسول کے پاس آیا ساراواقعہ بیان کیا ،حضرت نے فرمایا : "رجع فقیھاً"گو کہ وہ چلا گیا مگر سب کچھ سمجھ کرگیا ہے ۔

....

(۱)سورۂ آل عمران ۳۰
(۲) سورہ زلزال آخری آیۃ

قیامت کامعتقد خدا کی راہ میں تمام سختیاں اورمشکلات برداشت کرتاہے اور اخروی زندگی کی خاطر اس دنیوی زندگی کو خیر باد کہہ دیتا ہے جیساکہ جادوگر وں نے جب موسی کے معجزہ کو دیکھا او رسمجھ گئے کہ یہ خدا کی جا نب سے ہے تو سب ان کی رسالت پرایمان لے آئے فرعون نے کہا ہم سب کے ہا تھ پیر کاٹ دیں گے اور سولی پرلٹکا دیں گے ان لوگوں نے جواب میں کہا (:فَاقضِ مَاأنتَ قَاضٍ اِنَّما تَقضِ ھَذِہِ الحَیاۃ الدُّنیا اِنَّا أَمنَّا بِرَبِّنَا لِیَغفرَ لَنَا خَطایَانَا وَمَا أکرَھتَنا عَلیہِ مِنَ السِّحرِ وَاللّہُ خَیر وَأبقَیٰ) (۱)"اب تجھے جو فیصلہ کرناہے کرلے تو فقط زندگا نی دنیا ہی تک کا فیصلہ کرسکتاہے ہم اپنے پرور دگا ر پر ایما ن لے آئے ہیںکہ وہ ہماری خطائو ں کو معاف کردے اور اس جادو کو بخش دے جس پر تونے ہمیں مجبور کیاتھا اوراللہ سب سے بہتر اوروہی باقی رہنے والاہے ۔

....

(۱)سورہ طہ آیۃ :۷۲تا۷۳

سوالات

۱۔ قیامت پر ایما ن رکھنے کے فوائد بیان کریں ؟
۲۔ جو قیامت کا معتقد نہیں ہے اس کی زندگی کیسی ہے ؟
۳۔ قیامت پرایمان رکھنے کافائدہ بطور خلا صہ بیان کریں ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اکتیسواں سبق

اثبات قیامت پر قرآنی دلیلیں

پہلی خلقت کی جانب یاد دہانی

(وَھوُ الّ۔ذِی یَبدؤُا الخَلَقَ ثُمَّ یُعیدُہُ وَھُوَ أھوَنُ عَلَیہ) (۱) "اور وہی وہ ہے جو خلقت کی ابتدا ء کرتاہے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا اوریہ کام اس کے لئے بے حد آسان ہے" (کَما بدأَ کُم تَعُودُونَ)(۲) اس نے جس طرح تمہاری ابتداء کی ہے اسی طرح تم پلٹ کر بھی جاؤ گے(وَیَقولُ الِأنسانُ
ئَ ذا مَا مِتُّ لَسَوفَ اخرج حیّاً أولا یَذکُر الِأنسانُ اِنّاخَلَقنَاہُ مِنْ قَبلُ وَلَمْ یَکُ شَیئاً) (۳) اور یہ انسان کہتا ہے کہ کیا ہم جب مرجائیں گے تو دوبارہ زندہ کرکے نکالے جائینگے کیاوہ اس بات کو یاد نہیں کرتا ہے کہ پہلے ہم نے اسے خلق کیاہے جب یہ کچھ نہینتھا (فَسیقُولُونَ مَنْ یُعیدُنَا قُل الَّذِی فَطَرَکُم أوّلَ مَرَۃٍ)(٤)عنقریب یہ لوگ کہیں گے کہ ہم کو کون دوبارہ واپس لاسکتاہے توکہہ دیجئے جس نے تمہیں پہلی بار پیداکیا ہے -

....

(۱) سورہ روم، آیة:۲۷
(۲)سورہ اعراف ،آیة:۲۹
(۳) سورہ مریم آیة :٦٦.٦٧
(٤) سورہ اسراء آیة:۵۱

ایک صحرای عرب کو ایک انسان کی بوسیدہ ہڈی کاکوئی ٹکڑا ملا وہ اس کو لے کر دوڑتاہو ا شہر کی جانب آیا اور پیغمبر کو تلاش کرتا ہو ا حاضر خدمت ہوااور چیخ کرکہتا ہے کون اس پرانی ہڈی کودوبارہ زندہ کرے گا ؟.
ارشاد ہو ا:(قُلْ یُحییھَاالَّذِی أنشَأَھَا أَوَّلَ مَرَۃ وَھُوَبِکُلِّ خَلقٍ عَلِیمُ)(۱) "آپ کہہ دیجئے جس نے پہلے خلق کیاہے وہی زندہ بھی کرے گا اوروہ ہر مخلوق کا بہتر جاننے والا ہے" -
مذکورہ اور ان جیسی آیات کے پیش نظر انسانوں کو تخلیق کی ابتداء کی طرف توجہ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانو ں کو دوبارہ پلٹانا خداکے لئے بہت آسان ہے یعنی قادر المطلق خداکے لئے یہ ساری چیزیں بہت آسان ہے (تخلیق کی ابتدا ء اور دوبارہ قیامت میں واپس پلٹانا ایک ہی چیز ہے -

قیامت اورخداکی قدرت مطلقہ
خدا کی قدرت: خدا کی ایک صفت قادرمطلق ہونا ہے جوتوحید کے بحث میں گزر چکی ہے یہ وسیع آسمان یہ کہکشاں ،منظومہ کثیر اور عظیم کواکب ،مختلف النوع مخلوقات یہ سب کے سب اس کے قادر مطلق ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان سب کومان لینے کے بعد سوال کا کوئی مقام نہیں رہتا کہ انسان کیسے دوبارہ زندہ ہوگا (أَوَلَمْ یَرَوا أَنَّ اللّٰہَ الَّذِ‌ی خَلَقَ السَّمواتِ وَالأَرضَ وَلَمْ یَعیِ بِخَلقھِنَّ

....

(۱)سورہ یس آیة .۷۹

بِقَادرٍ علیٰ أَن یُحیالمَوتیٰ بَلیٰ اِنَّہُ علیٰ کُلِّ شَيئٍ قَدِیر)(١)"کیا انھوں نے نہیں دیکھا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اوروہ ان کی تخلیق سے عاجز نہیں تھا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے کہ یقینا وہ ہر شی ٔ پر قدرت رکھنے والاہے "(أَوَ لَیسَ الَّذِ خَلَقَ السَّمٰواتِ والأَرضَ بِقَادِرٍ علیٰ أَنْ یَخلُقَ مِثلَھُم بَلیٰ وَھُوَ الخَلاَّقُ العَلِیمُ)(٢)"تو کیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا و ہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان کا مثل دوبارہ پیداکر ے یقینا ہے ا ور وہ بہترین پیدا کرنے والاو رجاننے والا ہے "۔(أَیَحسَبُ الِانسانُ أَنْ لَنْ نَجمَعَ عِظَامَہُ بَلیٰ قَادرِینَ علیٰ أن نُسوِّ بَنَانَہُ)(٣) کیا انسان یہ خیال کرتاہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کوجمع نہیں کرسکیں گے یقینا ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پور تک درست کردیں۔(أَیَحسبُ الِأنسانُ أَنْ یُترَکَ سُدیً أَلَمْ یَکَ نُطفَةً مِنْ مَنِي یُمنیٰ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسویٰ فَجَعلَ مِنہُ الزَّوجَینِ الذَّکَرَ وَالأُنثیٰ أَلیسَ ذَلِکَ بِقَادرٍ عَلیٰ أَن یُحی المَوتَیٰ)(٤)"کیا انسان کا خیال ہے کہ اسے اسطرح آزاد چھوڑ دیاجا ئے گا کیا وہ اس منی کاقطرہ نہیں تھا جسے رحم میں ڈالا جاتاہے پھر علقہ بنا پھر اس کو خلق کرکے برابر کیا پھر اس سے عورت اورمرد کوجوڑا تیار کیا ۔کیا وہ خدا اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرسکے" ۔(قُل سِیرُوا فِي الأَرضِ فَانْظُروا کَیفَ بَدأَ

(١) احقاف آیہ: ٣٣
(٢) یس آیة: ٨١
(٣) قیامت آیة :٣۔٤
(٤) قیامت آیة:٤٠۔٣٦

الخَلَقَ ثُمَّ اللَّہُ یُنْشِ النَّشأَةَ الأَخرِةَ أَنَّ اللَّہ عَلیٰ کُلِّ شَيئٍ قَدِیرُ) (١)
"آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ زمین پر سیر کرو اور دیکھو کہ خدا نے کس طرح خلقت کا آغاز کیاہے اس کے بعد وہی آخرت میں دوبارہ ایجاد کرے گا بیشک وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والاہے" ۔

مسئلۂ قیامت اوردلیل عدالت

قیامت اور خدا کی عدالت : خداکے حکم کے مقابلہ میں دوطرح کے لوگ ہیں کچھ اس کے مطیع اور فرمانبردار کچھ عاصی اور گنہگا ر ۔

اس طرح کچھ لوگ ظالم ہیں کچھ مظلوم (جو سختی کی زندگی گذاررہے ہیں) کچھ زندگی کی ہر آسائش وآرام سے لطف اندوز ہو رہے ہیں کچھ ایسے ہیں جو فقروفاقہ اور تنگ دستی کی زندگی گذاررہے ہیں ۔

لہٰذاخدا کی قدرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس دنیا کے بعد قیامت اور حساب وکتاب ہو تاکہ ان مسائل کی مکمل تحقیق ہوسکے ۔(أَمْ حَسِبَ الَّذِینَ اجترحُوا السَّیِّئَاتِ أَنْ نَجعَلَھُم کالَّذِینَ آمنُوا وَعَملوا الصَّالِحاتِ سَوَائً مَحیَاھُم وَمَمَاتُھُم سَائَ مَا یَحکُمُونَ وَخَلَقَ اللَہُ السَّمواتِ والأَرضَ بِالحقِّ وَلتُجزَیٰ کُلُّ نفسٍ بِما کَسَبت وَھُمْ لاَ یُظلَمُونَ)(٢)" کیا برائی اختیار کرنے والوں نے یہ سونچ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمان لانے والوں اورنیک کام

....

(١)سورہ عنکبوت آیة:٢٠
(٢)جاثیہ: ٢١۔٢٢

انجام دینے والوں کے برابر قرار دیں گے سب کی موت وحیات ایک جیسی ہو گی یہ ان لوگوں نے نہایت بدترین فیصلہ کیا ہے اور اللہ نے زمین وآسمان کوحق کے ساتھ پیداکیا ہے اور اس لئے بھی کہ ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیاجاسکے اوریہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا "(أَفَمَن کَانَ مُؤمِناً کَمَنْ کَا نَ فَاسِقاً لَا یَستوُونَ) (١)" کیا وہ شخص جو صاحب ایمان ہے اس کے مثل ہوجا ئے گا جوفاسق ہے ہر گز نہیں ،دونو ں برابر نہیں ہوسکتے" .(أَفَنَجعَلُ المُسلِمِین کالمُجرمِینَ مَالَکُم کَیفَ تَحکُمُونَ) (٢)"کیا ہم اطاعت گزاروں کو مجرموں جیسا بنادیں تمہیں کیا ہوگیاہے تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو" ۔(اَم نَجعَلُ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ کالمُفسِدِینَ فِي الأَرضِ أَم نَجعَلُ المُتَّقِینَ کَالفُجَّار) (٣)" کیا ہم ایما ن لانے والے اورنیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد برپا کرنے والو ں جیسا قرار دیدینگے یا صاحبان تقوی کوفاسق وفاجر جیسا قرار دیدیں گے"؟!(اِلَیہِ مَرجِعُکُم جَمِیعاً وَعدَ اللَّہِ حَقَّاً اِنَّہُ یَبدوُا الخَلَق ثُمَّ یُعیدُہُ لِیَجزِ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ بِالقسطِ وَالَّذِینَ کَفَرُوا لَھُم شَرابُ مِنْ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حَمِيمٍ وَعَذَابُ أَلِيمُ بِمَا كَانُوا يَكفُرُونَ)(٤) اس کی طرف تم سب کی
....

(١) سوره سجده آیة:١٨
(٢) قلم :٣٥،٣٦
(٣) سوره ص: ٢٨
(٤) سوره یونس آیة: ٤

بازگشت ہے یہ خدا کا سچاوعدہ ہے وہی خلقت کا آغاز کرنے والا ہے اور واپس لے جانے والاہے تاکہ ایمان اورنیک اعمال کو عادلا نہ جزا دے سکے اورجو کافر ہو گئے ان کے لئے تو گرم پانی کامشروب ہے اور ان کے کفر کے بنا پر درد ناک عذاب
بھی ہے۔

سوالات
١۔ پہلی خلقت قیامت پر کس طرح دلیل ہے ؟
٢۔خدا کی قدرت قیامت کے لئے کس طرح دلیل ہے ایک آیت پیش کریں ؟
٣۔ دلیل عدالت ،قیامت کو کس طرح ثابت کرتی ہے ؟

بتیسواں سبق

معاد اور فلسفہء خلقت

قرآن کی تقریباًسو آیتونمیں خدا کو لفظ حکیم سے یاد کیا گیا ہے ۔اور ہم اس کی حکمت کی نشانیوں کودنیابھر میں دیکھتے ہیں ۔اگر ہم فرض کریں کہ موت زندگی کے خاتمہ کانام ہے اورمرنے کے بعد قیامت نہیں ہے تو خلقت بیکار وعبث ہو جا ئے گی اور حکیم خداکبھی بھی بیکار کام انجام نہیں دیتا ،کیا کوئی سونچ سکتاہے کہ وہ تمام حکمتیں جوخدا نے دنیا کی خلقت کے لئے قرار دی ہیں و ہ سب عبث ہیں اور اس دنیا کا اختتام فنا ونا بودی ہے؟ کیایہ یقین کرنے کے قابل ہے کہ خدا اس دنیا کے دستر خوان کوبچھائے اور دنیا کی تما م ضروریا ت زندگی کو مہیا کرے اور اس کے بعد موت کی وجہ سے یہ ساری چیزیں ختم ہوجائیں اور یہ دنیا کابچھا ہو ا دستر خوان سمٹ جا ئے (رَبَّنَا مَاخَلَقتَ هذا بَاطِلاً) (١) خد ایا! تونے اس کا ئنات کو بیکا ر وعبث خلق نہیں کیا ہے ۔
لہٰذا حکیم وعلیم خدا پرایمان رکھنا موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھنے کے برابر ہے یعنی اگرکو ئی وحدانیت کاقائل ہے تو ضروری ہے کہ وہ قیامت پر بھی ایمان
....

(١) آل عمران ١٩١

رکھتا ہو اس سلسلہ میںبہت ساری آیتیں ہیں جن میں سے بعض کو بطور نمونہ پیش کررہے ہیں ۔
(أَفَحسِبتُم اِنَّمَا خَلَقنَاکُم عَبَثاً وَأَنَّکُم اِلَینا لاَ تُرجعُونَ)"کیا تم نے یہ گمان کرلیا ہے کہ ہم نے تمہیں بیکار خلق کیاہے اورتم ہماری طرف پلٹ کرنہیں آئوگے"۔ (١)(وَمَاخَلَقنَا السَّمائَ وَالأرَضَ وَمَا بَینَھُمَا بَاطِلاً ذٰلِک ظَنُّ الَّذِینَ کَفَرُوا فَوَیل لِلّذِینَ کَفَرُواْ مِنَ النَّارِ)"میںنے آسمان وزمین اوراس کے درمیان کی چیزونکو بیکا ر خلق نہیں کیاہے یہ ان لوگوں کا گمان ہے جو کا فر ہوگئے ہیں پس کافروں کے واسطے جہنم کی آگ ہے"۔ (٢) (وَمَا خَلَقنَا السَّمَواتِ وَالأرضَ وَمَا بَینَھُما اِلّا بِالَحقِّ وِانَّ السَّاعَة لآتِیَةُ فَاصفَحِ الصَّفَح الجَمِیلَ) "میں نے آسمان وزمین او ر اس کے درمیان کی چیزوں کو خلق نہیں کیا مگر حق پر اور قیا مت یقینی ہے"۔(٣)(أَیَحسَبُ الأِنسانُ أَنْ یُترک سُدیً أَلَم یَکُ نُطفَةً مِنْ مَنِیٍ یُمنیٰ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسوَّیٰ فَجَعلَ مِنہُ الزَّوجِین الذَّکَرَ وَالأُنثیٰ أَلَیسَ ذٰلِک بِقادِرٍ عَلیٰ أَن یُحیَی المَوتیٰ)(٤)" کیاانسان کاخیال ہے کہ اسے اس طرح آزاد چھو ڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ اس منی کا قطرہ نہیںتھا جسے رحم میں ڈالا جاتاہے ,پھر علقہ بناپھر اس کو خلق کر کے برابر کیاپھر اس سے عورت اور مرد کاجوڑا تیار کیا ,کیا وہ خدا اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرسکے۔؟

....

(١) مومنون آیة: ١١٥
(٢) سورہ ص آیة: ٢٧
(٣) سو رہ حجر آیة: ٨٥
(٤) سورہ قیامت آیة: ٣٦۔٤٠

قرآن میں قیامت کے عینی نمونہ
عزیر یا ارمیا ی پیغمبر کاقصہ :(أَوکالَّذِ مَرَّعلیٰ قَریةٍ وَھِیَ خَاوِیةُ علیٰ عُرُوشِھا قَالَ أَنّی یُحیِي ھذہِ اللّٰہُ بَعَدَ مَوتِھا فأَماتہُ اللّٰہ مِائةَ عامٍ ثُمَّ بَعَثَہُ قَالَ کَم لَبِثتَ قَالَ لَبِثتُ یَوماً أَوبَعضَ یَومٍ قَالَ بَل لبِثتَ مِائةَ عامٍ فَانظُر اِلیٰ طَعامِک وَشَرَابِک لَمْ یَتسنَّہ وَأنظُر اِلیٰ حِمَارِک وَلِنَجعَلک آیةً لِلنَّاسِ وَانظُر اِلیٰ العِظَامِ کَیفَ نُنشزُ ھَا ثُمَّ نَکسُوھَا لَحمًا فَلمَّا تَبَیّنَ لَہُ قَالَ أَعلَمُ أَنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیئٍ قَدیرُ) (١)"جنا ب عزیر کا ایک دیہات سے گزر ہوا آپ نے دیکھا کہ وہ تباہ وبرباد پڑا ہو اہے ۔ کہا خدا ان مردوں کو کیسے زندہ کریگا خدانے انہیں سوسال کی موت دیدی پھر انہیںزندہ کیا پوچھاکتنے دن تک سوئے رہے کہا ایک دن یا اس سے کم خدا نے کہاتم یہا ں سوسال تک سوتے رہے ہو ذرا اپنے کھانے اورپینے کی طرف دیکھو جو ختم ہوچکا ہے اپنے گدھے کی طرف دیکھو جو خاک میں مل چکا ہے تاکہ میں تمہیں لوگوں کے لئے نشانی قرار دوں اپنی ہڈیوں کیطرف دیکھو کہ انہیں جمع کرکے ان پر گوشت چڑھا یا چونکہ یہ بات ان کے واسطے واضح ہوچکی تھی کہا: جانتا ہو ں خد اہر چیز پر قدرت وطاقت رکھتا ہے "وہ برباد شہر جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ (بیت المقدس) تھا اور یہ تباہی بخت النصر کے ذریعہ ہوئی ہے۔

....

(١)سورہ بقرہ آیة :٢٥٩

حضرت عزیر جب کھانا پانی لے کر اپنے گدھے پر سوار اس شہر سے گذرے دیکھا گھر تباہ اور ا ن کے رہنے والے مٹی میں مل چکے ہیں ان کی ہڈیا ں پرانی ہوکر زمین میں بکھری پڑی ہیں اس المناک منظر نے پیغمبر کوسونچنے پر مجبورکردیا اور خود سے کہنے لگے خدایا! انہیں کب اور کیسے زندہ کرے گا؟۔
خدا نے انہیں عملی جواب دیا انہیں اوران کے گدھے کو سوسال تک کے لئے موت دی اس کے بعد پہلے انہیں زندہ کیاتاکہ خد اکی طاقت کا وہ خود اندازہ لگائیں کہ کھانا جو جلدی خراب ہوجاتا ہے تبدیل نہیںہوا اور مردوں کو زندہ ہو تے وہ خو د دیکھ لیں ۔
حضرت عزیر نے جیسے ہی اپنی سواری کو زندہ ہو تے دیکھا کہا کہ جانتا ہو ںخدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے یہ آیة اور یہ پیغمبر کا قصہ معاد جسمانی کو ثابت کرنے کے لئے بہترین دلیل ہیں ۔
حضرت ابراہیم کاقصہ :(وَاِذ قَالَ اِبراھیمُ رَبِّ أَرنِی کَیفَ تُحیِي المَو تیٰ قَالَ أَولَم تُؤمِن قَالَ بَلیٰ وَلٰکِن لِیَطمَئِنَّ قَلبِی قالَ فَخُذْ أَربعةً

مِنَ الطَّیرِ فَصُرھُنَّ اِلیک ثُمَّ اجعَلْ علیٰ کُلِّ جَبَلٍ مِنھُنَّ جُزا ثُمَّ ادعُھُنَّ یَاتِینَک سَعیًا وَاعلمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَیزُحَکیمُ)(۱) "جناب ابراہیم نے عرض کیا بارالہا! مجھے دکھا دے کیسے مردوں کو زندہ کرے گا؟ خدا نے کہامگر تمہیں

....

(۱) سورہ بقرہ :۲۶۰

ہم پرایمان نہیں ہے کہا ہے تو مگر چاہتا ہو ں دل کو سکون مل جائے کہا چار طرح کے پرندوں کو جمع کرو (مرغ ،مور ،کبوتر ، کوا،)انہیں ذبح کرکے گوشت پہا ڑ پر رکھد و او ر ان کے ہر جزء کو اللہ کے نام پر بلا ئو وہ دوڑے چلے آئیں گے اورجان لو کہ خدا بڑی حکمت والا ہے" ۔

مفسرین نے اس آیة کے ذیل میں لکھا کہ حضرت ابراہیم دریا کے کنارے سے گذر رہے تھے ایک مردے کو دیکھا کہ جو دریا کے کنارے پڑا ہے مردہ خور جانور اس کے چارونطر ف جمع ہیں اورکھا رہے ہیں جب حضرت ابراہیم نے اس منظر کودیکھا تو مردوں کے زندہ ہونے کے بارے میںسونچنے لگے کہ وہ کس طرح زندہ کئے جا ئیں گے (کیونکہ اس مردہ کا گوشت دوسرے کا جزء بن چکا تھا) جبکہ جناب ابراہیم کو علم الیقین تھا کہ خد امردوں کو زندہ کرے گا لیکن اسے آنکھو ں سے زندہ ہوتے دیکھنا چاہتے تھے ۔

مقتول بنی اسرائیل کاقصہ:

(واِذَ قَتَلتُم نَفسًا فَادَّارَاْتُم فِیھَا واللّٰہُ مخرِجُ مَاکُنتُم تَکتُمُونَ فَقُلنَا اَضرِبُوہُ بِبَعضِھَا کَذٰلِک یُحیِی اللّٰہُ المَوتیٰ وَیُرِیکُم آیاتِہِ لَعلَّکُم تَعقِلُونَ)(۱)"جب تم لوگو ں نے ایک شخص کو قتل کرکے اس کے سلسلے میں اختلاف کیا کہ کس نے قتل کیا ہے جسے تم چھپانا چاہتے تھے خدااسے ظاہر کرتاہے پس

....

(۱) سورہ بقرہ آیة۷۲ تا۷۳

ہم نے کہا اس گائے کا کچھ حصہ اس مقتول کے بدن پر مارو خدا مردوں کو اس طرح زندہ کرتاہے آیت خود تمہیں دکھا رہی ہے شاید عقل سے کام لو "۔

بنی اسرائیل کا ایک آدمی مخفیانہ طور پر قتل کردیا گیا تھا اس کے قاتل کے سلسلے میں اختلاف ہوا ہر قبیلہ دوسرے قبیلے پر الزام لگا رہا تھا قریب تھاکہ ایک جنگ چھڑ جائے ان لوگوں نے جنا ب موسی سے مدد چاہی جناب موسی نے لطف خدا سے ان کی مددکی حکم خدا کے مطابق گائے کو ذبح کرکے اس کے گوشت کومقتول کے جسم پرمارا وہ شخص تھوڑی دیر کے لئے زندہ ہوگیا اور قاتل کی شناخت کی یہ معا د اور مردوں کے زندہ ہونے کے لئے بھی دلیل ہے ۔

قوم موسیٰ سے ستر آدمیونکا زندہ ہو نا :(وَاِذ قُلتُم یَامُوسیٰ لَن نُؤمِنَ لَک حتیٰ نَرَیٰ اللّٰہَ جَھرَةً فَاَخذتکُم الصَّاعِقَةُ وَاَنتُم تَنظُرُونَ ثُمَّ بَعَثنَاکُم مِن بَعدِ مَوتِکُم لَعلَّکُم تَشکُرُونَ) جب تم لوگو ں نے موسی سے کہا کہ ہم اس وقت تک خدا پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنی آنکھو ں سے دیکھ نہ لیں پھر بجلی نے (موت) تم سب کواپنی لپیٹ میں لے لیا اورتم دیکھتے رہے پھر ہم نے تم سب کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر گذار بن جائو ،بنی اسرائیل کے سرکردہ افراد جنا ب موسی کے ساتھ کو ہ طور پر گئے تھے اور خداکو اپنی آنکھو ں سے دیکھنے کی بات دہرائی موت کی بجلی چمکی پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا حضرت موسیٰ بے ہو ش ہو گئے بنی اسرائیل کے نمائندوں کو موت نے اپنی آغوش میں لیا پھر خدا نے انہیں زندہ کیا تاکہ اس کی نعمت کا شکریہ اداکریں۔ (۱)

قیامت کو ثابت کرنے کے لئے قرآ ن کی دوسری دلیل ہے جس میں مردے کوزندہ کیاگیاہے ۔

....

(۱) سو رہ بقرہ آیة ۵۵

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات

۱۔ فلسفہ خلقت کے ذریعہ کس طرح قیامت کو ثابت کریں گے ؟
۲۔ جنا ب عزیر یاارمیا پیغمبر کاواقعہ بیان کریں ؟
۳۔ جناب ابراہیم کا قصہ بیان کریں ؟
٤۔ مقتول بنی اسرائیل کا واقعہ بیان کریں ؟

تیتیسواں سبق

بقاء روح کی دلیل

روح باقی او رمستقل ہے :(وَلَا تَحسَبَنّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیلِ اللَّہِ أَمواتاً بَلْ أَحیائُ عِندَ رَبِّھِم یُرزَقُونَ)"جو اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اللہ کی طر ف سے انہیں رزق ملتاہے" (۱)(وَلَا تَقُولُوا لِمَن یُقتلُ فِی سَبِیلِ اللَّہِ أَمواتُ بَل أَحیائُ ولکِن لَا تَشعُرُونَ)جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں انہیں مردہ ہرگز نہ کہنا بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم انہیں نہیں سمجھ سکتے ہو۔ (۲)(قُلْ یَتَوفاکُم مَلَکُ المَوتِ الَّذِي وکِّلَ بِکُم ثُمَّ اِلیٰ رَبِّکُم تُرجَعُونَ) کہدو کہ موت کافرشتہ جوتم پر معین کیاگیا ہے وہ تمہاری روح قبض کر کے تمہارے رب کی طرف پلٹا دے گا۔ (۳)
مذکورہ آیات بقاء روح کی بہترین دلیل ہے اگرموت زندگی کے خاتمہ کانام ہوتا توشہداء کے لئے حیات کا مختلف انداز میں ذکر کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا پہلے کی دو آیتں اللہ کی راہ میں شہید ہونے والو ں کے لئے ہیں اور ان کی روح کی بقاء کے حوالے سے ہیں ۔

....

(۱)آل عمران آیۃ ۱٦۹
(۲) بقرہ آیۃ ۱٥٤
(۳) سجدہ آیۃ ۱۱

تیسری آیت عام ہے کہ تمام لوگ خدا کی طر ف پلٹ کر جائیں گے جو تمام انسانوں کے باقی رہنے پردلیل ہے کتاب مفردات میں راغب کے بقول وافی کے اصل معنی کمال تک پہونچنے کے ہیں لہٰذا توفی کے معنی مکمل گرفت کے ہیں اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ موت فناکانام نہیں بلکہ مکمل طور پر دسترسی ہے۔
(وَیسئلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ قُلْ الرِّوحُ مِن أمررَبِّی وَمَا أُوتِیتُم مِنَ العِلمِ اِلاَّ قَلِیلاً)اے رسول! تم سے روح کے بارے مینسوال ہوتا ہے کہدو روح امرخداہے اس کا تھوڑا ساعلم آپ کو عطاکیاگیاہے۔ (۱)
انسان خواب و موت کو دیکھتا ہے کہ جسمانی کمی وبیشی کے علاوہ ایک خاص قسم کی تبدیلی پیداہوتی ہے یہیں سے پتہ چلتاہے کہ انسان کے پاس جسم کے علاوہ بھی کوئی جوہر ہے ۔ کسی نے بھی روح کے وجود کاانکا ر نہیں کیا ہے یہاں تک کہ مادی حضرات نے بھی اس کے وجود کوقبول کیاہے اسی بناء پر نفسیات ان علوم میںسے ہے جس پر دنیا کی بڑی بڑی یو نیورسٹیوں میں تحقیق ہورہی ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ واحد بحث جو خد اکے ماننے والوں اورمادی حضرات کے درمیان چل رہی ہے وہ روح کے مستقل ہو نے یانہ ہونے کے سلسلے میں ہے اسلامی مفکرین اسلام کی بھر پور مدد سے اس بات کے قائل ہینکہ روح باقی ہے اورمستقل ہے روح کے مستقل ہونے پر بہت سی دلیلیں ہیں ۔

....

(۱) اسراء آیۃ :۸۵

پہلے عقلی دلیل پھر نقلی دلیل پیش کریں گے اگر چہ قرآن پر اعتقاد رکھنے والے بہترین دلیل کلام خدا کوتسلیم کرتے ہیں اور اسی کو اصل مانتے ہیں۔

روح کے مستقل ہو نے پر دلیل

۱ہم اپنے اندر یہ محسوس کرتے ہینکہ ہم متفکر ومدرک ومرید ہیں یہ چیز فکر اورارادہ اور ادراک سے الگ ہے دلیل یہ ہے کہ بولا جاتاہے میری فکر میرا ارادہ میرا ادارک اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم فکر سے الگ ہیں ہم ارادہ سے ہٹکر ہیں درک اورہے ہم اور ہیں یہ سب ہم سے ہے اورہم اسے اپنی ذات میں پا تے ہیں ہم دماغ، دل اور اعضاء سے الگ ہیں یہ (ہم) وہی روح ہے ۔

۲۔ جب بھی انسان اپنے کو جسم سے جدا فرض کرتاہے اورتمام اعضاء بدن کا ناطہ اپنے آپ سے توڑ دیتاہے پھر بھی اپنے کو زندہ محسوس کرتاہے جبکہ اجزاء بدن نہیں ہیں اوریہ وجود وہی روح ہے جومستقل رہ سکتی ہے ۔

۳۔پوری عمرمیں شخصیت ایک ہے ۔ یہ "ہم" ابتداء زندگی سے آخر عمر تک ایک ہے یہ "ہم" دس سال پہلے بھی ہے اور پچاس سال بعد بھی، اگرچہ علم وقدرت زندگی کی کمال تک پہونچ جائے لیکن "ہم" اپنی جگہ برقرار ہے جبکہ آج کے علم نے ثابت کر دیا کہ انسان کے عمر میں کئی بار جسم میں ،رگو ں میں ،یہاں تک کہ دماغ کی شریانوں میں تبدیلی ہوتی ہے چوبیس گھنٹے کے اندر کروروں رگیں ختم ہو تی ہیں اور کروڑوں ان کی جگہ پیداہوتی ہیں جیسے بڑے حوض میں پانی ایک جگہ سے جاتاہے اور دوسری طرف سے آتاہے ظاہر ہے بڑے حوض کاپانی ہمیشہ بدلتاہے اگرچہ لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے ہیں اور اس کوایک ہی حالت میں دیکھتے ہیں ۔

نتیجہ:

اگر انسان صرف اجزاء بدن کا نام ہو تا اورصرف دل و دماغ ہو تا یعنی روح نہ ہوتی تواپنے اعمال کا ذمہ دار نہیں قرار پاتا ،مثلا اگر کو ئی دس سال پہلے کسی جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اس وقت اسے سزا نہیں دے سکتے اس لئے کہ جسم کے تمام خلیئے تبدیل ہوگئے ہیں گویا اب وہ دس سال پرانا جسم نہیں ہے۔اگر انسان ہمیشہ ذمہ دار ہے یہانتک کہ وہ خوداس کا اعتراف کررہا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے اگرچہ تمام اعضاء بدل چکے ہیں مگر وہ خود باقی ہے اوریہ وہی روح ہے۔

روح کی بقاء اور استقلال پر نقلی دلیل

تاریخ اسلام میں بہت سی جگہ موت کے بعد روح سے مربوط چیزیں آئی ہیں جن میں سے بعض یہاں پیش کی جارہی ہے جنگ بدر کے بعد پیغمبر اسلا مؐ نے حکم دیاکہ دشمن کی لاشوں کوایک کنویں میں ڈال دیاجائے اس کے بعد پیغمبرؐ نے کنویں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا :" ھل وجد تم ماوعدکم ربکم حقاً فِانّی قَد وجدت ماوعدنی رَبِّی حقاً"کیا تم لوگو ننے وعدہ خداکے مطابق سب کچھ پایاہے ؟ہم نے تو اللہ کے وعدہ کو حق دیکھا) بعض افراد نے عرض کیا :کیا آپ بے جان لوگو ں سے باتیں کر رہے ہیں، وہ سب توایک لا ش کی شکل میں پڑے ہیں پیغمبر اسلام نے فرمایا: وہ لوگ تم سے بہتر میری آواز سن رہے ہیں دوسرے لفظوں میں یو ں کہا جائے کہ تم لوگ ان سے بہتر میری بات نہیں سمجھ رہے ہو۔ (۱)

سلمان فارسی مولا امیر المومنین کی طرف سے والی مدائن تھے اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں : ایک دن سلمان فارسی کی عیا دت کوگیا، جب وہ مریض تھے اورمرض میں اضافہ ہوتاجارہاتھا یہا نتک کہ موت کی جانب قدم بڑھا رہے تھے مجھ سے ایک دن فرمایا اے اصبغ! رسول خد ا نے مجھ سے فرمایا ہے جب موت قریب ہو گی تو مردہ تم سے باتیں کرینگے ہمینقبرستان کی طرف لے چلو حکم کے مطابق انہیں قبر ستان میں لے جایاگیا کہامجھے قبلہ رخ کرو اس وقت بلند آواز سے کہا :

"السلام علیکم یا اهلَ عرصة البلا ء السلام علیکم یامحتجبین عن الدُّنیا"میرا سلام ہو تم پر اے بلا ء کی وادی میں رہنے والومیراسلام ہو اے اپنے کو دنیا سے چھپا لینے والو۔اسی وقت روحوں نے سلام کا جواب دیااورکہا جو چاہتے ہو سوال کرو جناب سلمان نے پوچھا تم جنتی ہویا جہنمی؟مردہ نے کہا خدا نے مجھے دامن عفو میں جگہ عنایت کی ہے اورمیں جنتی ہو ں جناب سلمان نے موت کی کیفیت اورموت کے بعد کے حالات دریافت کئے ا س نے

....

(۱) سیرہ ابن ہشام ج ،۱ ص ۶۳۹

سب کاجواب دیا اس کے بعد جناب سلمان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی (۱)

مو لا امیرالمومنین نجنگ صفین سے واپسی پر شہر کوفہ کے پیچھے قبر ستا ن کے کنارے کھڑے ہو ئے اور قبروں کی طرف رخ کر کے فرمایا :اے حولناک او ر تاریک قبروں کے رہنے والوتم اس قافلہ کے پہلے افراد ہو ہم بھی تمہارے پیچھے آرہے ہیں لیکن تمہارے گھردوسروں کے ہاتھوں میں چلے گئے ہیں اور تمہاری بیویوں نے شادی کر لیں اورتمہارے مال واسباب تقسیم ہوچکے ہیں یہ سب میری خبر تھی تمہارے پاس کیا خبرہے ؟"ثُمَّ التفت اِلیٰ أَصحابہ فقال أمّا لوأذِن فِي الکلام لأخبروکم أنَّ خیر الزاد التقویٰ" (۲)

پھر اصحاب کی طرف رخ کیا اور فرمایا جان لو اگر انہیں بولنے کی اجازت ہوتی تویہ تمہیں بتا تے کہ بہترین زاد راہ تقوی وپرہیز گا ری ہے ۔

....

(۱) بحار الانوار ج۱، معادفلسفی ۳۱۵
(۲)نہج البلاغہ ،کلمات قصار ۱۲۵

سوالات

۱۔قرآن بقاء روح کے لئے کیا کہتا ہے آیت کے ذریعہ بیان کریں ؟
۲۔ استقلال روح کے لئے عقلی دلیل بیان کریں ؟
۳ بقاء روح کے لئے ایک نقلی دلیل بیان کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

چوتیسواں سبق

معاد جسمانی اورروحانی ہے

کیاموت کے بعد زندگی روحانی ہے ؟یعنی جسم کہنہ ہو کر بکھر جائے گااور آخرت کی زندگی فقط روح سے مربوط ہے یافقط جسمانی ہے اور روح کاشمارجسم کے آثاروخواص مینہے ؟یا یہ کہ آدھی روحانی اور آدھی جسمانی ہے جسم لطیف

اس دنیا وی جسم سے افضل ہے یاموت کے بعد زندگی مادی او رروحانی ہے اور دوبارہ دونوں جمع ہوکر حاضر ہونگے، ان چاروں نظریوں کے حامی اور طرفدارموجود ہیں لیکن شیعوں کا نظریہ (عقیده)یہ ہے کہ قرآن کی بہت سی آیتیں اور حدیثیں معاد جسمانی اور روحانی پر دلالت کرتی ہیں اور اس مسئلہ میں کوئی شک وتردید کی گنجائش نہیں ہے ۔
١۔ بہت سی جگہو ں پر قرآن نے منکریں معاد کو جو یہ سوال کرتے ہیں کہ "جب ہم خاک میں مل جائیں گے او رہماری ہڈیاں پرانی ہوکر پھر زنده ہونگی" جواب دیا ہے ، اور انہیں اس بحث میں بیان کیا جاچکا ہے جہاں معاد پر قرآن کی دلیل پیش کی گئی ہے جیسے (سوره یس آیة ٨٠) میں واضح طور پر معاد جسمانی اور روحانی کوبیان کیاگیا ہے ۔
٢۔ دوسری جگہ (سوره قیامت آیة ٣،٤) میں فرمایا :کیاانسان یہ خیال کرتاہے کہ ہم اس کی ہڈیو ں کو جمع نہیں کرینگے بلکہ ہم قادر ہیں کہ انگلیو ں کے نشانات کو بھی ترتیب دیدیں ،ہڈیو ں کو جمع کرنا انگلیوں کے نشانات کو دوباره مرتب کرنا یہ معا د جسمانی اورروحانی کی ایک او ر دلیل ہے ۔
٣۔ تیسری مثال وه آیتیں جوکہتی ہیں کہ انسان قبر سے اٹھے گا اس سے ظاہر ہے کہ قبر انسانی جسم کے لئے گھر قرار دیا گیا ہے اور اسلامی منکرین کی نظر میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جسم کے بغیر روح کا پلٹنا ممکن نہیں ہے جسم بغیر روح کے صرف لاش ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح کی آیتیں معاد جسمانی اور روحانی کے لئے واضح دلیل ہے ۔ (وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيةُ لا رَيبَ فِيها وأَنَّ اللَّہَ يَبعَثُ مَن فی القُبُورِ)قیامت کے سلسلے میں کو ئی شک نہیں او رخدا وند عالم ان تمام افراد کو جو قبروں میں ہیں دوباره زنده کرے گا ۔(١) سوره یس کی آیة : ١٥١ اور ١٥٢ اور دوسری آیات اس پر شاہد ہیں ۔
٤۔ وه آیتیں جو بہشتی نعمتوں کے سلسلے میں ہیں ۔میوے ،غذائیں مختلف کپڑے اوردوسری جسمانی لذتیں وغیره ،جنت کی لذتیں اور نعمتیں صرف مادیت پر منحصر نہیں ہیں بلکہ معنوی اور روحی لذتیں بھی بہت ہیں جن کا تذکره جنت کی بحث میں آئے گا انشاء اللہ ...
لیکن سوره رحمن اور اس جیسی آیتوں سے یہ بات واضح ہو جا تی ہے کہ معاد جسمانی اور روحانی دونونہی اعتبارسے ہے اور جسم اور روح کے لئے لذتیں ہیں یہ

....

(١) سو ره حج آیة ٧

ہے کہ جنت کی نعمتیں دنیاوی نعمتوں سے الگ ہیں او ران سے بہتر ہیں مگر یہ سب
معاد جسمانی اور روحانی کے لئے دلیل ہیں ۔
٥وه آیتیں جو مجرموں کے لئے مختلف طرح کے عذاب اور سزا کو بیان کرتی ہیں ان میں سے بہت سی جسم سے مربوط ہیں یہ آیتیں قرآن میں بہت ہیں ان میں بعض کی جانب اشاره کررہے ہیں(يَومَ يُحمَىٰ عَلَيها فِی نَارِجَہَنَّم فَتُكوىٰ بِها جِباهُهُم وَجُنُوبُهُم وَظُہُورُهُم)"جس دن انہیں دوزخ میں کھولایا جائے گا اورجلا یا جا ئے گا اور ان کی پیشانیاں نیز ان کے پہلو اور پشت کوداغا جائے گا"(١)(يَومَ يُسحبُونُ فِی النّارِ عَلىٰ وُجُوهِهِم ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ) "جس دن دوزخ کی آگ ان کے چہرے پر ڈالی جا ئیگی او ران سے کہا جا ئے گا آج دوزخ کی آگ کا مزه چکھ لو" (٢)(تَصلىٰ نَاراً حَامِيةً تُسقىٰ مِن عَينٍ آنيةٍ لَيسَ لَهُم طَعَامُ اِلَّا مِن ضَرِيعُ لا يُسمن ولَا يُغنىٰ مِن جُوعٍ)(٣) "بھڑکتی آگ میں داخل ہونگے کھولتے پانی سے سیراب کیا جائے گا ،خشک کا نٹا کڑوا اور بدبو دار کھانے کے علاوه کچھ میسر نہ ہو گا ایسا کھانا جو نہ انہیں موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دلائے گا"۔(كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهمُ بَدَّلنَاهُم جُلُوداً غَيرَ ها لِيَذُوقُوا العَذَابَ إِنَّ اللَّہَ كَانَ عَزِيزاً حَكِيماً)(٤)جیسے ہی کافر کی کھال جل کر ختم ہو جا ئے گی اس کی جگہ دوسری کھال کا اضافہ کیا جائے گا تاکہ عذاب

....

(١) سوره توبہ آیة: ٣٥
(٢) سوره قمر آیة :٤٨
(٣) غاشیہ آیة :٤۔٧
(٤) سوره نسا ء آیة ٥٦

کامکمل مزا چکھ لیں بیشک خدا عزیز اور حکمت والا ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس طرح کہ بہت سی آیتیں ہیں جن کا تذکرہ جہنم کی بحث میں آئیگا سب کے سب معاد جسمانی اور روحانی کے لئے دلیل ہیناگر معاد فقط جسمانی ہوتی تو روحانی غذ اکا کوئی مفہوم نہ ہوتا ؟۔
٦۔ وہ آیتیں جو روز قیامت اعضاء وانسان کے بات کرنے کے بارے میننازل ہوئی ہیں وہ معا د جسمانی اور روحانی پر واضح دلیل ہینچونکہ ایسی آیتیں بھی بہت ہیں لہٰذانمونہ کے طور پرکچھ کا یہاں ذکر کرتے ہیں(اَليَومَ نَختِمُ عَلیٰ أَفوَاهِهِم وَتُكَلِّمُنَا أَيدِيهِم وَتَشهد أَرجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكسِبُونَ)"آج ان کی زبانو ں پر تالے لگ جائنگے ان کے ہاتھ باتیں کریں گے ان کے پائوں جو کئے ہونگے اس پر گواہی دیں گے" ۔(١) (حَتیٰ اِذ مَا جَائُ وهَا شَهِدَ عَلَيهِم سَمعُهم وَأَبصَارُهُم وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعمَلُونَ)" یہانتک کہ جب پہونچیں گے ان کی آنکھیں او رگوشت وپوست جو عمل انجام دیئے ہیں انکی گواہی دیں گے"(وَقَالُوا لِجُلُودِهِم لِمَ شَهِدتُم عَلَينَا قَالُوا أنطَقَنا اللّٰهُ الَّذِی أنطَقَ كُلِّ شَيئٍ)" وہ اپنے جسم سے سوال کریں گے کیوں میرے خلاف گواہی دیتے ہو؟ وہ جواب مینکہینگے وہ خدا جس نے سب کو قوت گویا ئی عطاکی ہے اس نے ہمیں بولنے کے لئے کہا"۔ (٢)

....

(١) سورہ یس ٦٥
(٢) سورہ فصلت ، ٢١

٧۔وہ آیتیں جومعاد جسمانی اور روحانی کو بطور نمونہ اس دنیا میں ثابت کرتی ہیں جیسے حضرت ابراہیم کا قصہ او رچار پرندے جوزندہ ہو ئے (سورہ بقرہ آیة٢٦٠) مقتول بنی اسرائیل کا واقعہ جو زندہ ہوا (بقرہ آیة ٧٣) جنا ب "عزیر" یا"ارمیا '' پیغمبر کا واقعہ (بقرہ ٢٥٩)جناب حزقیل پیغمبر کاقصہ اورموت کے بعد بہت سارے لوگوں کا زندہ ہوناجیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت ٢٤٣ میں ملتا ہے ،جناب عیسی کا مردو ں کو زندہ کرنا (مائدہ ١١٠ آل عمران٤٩) میں آیا ہے جناب موسی کے زمانے مینموت کے بعد ستر آدمیوں کازندہ ہونا (بقرہ ٥٦٥٥) یہ سب کے سب واقعے معاد جسمانی اور روحانی پر محکم دلیل ہیں ۔

سوالات
١موت کے بعدکے حیات کی کیفیت کے بارے میں کیا نظر یہ ہے ؟
٢شیعہ موت کے بعد کی زندگی کو کس طرح جانتے ہیں ایک دلیل قرآن سے ذکر کریں ؟
٣۔ معادجسمانی اور روحانی کانمونہ جو اسی دنیا میں واقع ہوا ہے بیان کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

پیتیسواں سبق

برزخ یا قیامت صغری

جوبھی اس دنیا میں آتاہے ان چار مراحل کو اسے طے کرنا ضروری ہے ۔
١۔ پیدائش سے لے کر موت تک کیونکہ یہ دنیا کی زندگی ہے۔
٢موت کے بعدسے قیامت تک کی زندگی اسے عالم برزخ کہتے ہیں۔
٣قیامت کبری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤۔جنت یا دوزخ

برزخ

برزخ؛ دو چیز کے درمیان کے فاصلے کانام ہے یہاں برزخ سے مراد وہ دنیا ہے جواس دنیا اور آخرت کے درمیان ہے جب روح قفس عنصری سے پرواز کرجاتی ہے (قبل اس کے کہ یہ روح قیامت کے لئے دوبارہ اصل بدن میں واپس آئے) ایک ایسے نازک جسم میں رہتی ہے جسے جسم مثالی کہتے ہیں تاکہ قیامت کے وقت وہ اسی کے ساتھ ہو ۔

موت کے وقت انسان دنیا او رآخرت کے درمیان ہوتا ہے مولا امیر المومنین نے فرمایا: لِکلِّ دار باب وباب دار الآخرة الموت ہر گھر کا ایک دروازہ ہوتا ہے او رآخرت کا دروازہ موت ہے (١) جیسا کہ بعض احادیث میں واضح طور پر ملتا ہے کہ موت کے وقت بہت سی چیزیں ہمارے لئے واضح اور روشن ہوجاتی ہیں ۔

١۔ملک الموت اور دوسرے فرشتوں کو دیکھنا

(٢) پیغمبر اکرمؐ او ر دوسرے ائمہ علیہم السلام کی زیارت

(٣) جنت یا دوزخ میں اپنی جگہ کا دیکھنا

(٤) اعمال کامجسم ہونا او راپنے گذرے ہوئے اعمال کو دیکھنا

(٥) دولت کا مجسم ہونا جو جمع کر رکھی ہے

(٦) اولا د رشتہ دار اور دوستوں کا مجسم ہونا

(٧) شیطان کامجسم ہونا

یہ کیفیت جس سے اچھے اعمال انجام دینے والے بھی ڈرتے ہیں اور خدا سے پناہ مانگتے ہیں ۔اس وقت انسان بعض پس پردہ رموز واسرار کو دیکھتا ہے او راس کا اعمال اس کے سامنے ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو نیکیوں سے خالی اور گناہ کے بوجھ تلے محسوس کرتاہے اپنے کئے پرنادم وپشیمان ہو کر پلٹنے کی التجا کرتا ہے تاکہ اپنے کئے کا جبران کر سکے ۔(حَتیٰ اِذَا جَائَ أَحَدَ ھُمُ المَوت قالَ رَبِّ ارجِعُونِ لَعلّي أَعمَلُ صَالِحاً فِیمَا تَرکتُ کَلَّا اِنَّھَا کَلِمةُ ھُوَ قَائِلُھَا)"جب ان

....

(١) شرح نہج البلا غہ ابن ابی الحدید

میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے فریاد کرتے ہیں بارالہا !مجھے پلٹادے تاکہ جو کچھ چھوٹ گیاہے اسے پورا کرلیں اور اچھے اعمال انجام دے لیں اس سے کہا جا ئے گا ایسا نہیں ہوسکتایہ فریاد ہے جو وہ کریں گے"۔ (١)

یہ باتیں زبان پر ہونگی او راگر پلٹا دیا جائے تو اعمال پہلے کی طرح ہو ں گے جس طرح جب مجرم گرفتار ہوتاہے او راسے سزادی جاتی ہے تو یہی کہتا ہے لیکن جیسے ہی اس کی گرفتاری اور سزاختم ہو جاتی ہے اکثر پھر وہی اعمال دہراتا ہے ۔

قَال لقمان لابنہ: یَا بُنيِ اِنَّ الدُّنیا بحر عمیق وقد ھلکَ فیھا عالم کثیر فاجعل سفینتکَ فِیھَا الاِیمان بِاللّٰہ واجعل زادک فیھا تقویٰ اللّٰہ واجعل شراعھا التوکّل علیٰ اللّٰہ فَاِنْ نجوّت فبرحمة اللّٰہ وان ھلکت فیہ فبذنوبکَ وأشد ساعاتہ یوم یولد ویوم یموت ویوم یُبعث۔"جنا ب لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا :اے میرے لخت جگر !یہ دنیا بہت گہرا سمندر ہے کتنے لوگ اس میں ڈوب چکے ہیں لذا تم خدا پر ایما ن، اپنے لئے کشتی نجا ت اور زاد راہ، پرہیز گاری نیز لنگر خدا پر بھروسہ کرو اب اگر ڈوبنے سے بچ گئے تو یہ خدا کی رحمت ہے اور اگر غرق ہوگئے تو یہ تمہا رے گناہ کے با عث ہوگا اور سخت ترین لمحہ زندگی انسان کے لئے وہ ہے جب وہ اس دنیا میں قدم رکھتا ہے یا وہ دن ہے جب اس دنیا کو خدا حافظ کہتاہے یا پھر وہ دن ہوگا جب پلٹایا جائے گا "۔(٢)

....

(١) سورہ مومنون آیة ، ٩٩۔١٠٠
(٢)بحارالانوار جلد ،٦ ص ٢٥٠

عالم برزخ کے اثبات کے سلسلہ میں بہت سی آیتیں وروایتیں پائی جا تی ہیں اگر چہ یہ بات عقل ومحسوسات کے ذریعہ بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ثابت ہو چکی ہے۔

برزخ کے سلسلے میں قرآنی آیا ت
(حَتیٰ اِذَا جَائَ أَحدَهُمُ المَوتُ قالَ رَبِّ ارجِعُونِ لَعلّی أعمَلُ صَالِحاً فِیما تَرکتُ کَلَّا اِنَّهَا کَلِمَة هُوَ قَائِلُهَا وَمِن وَرائِهِم بَرزَخُ اِلیٰ یَوم یُبعثُونَ)(۱)یہا ں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آگئی تو کہنے لگا کہ پرور دگار مجھے پلٹا دے شاید میں اب کوئی نیک عمل انجام دوں ،ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے جویہ کہہ رہا ہے او ر ان کے پیچھے ایک عالم برزخ ہے جو قیامت کے دن تک قائم رہنے والاہے یہ آیت واضح طور پر برزخ کی طرف اشارہ کررہی ہے۔
(وَلَاتَحسَبَنّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیل اللّٰہِ أَمواتاً بَلْ أَحیائُ عِندَ رَبِّهِم یُرزَقُونَ)(۲) خبردار راہ خد امیں قتل ہونے والوں کومردہ خیال نہ کرنا وہ زندہ ہیں او راپنے پرور دگا ر کے یہا ں سے رزق پارہے ہیں ۔(وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یُقتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ أَمواتُ بَل أَحیائُ ولکِن لَا تَشعُرُون)(۳) "اور جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کاشعورنہیں ہے "۔
یہ دو آیتیں برزخ کی زندگی اور شہداء کے رزق کو ثابت کرتی ہیں۔
....

(۱) سورہ مومنون ۹۹۔۱۰۰
(۲) آل عمران آیة ،۱۶۹
(۳) بقرہ آیة :۱۵۴

برزخ میں کافروں پر عذاب

(النَّارُ یَعرِضُونَ عَلیها غُدُوّاً وَعَشِیّاً وَیَومَ تَقُومُ السَّاعَة أَدخِلُوا آلَ فِرعَون أَشَدَ العَذَابِ) ہر صبح وشام آگ انہیں پیش کی جاتی ہے اور جب قیامت آئے گی اس وقت حکم دیا جائے گا کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب سے گذارا جائے۔ (۱)
امام صادق نسے روایت ہے کہ دنیا میں آل فرعون ہر صبح وشام آگ کے سامنے پیش کئے جا ئیں گے لیکن قیامت میں (یوم تقوم الساعة)ہے (۲) آیت نے واضح طور پر عذاب کو دوحصوں میں آل فرعون کے لئے تقسیم کیاہے۔
۱۔برزخ میں صبح وشام آگ۔۲۔ قیامت میں سخت ترین عذاب۔

قبر دوسری دنیا کی پہلی منزل

سوال قبر :

جب انسان کو قبر میں رکھ دیا جائے گا اور خدا کے دوفرشتے جنہیں نکیر ومنکر یا ناکر ونکیر کہا جاتا ہے اس کے پاس آئیں گے اوراس سے خد اکی وحدانیت ،نبوت ، وولایت اور نماز وغیرہ کے بارے میں سوال کرینگے ۔
عن أب عبداللّٰہ قال:" مَن أنکَر ثلا ثة أشیاء فلیس من شیعتنا المعراج والمسألة فی القبر و الشفاعة"
....

(۱)غافر آیة :۴۶
(۲) بحا رالانوار ج۶، ص ۲۸۵

امام صادق ننے فرمایا جو شخص تین چیز کامنکرہے وہ میرا شیعہ نہیںہے معراج رسولؐ ، قبر میں سوال اور شفاعت۔
امام زین العابدین ں ہرجمعہ کو پیغمبر اکرمؐ کی مسجد میں لوگوں کو نصیحت کرتے تھے لوگ اسے حفظ بھی کرتے تھے او رتحریر بھی کرتے تھے ،امام فرماتے ہیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أيُّها النَّاس اتقوا اللہ واعلموا أنَّكم اليہ تُرجعون فتجد كُلّ نفس ما عملت فى هذه الدنيا من خير محضراً وما عملت من سوء تودُّ لو أنَّ بينها و بينہ أمداً بعيداً و يحذّركم اللہ نفسہ و يحک ابن آدم الغافل و ليس بمغفول عنہ ابن آدم أنَّ أجلک أسرع شيئٍ اِليک قد أقبل نحوکَ حثيثاً يطلبکَ و يوشکَ أنَّ يدرککَ وکان قد أوفيت أجلکَ و قبض الملکَ روحکَ وصرت اِلىٰ منزل وحيداً فردَّ اِليکَ فيہ روحکَ واقتحم عليکَ فيہ ملکا کَمنکر ونکير لمسئلتکَ وشديد امتحانکَ ألا وأنَّ أوّل مايسئلا نکَ عن رَبِّکَ الّذِی کنت تعبده وعن نبيّک الذی أرسل اِليکَ وعن دينکَ الّذِی کنت تدين بہ وعن کتابکَ الذِی کنت تتلوه وعن اِمامکَ الذی کنت تتولاه ثم عن عمرکَ فيما أفنيتہ و مالکَ من أين اکتسبتہ؟وفيما أتلفتہ فخذ حذرکَ و انذر لنفسکَ واعد للجواب قبل الامتحان والمسألة والاختبار"

اے لوگو ! تقوی الٰہی اختیار کرو او ریہ جان لو کہ اسی کی طرف پلٹ کے جا نا ہے اب جس نے اس دنیا میں نیک کام انجام دیا وہ اس کا صلہ پائے گا ۔اسی طرح برائیاں بھی ہیں کہ جس کے لئے تمنا کرے گا اے کا ش! میرے او ران گناہو ں کے درمیان ایک لمبا فاصلہ ہوتا ۔اور خدا آپ کو ڈرا رہا ہے کہ اے غافل انسان تجھ سے غفلت نہیں برتی گئی ہے ۔

اے فرزند آدم موت تجھ سے سب سے زیادہ قریب ہے اور عنقریب وہ تجھے اپنی آغوش میں لے لیگی گویا موت آچکی ہے او رفرشتہ نے تمہاری روح کو قبض کرلیا ہے او رتم ایک گوشہ تنہائی میں داخل ہو گئے ہو اور تمہاری روح پلٹا دی گئی ہے اور نکیر ومنکر تمہارے سوال او رسخت امتحا ن کے لئے حاضر ہوگئے ہیں جاگ جائو سب سے پہلا سوال جو تم سے کیا جائے گا ،اس خد اکے سلسلہ میں ہو گا جس کی تم عبادت کرتے تھے اور اس پیغمبر کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اس دین کے بارے میں ہوگا جس کے تم معتقدتھے او ر اس قرآن کے بارے میں ہوگا جس کی تم تلا و ت کرتے تھے او ر اس امام کے بارے میں جس کی ولا یت کو تم نے مانا تھاپھر تمہاری عمرکے سلسلہ میں سوا ل ہوگا کہ کس چیز میں گذاری اور مال کے بارے میں کہ تم نے اسے کہاں سے حاصل کیا اورکہا ں خر چ کیا ؟لہٰذا احتیاط کا دامن نہ چھوڑو اور اپنے سلسلہ میں سوچو ،امتحان اور سوالات سے پہلے اپنے کو تیار رکھو ۔(۱)

....

(۱) بحار الانوار جلد ،٦ ص ٣٢٢

سوالات

۱۔ انسا ن موت کے وقت کس چیز کا مشاہدہ کر ے گا ؟
۲۔ ہر شخص ولا دت کے بعد کتنے مراحل طے کرتاہے ؟
۳۔ برزخ کیا ہے اور کس مرحلے کانام ہے ؟
٤۔ قرآن برزخ کے لئے کیا فرماتا ہے آیت لکھیں ؟

چھتیسواں سبق

صور کا پھونکنا ،اور نامۂ اعمال

اس دنیا کا اختتام اور دوسری دنیا کا آغاز ایک قیامت خیز چیخ کے ساتھ ہوگا قرآن کی بہت سی آیتوں میں صور پھونکنے کی طرف اشارہ ہے ان تمام آیتوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دوبارصورپھونکا جائے گا۔

۱۔اس دنیا کے خاتمہ کے وقت جس سے تما م مخلوق خدا فنا ہوجا ئے گی یہ صورموت ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔ قیامت کے وقت جب تمام مخلو ق کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اوریہ صور قیامت ہے ان دواہم واقعہ کو قرآن نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے" نفخ صور" صیحہ' نقر در ناقور" " صاخہ"،"قارعہ" "زجرة"۔(وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُعِقَ مَن فِي السَّمواتِ وَمَن فِي الأَرض اِلا مَن شاء اللّٰہ ثُمَّ نُفِخَ فیِہِ اُخَریٰ فاِذاھُم قِیَامُ یَنظُرونَ)"اور جب صور پھو نکا جائے گا اس وقت تمام مخلوق جو آسمان و زمین مینہیں سب کے سب فنا ہوجائیں گے مگرصرف وہ لوگ بچیں گے جنہیں خدا چاہے گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا کہ اچانک سبھی اٹھ کھڑے ہو نگے اورحساب اور جزاء کے منتظر ہونگے "۔

سورۂ یس کی ۵۳ آیت میں اس واقعہ کو"صیحہ "چنگھا ڑ کے نام سے یاد کیاگیاہے ۔

(اِنّ کَانَت اِلّا صَیحَةً وَاحِدةً فاِذَا ھُم جَمِیعُ لَدَینا مُحضَرُونَ) یس:۵۳) قیامت توصرف ایک چنگھاڑ ہے اس کے بعد سب ہماری بارگا ہ میں حاضر کردئے جائیں گے او رسورہ مدثر کی آیت ۸ میں نقر وناقور کے نام سے جانا جاتاہے(فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُورِ فَذٰلِک یَومَئِذٍ یَوم عَسِیر)پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن انتہائی مشکل دن ہوگا اور سورہ عبس کی آیة ۳۳ میں (فاِذَا جاء ت الصَّاخَةُ)پھر جب کان کے پردے پھاڑ نے والی قیامت آجا ئے گی ۔

اور سورہ قارعة کی ایک سے تین تک کی آیتوں میں اس اہم واقعہ کو قارعہ سے یاد کیا ہے۔(القَارِعَةُ مَا القَارِعةُ وَمَا أدرَاک مَا القَارِعَةُ)کھڑکھڑانے والی اور کیسی کھڑکھڑانے والی اورتمہیں کیامعلوم کہ وہ کیسے کھڑکھڑانے والی ہے اور سورہ صافات کی آیة ۱۹میں زجر کے نام سے یاد کیاگیاہے(فَاِنّما ھِیَ زَجَرَةُ وَاحِدةُ فَاِذَا ھُم یَنظُرُونَ)یہ قیامت تو صرف ایک للکا ر ہوگی جس کے بعد سب دیکھنے لگیں گے ان تمام آیات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس دنیا کا خاتمہ اور دوسری دنیا کا آغاز اچانک اور ایک چنگھا ڑ "صیحہ " کے ذریعہ ہوگا یہ تمام عنوان جو ذکر کئے گئے ہیں یہ سب کنایہ ہیں نفخ چاہے پھونکنے کے معنی میں ہو یا صورکے البتہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ واقعہ سخت ہوگا او رصور کا پھونکا جانا عام طرح سے نہیں ہوگا بلکہ ایک سخت دن ہوگا اور عجیب طریقہ کی چنگھاڑ ہوگی جس سے ایک سکنڈ میں تمام زمین او رآسمان والے نابو د ہو جا ئیں گے خدااپنے دوسرے حکم سے قیام قیامت کی خاطر سب کو دوبارہ زندہ کرے گا ان دو حکم کے درمیان کا فاصلہ ہمیں معلوم نہیں ۔

صحیفہ یانامۂ اعمال

قرآن او راحادیث معصومین علیہم السلام میں نامہ اعمال کے متعلق بہت طویل بحث ہے ایسانامہ اعمال جس میں انسان کے تمام اعمال ثبت ہو ں گے اور قیامت کے دن ظاہر ہوں گے ۔

۱۔ اعمال کا ثبت ہونا:(وَنَکتُبُ مَا قَدَّموا وَآثَارھم وَکُلَّ شَيئٍ أَحصَینَاہُ فِي اِمامٍ مُبینٍ) اور ہم ان گزشتہ اعمال اور ان کے آثار کو لکھتے جاتے ہیں اورہم نے ہر شی ٔ کو ایک روشن امام میں جمع کردیاہے۔ (۱)(وَکُلّ شَیئٍ فَعَلُوہُ فِی الزُّبُرِ وَکُلُّ صَغِیرٍ وَکَبیرٍ مُستَطَرُ) اور ان لوگو ں نے جو کچھ بھی کیا ہے سب نامۂ اعمال میں محفوظ ہے اور ہر چھوٹا اور بڑا عمل اس میں درج کردیاگیا ہے۔ (۲)(اِنَّ رُسُلَنا یَکتُبُونَ مَا تَمکُرونَ) اور ہمارے نمایندہ تمہا رے مکر کو برابر لکھ رہے ہیں۔ (۳)(أَم یَحسَبُونَ أنَّا لَا نَسمعُ سِرَّھُمُ و نَجوٰھم بَلیٰ وَ رُسُلَنَا لَدیھِم یَکتبُونَ) یا ان کاخیال ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سن سکتے ہیں تم ہم کیا ہمارے نمایندہ سب کچھ لکھ رہے ہیں۔ (٤)

(فَمَنْ یَعمَل مِنَ الصَّالِحَاتِ وَھُوَ مُؤمِنُ فلا کُفرانَ لِسَعیہِ وَاِنَّا لَہُ

....

(۱)سورہ یس آیة: ۱۲

(۲) سورہ قمر آیة: ۵۳۔۵۲

(۳) سورہ یونس آیة: ۲۱

(٤) سورہ زخرف آیة: ۸۰

کَاتِبُونَ)پھر جوشخص صاحب ایما ن رہ کر عمل کرے گا اس کی کوشش برباد نہ ہوگی اورہم اس کی کوشش کوبرابر لکھ رہے ہیں۔ (۱)

اعمال کا ظاہر ہونا :(وَاِذَا الصُحُفُ نُشِرت عَلِمَت نَفسُ مَا أَحضَرت)اورجب نامۂ اعمال منتشر کر دئے جائیں گے تب ہر نفس کومعلوم ہوگا کہ اس نے کیا حاضرکیا ہے۔ (۲) (بَل بَداَ لَھُم مَا کَا نوا یُخفُونَ مِن قَبلُ) بلکہ ان کے لئے وہ سب واضح ہوگیا جسے پہلے سے چھپا رہے تھے۔(۳)(یُنَبَّوا الأِنسَانُ یَومئِذٍ بِمَا قَدَّمَ و اخَّرَ) اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے پہلے اور بعد کیاکیا اعمال کئے ہیں۔ (٤) (وَکُلَّ اِنسانٍ ألزمنَاہُ طَائِرہُ فِی عُنُقِہِ وَنُخرجُ لَہُ یَومَ القِیَامَةِ کِتَاباً یَلقیٰہُ مَنشُوراً)(٥)اور ہم نے ہر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسان کے نامہ اعمال کو اس کی گردن میں آویزان کردیا ہے اور روز قیامت اسے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح پیش کردیں گے (وَوُضِعَ الکِتَابُ فَتَریٰ المُجرمِینَ مُشفِقِینَ مِمَّا فِیہِ وَیَقُولُونَ یا وَیلَتَنَا مَالِ ھَذا الکِتَابِ لَا یُغَادِرُ صَغِیرَۃً وَلَاکَبِیرَۃً اِلاَّ أَحصیٰھا وَ وجدُوا مَا عَمِلوا حَاضِراً وَلاَ یَظلِمُ رَبُّکَ أَحَداً)اور جب نامہ اعمال سامنے رکھا جائے گا تودیکھو گے کہ مجرمین اس کے مندرجات کو دیکھ کر خوفزدہ ہوں گے اورکہیں گے ہا ئے افسوس اس کتاب نے چھوٹا بڑا کچھ نہیں چھوڑا ہے اور سب کو جمع کرلیا ہے اور سب اپنے اعمال کو بالکل حاضر پائیں گے اور تمہارا پرور دگار

....

(۱) سورہ انبیاء آیۃ: ۹۴
(۲) تکویر آیۃ: ۱۴۔۱۰
(۳) سورہ انعام آیۃ: ۲۸
(٤) سورہ قیامت آیۃ: ۱۳
(۵)سورہ اسراء آیت۱۳

کسی ایک پربھی ظلم نہیں کرتا ہے۔ (۱)

نامۂ اعمال احادیث معصومین علیہم السلام کی نظر میں

امام محمدباقرں سورہ اسراء کی آیۃ ۱٤ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ہر انسان کا نامہ اعمال اس کی گردن میں لٹکادیا جائیگا ۔ (خیرہ وشرہ معہ حیث کان لا یستطیع فراقہ حتیٰ یعطیٰ کتابہ یوم القیامۃ بما عمل) انسان کی اچھائیاں اور برائیاں نہ الگ ہونے والے ساتھی کی طرح ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں یہاں تک(نامہ اعمال) وہ کتاب ان کے کئے ہو ئے اعمال کے ساتھ اس کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ (۲)

عن أَبی عبد اللّہ علیہ السلام: اذاکان یوم القیامۃ دفع الانسان کتابہ ثم قیل لہ اقرأ فقال الراوی فیعرف ما فیہ :فقال إنَّ اللّہَ یُذکّرہ ، فما من لحظۃ ولا کلمۃ ولانقل قدم ولا شیء فعلہ الاذکرہ کأنہ فعلہ تلک الساعۃ فلذلک قالوا یا وَیلَتَنا مالِ ھَذَا الکِتَابِ لَایُغادِرُ صَغیرۃً ولا کَبیرۃً اِلَّا أَحصیٰھَا.

امام جعفر صادقںنے فرمایا :جب قیامت آئے گی انسان کے نامہ اعمال کواس کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس سے کہا جا ئے گا پڑھو راوی کہتا ہے کیا ان

....

(۱)سورہ کہف آیۃ ٤۹
(۲) نورالثقلین ج۳،ص ،۱٤٤

مطالب کو وہ جانتا ہوگا ؟امام نے فرمایا : خدا وند عالم اسے یاد دلا ئے گا اس طرح کہ جو بھی اس نے وقت گذار اجو کہا ،جو قدم اٹھایا ،یادوسری چیزیں جس پر عمل کیا ہوگا خدا اسے ان تمام لمحات کو اسے اس طرح یاد دلائے گا جیسے اس نے اسی وقت انجام دیاہواور وہ کہیں گے ہا ئے افسوس یہ کیسی کتاب ہے کہ جس میں ہر چھوٹا ،بڑا سب کچھ لکھ دیا گیاہے (۱)۔

نامۂ اعمال کسے کہتے ہیں

جوچیز یقینی اور مسلّم ہے وہ یہ کہ انسان کے تمام اعمال اور کردار لکھے جاتے ہیں، اب کیا یہ کا غذ، ورق یا کتاب ہے یادوسری چیز ہے ؟اس کی مختلف تفسیریں کی گئیں ہیں تفسیر صافی میں مرحوم فیض کاشانی کہتے ہیں نامہ اعمال روح انسان کے لئے کنایہ ہے کہ اس میں تمام اعمال کے آثار چھپ جاتے ہیں۔

تفسیر المیزان میں علامہ طباطبائی مرحوم فرماتے ہیں نامہ اعمال انسان کے تمام حقیقت کو اپنے اندر شامل کئے ہوگا اوراس کے خطوط دنیاوی کتاب سے مماثلت نہیں رکھتے ہونگے بلکہ وہ خود اعمال انسان ہے،کہ جس سے خدا باکل واضح طور پر انسان کو بتا دے گا اور مشاہدہ سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے انھوں نے سورہ آل عمران کی آیت ۳۰ سے استفادہ کیا جس میں ارشاد ہو ا (جس دن انسان اپنے اچھے اور برے اعمال کو سامنے دیکھے گا)(۲) اور بعض نے نامۂ اعمال کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱)پیام قرآن ج،٦ ص ۱۰۱
(۲) المیزان ج، ۱۳ص،۵۸

ویڈیوکیسٹ کی تصویر یا ٹیپ کی کیسٹ سے مشابہ بتایا ہے بہر حال چونکہ نامۂ اعمال کا قرآن واحادیث میں کافی ذکر ہے ہم اس پر ایما ن رکھیں ہر چند اس کی حقیقی کیفیت کاہمیں علم نہیں ہے ۔

سوالات
۱۔نفخ ،صور سے کیامراد ہے اور یہ کب واقع ہوگا ؟
۲۔ امام محمد باقر ننے نامۂ اعمال کے سلسلے میں کیا فرمایا ہے ؟
۳۔ نامہ اعمال کسے کہتے ہیں واضح کیجئے ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

سیتیسواں سبق

قیامت کے گواہ اور اعمال کا ترازو

خدا وند عالم لوگوں کی تما م اچھائیاں اوربرائیاں اچھی طرح سے جانتا ہے چاہے انہیں ظاہر میں انجام دیا ہو یاچھپ کر لیکن خدا کی مصلحت اور حکمت اس چیز پر قائم ہوگی کہ قیامت میں لوگوں سے سوالات ان کے اعمال کے کارنامہ اور گواہوں کی گواہی کے اعتبار سے ہو گی اور وہ گواہ یہ لوگ ہیں ۔
۱۔خدا وند عالم :جوپہلا گواہ ہے (اِنَّ اللّٰہَ علیٰ کُلِّ شَیئٍ شَہیدُ) بیشک خدا ہر چیز پر گواہ ہے۔ (۱)(اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیکُم رَقیباً)اللہ تم سب کے اعمال کانگراں ہے۔ (۲) (فَاِلَینَا مَرجِعُہُم ثُمَّ اللّٰہ شَہیدُ عَلیٰ مَایَفعَلُونَ)بہر حال پلٹ کر ہماری ہی بارگاہ میں آنا ہے اس کے بعد خدا خود ان کے اعمال کا گواہ ہے۔ (۳)
۲۔انبیاء اور ائمہ علیہم السلام :(وَ یَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیکُم شَہیداً) اور پیغمبر آپ پرگواہ ہونگے۔(٤)(وَجِئنَابِک عَلیٰ ہَولِاء شَہیداً) اورپیغمبر آپ کو ان سب کاگواہ بنا کر بلائیں گے۔ (۵) (وَیَومَ نَبعَثُ مِن کُلِّ اُمَّةٍ

....

(۱) سورہ حج آیة:۱۷
(۲) سورہ نسا ء آیة: ۱
(۳) سورہ یونس آیة: ٤٦
(٤) سورہ بقرہ آیة:۱٤۳
(۵) سورہ نسا ء آیة:٤۱

شَہیداً)اور قیامت کے دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے۔ (۱)
ابوبصیر کے بقول امام صادقنسے اس قول خدا کی تفسیر میں :
(وَکَذٰلِکَ جَعَلنَاکُم اُمَّةً وَسَطَاً لِتَکُونُوا شُہدَائَ عَلیٰ النَّاسِ وَیَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیکُم شَہیداً) فرماتے ہیں:" نحن الشھداء علیٰ الناس بما

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عند هم من الحلال والحرام وبما ضیعوا منہ" (ہم لوگوں پر گواہ ہو نگے اس چیز کے لئے جو حلا ل اور حرام ان کے پاس ہے اور جو انھوں نے ضایع کیا ہے۔ (۲)
او ردوسری روایت میں ہے کہ ہم امت وسط ہیں اور ہم خدا کی طرف سے امت کے گواہ ہیں اور خدا کی زمین پر حجت ہیں۔ (۳)
۳۔فرشتے :(وَجَائَ تْ کُلُّ نَفسٍ مَعَها سَائِقُ وَ شَہِیدُ) اور ہر انسان آئے گا اس حال میں کہ فرشتے اسے لے جائیں گے اور فرشتے ان کے کامو ں پر گواہ ہوں گے(ماَ یَلفظ مِن قَول اِلّا لَدَیہ رَقِیب عَتید) وہ کو ئی بات منھ سے نہیں نکالتا ہے مگر یہ کہ ایک نگہبان اس کے پاس موجود رہتا ہے۔ (٤)
امیر المومنین دعائے کمیل میں فرماتے ہیں:"وکلَّ سیئة أمرت بِاثباتھا الکرام الکاتبین الذین وکلّتھم بحفظ مایکون منی وجعلتھم شھوداً علیَّ مع جوارحی"بارالہا ! میرے ان گنا ہوں کومعاف کردے جنہیں لکھنے کے لئے اپنے

....

(۱) سوره نحل آیة:۸۹
(۲) تفسیر نورالثقلین ج۱،ص ۱۳٤
(۳) حوالہ سابق
(٤) سوره ق آیة:۲۱، ۱۸

محبوب فرشتوں کو حکم دیا ہے اور انہیں ہما رے اعضاء جسمانی کے ساتھ گواہ بنایا ہے۔
٤۔زمین :(یَومئذٍ تُحَدّث أخبارَھا) (زمین) اس دن وہ اپنی خبریں بیان کریگی (۱) پیغمبر اسلامؐ نے جب اس آیت کو پڑھا فرمایا:" ا تدرون ما اخبارھا؟ جاء ن جبرئیل قال خبرھا اِذا کان یوم القیامة أخبرت بکلِّ عمل علیٰ ظھرھا" جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہیں ؟ جبرئیل نے مجھ سے بتایا ہے کہ زمین اس چیز کے بارے میں بتائے گی جو اس پر انجام دیا گیا ہے۔ (۲)
مولائے کا ئنات فرماتے ہیں :"صلوا المساجد فی بقاع مختلفة فاِنَّ کُلَّ بقعة تشھد للمصلی علیھا یوم القیامة"مسجد میں ہر جگہ نما ز پڑھو چونکہ ہر جگہ قیامت کے دن نماز پڑھنے والے کے لئے گواہی دے گی ۔اسی طرح جب مولائے کائنات بیت المال کو مستحقین میں تقسیم کردینے کے بعدجب زمین خالی ہوجاتی تھی تو دورکعت نماز پڑھتے تھے اور بیت المال کی زمین سے خطاب کر کے کہتے تھے قیامت میں گواہ رہنا حق کے ساتھ یہا ں مال جمع کیا اور حق کے ساتھ تقسیم کیا۔ (۳)
٥۔ زمان (رات ودن) قال أبو عبدﷲ علیہ السلام: ما مِن یوم یأتی علیٰ اِبن آدم اِلّا قال ذلک الیوم : یا بن آدم أنا یوم جدید وأنا علیک شھید فقل فَیّ خَیراً أشھُد لَک یوم القیامة فاِنَّک لن ترانِی بعدھا أبداً "امام صادق

....

(۱) سوره زلزال آیة:٤
(۲) درالمنثور ج،۲ معاد فلسفی ۳۳٤
(۳) لئالی الاخبارص٤٦۲

نے فرمایا : کوئی دن انسان کے لئے نہیں گذرتا مگر وہ دن انسان سے کہتا ہے اے فرزند آدم! میں نیا دن ہو ں اور ہم تمہا رے اوپر گواہ ہیں لہٰذا آج اچھائی انجام دو تاکہ قیامت کے دن تمہارے لئے گواہی دیں اور اس کے بعد تم مجھے کبھی نہیں دیکھو گے ۔
وعنہ عن أبیہں :قال اللّیل اِذا اقبل نادیٰ منادٍ بصوت یسمعہ الخلائق اِلّا الثّقلین :یا ابن آدم !أنّی علیٰ ما فیِّ شھید فخذ منی فأنّی لوطلعت الشمس لم تزد فیّ حسنہ ولم تستعتب فیِّ من سیئة وکذلک یقول النھار اِذَا ادبر اللَّیل"امام صادق ں اپنے والد بزرگوار امام باقر سے نقل کرتے ہیں کہ انھو ں نے فرمایا جب رات آتی ہے تو آواز دینے والا آواز لگا تا ہے جس کو انسان او رجنات کے علاوہ سبھی سنتے ہیں کہتاہے :اے فرزند آدم !جو کچھ ہم میں انجام پایا ہے اس پرگواہ ہیں لہٰذا زاد راہ کو مجھ سے حاصل کرلو کیونکہ اگر سورج نکل آیا تو پھر مجھ میں اچھا ئیوں کا اضافہ نہیں کرسکتے او ر گنا ہ کو واپس نہیں لے سکتے اور یہی فریادن کی ہوتی ہے جب رات گذر جاتی ہے۔ (۱)
٦۔ انسان کے اعضاء وجوارح :(یَومَ تَشھَدُ عَلَیھِم ألسِنَتھُم وَ أَیدِیھِم وَ أَرجُلُھُم بِمَا کَا نُوا یَعملُون) قیامت کے دن ان کے خلا ف ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پائوں سب گواہی دیں گے کہ یہ کیا کررہے تھے۔(۲)(الیَومَ نَختِمُ عَلیٰ أفوَاهِهِم وَ تُکَلِّمنَا أیدِیهِم وَتَشهُدُ أرجلُهُم بِمَا کَانُوا یَکسِبُونَ)آج

....

(۱)بحا الانوار ج۷، ص ۳۲۵
(۲)سو رہ نور آیة: ۲٤.

ہم ان کے منھ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ بولیں گے او ران کے پائو ں گواہی دیں گے کہ یہ کیسے اعمال انجام دیا کرتے تھے۔ (۱) (شَہِدَ عَلَیهِم سَمعُهم و أبصارُهُم وَ جُلُودُهُم بِمَا کَا نُوا یَعمَلُونَ)ان کے کا ن اور انکی آنکھیں اور جلد سب ان کے اعمال کے بارے میں ان کے خلا ف گواہی دیں گے۔(۲)
۷۔ خود عمل کا حاضر ہونا :عمل کا مجسم ہوکر سامنے آنا سب سے بڑا گواہ ہے (یَومَئِذٍ یَصدُرُ النَّاسُ أشتاتاً لِیُروا أعَمالَهُم فَمَنْ یَعمَلْ مِثقَالَ ذَرةٍ خَیراً یَرَهُ وَمَنْ یَعمَل مِثقالَ ذَرةٍ شَراً یَرَهُ)اس روز سارے انسان گروہ در گروہ قبروں سے نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ اسے بھی دیکھے گا ۔(۳) (وَوَجَدُوا مَاعَمِلوا حاَضِراً وَلَا یَظلِمُ رَبُّکَ أحداً)او رسب اپنے اعمال کو بالکل حاضر پائیں گے او رتمہا را پرو ردگا ر کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔ (٤) (یَومَ تَجِدُ کُلَّ نَفسٍ مَاعَمِلَتْ مِنْ خَیرٍ مُحضَراً وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوئٍ تَوَدُّ لوأَنَّ بَینَها وَبَینَہُ أَمَداً بَعیدا)اس دن کو یاد کرو جب ہر نفس اپنے نیک اعمال کو حاضر پائے گا او ر اعمال بد کو بھی کہ جن کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش ہما رے اور ان برے اعمال کے درمیان طویل فاصلہ ہو جا تا۔ (٥)

....

(۱) سورہ یس آیة: ٦٥
(۲) سورہ فصلت آیة: ۲۰
(۳)سورہ زلزال آیة: ٦تا آخر.
(٤) سورہ کہف آیة ٤۹
(٥)سورہ آل عمران آیة ۳۰.

اعمال کے مجسم ہونے اور حاضر ہونے کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں ہیں پائی جا تی ہیں جیسا کہ شیخ بہا ئی مرحوم کہتے ہیں:" تُجسّم الأعمال فی النشأة الأ خرویة قد ورد فيِ أحادیث مُتکثرة من طرق المخالف والمؤالف"اعمال کا دوسری دنیامیں مجسم ہونا بہت سی حدیثوں میں سنی او ر شیعہ دونوں کے یہاں موجود ہے۔ (۱)
نمو نہ کے طورپر پیغمبر کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں ....و اِذا جاء أخرجوا من قبورهم خرج من کلّ اِنسان عملہ الذیِ کان عملہ فی الدنیا لأن عمل کلّ اِنسان یصحبہ فی قبره "جب تمام لوگ اپنی قبروں سے باہر آئیں گے ان کے اعمال بھی ان کے ساتھ آئیں گے کیونکہ ہرانسان کا عمل اس کی قبر میں اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (۲)

قیامت میں میزان اعمال

قرآن اور احادیث معصومین مینقیامت کے ترازو کے بارے میں بہت زیادہ تذکرہ ہے ،ترازو تولنے کاذریعہ ہے ہر چیز کا ترازو اسی کے لحاظ سے ہوتا ہے سبزی بیچنے کے لئے مخصوص ترازو ہے، لائٹ اور پانی کا ترازو مخصوص میٹر ہے، ٹھنڈی اورگرم ہواکا پتہ لگا نے کے لئے تھرما میڑہے اور قیامت کا ترازو اعمال کو تولنے کا ذریعہ ہوگا .
قبل اس کے کہ قیامت کے میزان (ترازو) کے معنی اور اس کی تفسیر بیان کریں

....

(۱) بحار الانوار ج۷، ص ۲۲۸
(۲)تفسیر برہان ج٤، ص ۸۷

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس سلسلے میں قرآن کی آیتوں کو ملا حظہ فرمائیں (وَنَضعُ المَوَازِینَ القِسطَ لِیَوم القِیَامَۃِ فَلاَ تُظلَمُ نَفسُ شَیئاً وَاِن کان مِثقَالَ حَبَّۃٍ مِن خَردَلٍ أتَینَابِھَا وَکَفیٰ بِنَا حَاسِبِین)او رہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو قائم کریں گے او رکسی نفس پر ادنی ظلم نہیں کیا جائے گا اوراگر کسی کا عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہے تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم سب کا حساب کرنے کے لئے کافی ہیں۔ (۱)

(وَالوَزنُ یَومَئِذٍ الحَقُّ فَمَن ثَقُلَت مَوَازِینُہُ فَأُولئِک ھُمُ المُفلِحُونَ وَمَن خَفَّتْ مَوَازِینُہُ فَأولئِک الَّذینَ خَسِرُوا أَنفسُھُم بِمَاکَانُوا بِآیاتِنَا یَظلِمُونَ)آج کے دن اعمال کاوزن ایک برحق شیٔ ہے پھر جس کے نیک اعمال کا پلہ بھا ری ہوگا وہی لوگ نجات پانے والے ہیں ۔(۲)

(فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَت مَوَازِینُہُ فَھُو فِی عِیشَۃٍ رَاضِیَۃٍ وَ أَمَّا مَن خَفَّت مَوَازِینُہُ فَأُمُّہُ ھَاوِیَۃُ)تو اس دن جس کی نیکیوں کاپلہ بھاری ہوگا وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا اور جس کاپلہ ہلکا ہوگا اس کا مرکز جہنم ہے۔ (۳)

میزان قیامت کسے کہتے ہیں ؟

مرحوم طبرسی فرماتے ہیں : آخرت میں انصاف کا نام ترازو ہے او روہا ں کسی پر ظلم نہیں کیاجائے گا ،وزن سے مراد عظمت مومن اور اس کی فضیلت کااظہار ہے اور کفار کو ذلیل اور رسوا کرنا ہے جیسا کہ سورہ کہف کی آیۃ ۱۰۵ مینمشرکین کے سلسلہ میں آیا

....

(۱) سورہ انبیاء آیۃ ٤٧
(۲) سورہ اعراف آیۃ۸۔۹
(۳)سورہ قارعۃ آیت ٦۔۹

ہے "فلا نقیم لھم یَومئذٍ وزنا"او رہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے اور آیۃ" ثَقُلَت مَوازِینُہُ" سے مراد یعنی ان کی خوبیانبھاری ہونگی اورنیکیاں زیادہ ہونگی اور "خفت موازینہ"سے مراد یعنی خوبیا ں ہلکی او راطاعتیں کم ہونگی۔(۱) اور جوچیز مرحوم طبرسی نے بیان کیا ہے اس روایت کے ذیل میں ہے جو ہشام بن حکم نے امام صادق نے نقل کیا ہے۔ (۲)

میزان قیامت کون لوگ ہیں ؟

بحاالانوار کی ساتویں جلد کے ص ۲٤۲ کے ذیل میں جو بیان ہواہے او رتفسیر صافی میں جو میزان کے معنی بیان کئے گئے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے آخرت میں لوگوں کا ترازو وہ چیز ہے جس کے ذریعہ ہر شخص کی قیمت ومنزلت کو اس کے عقیدہ اور اخلا ق وعمل کے اعتبار سے تولا جائے گا تاکہ ہر انسان کو اس کی جزا مل سکے ،اور اس کے میزان انبیاء اور اوصیاء ہوں گے کیونکہ ہرانسان کی قدرو منزلت انہیں انبیاء کا اتباع اور ان کی سیرت سے قربت کے مطابق ہوگا اور اس کا سبک وہلکا ہونا انبیاء اور اوصیاء سے دوری کے باعث ہوگا ،کافی اور معانی الاخبار میں امام صادق نے اس آیت کی تفسیر میں"ونضعَ الموازین القِسطَ لیومِ القیامۃ" اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو قائم کرینگے فرمایا:" ھُم الأ نبیاء والأوصیائ" یعنی میزان عمل انبیاء او راوصیاء ہو ں گے

دوسری روایت میں فرمایا: "نحن موازین القسط"ہم میزان عدالت ہیں۔(۳)

....

(۱) بحارالانوار ج،۷ ص ۲٤۷و ۲٤۳
(۲) بحار الانوار ج،۷ ص
۲٤۸(۳) بحارالانوار ج،۷ ص ۲٤۷و ۲٤۳

مرحوم علامہ مجلسی ،شیخ مفید سے نقل فرماتے ہیں کہ روایت میں آیاہے کہ :"ان أمیرالمؤمنین والأئمۃمِن ذریتہ ھم الموا زین "بیشک امیر المومنین اوران کی آل پاک ائمہ اطہار علیہم السلام قیامت میں میزان عدالت ہو ں گے۔ (۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امیر المومنین ں کی پہلی زیارت مطلقہ میں آیاہے :"السلام علیک یامیزان الاعمال"میرا سلام ہو آپ پر اے میزان اعمال ۔لہٰذا جو کچھ اب تک بیان کیا گیا ہے وہ میزان عدل الٰہی ہے پیغمبر اکرمؐاو ر ہمارے ائمہ معصومین علیھم السلام اس کی عدالت کے مظہر او رنمونہ ہیں، بعض محققین کے بقول معصوم امام ترازو کے ایک پلڑے کے جیسے ہیں اور تمام لوگ اپنے اعمال وعقیدہ کیساتھ ترازو کے دوسرے پلڑے کی مانند ہیں اب ایک دوسرے کے ساتھ تولا جا ئیگا اب ہما را عمل او ر عقیدہ جتنا ان کے عقیدہ اورعمل سے قریب او ر مشابہ ہوگا اتنا ہی ہمارا وزن بھاری ہوگا جیسا کہ مرحوم طبرسی مجمع البیان میں سورہ کہف کی آیة ۱۰۵ کے ذیل میں فرماتے ہیں روایت صحیحہ میں ہے کہ پیغمبر اکرمؐنے فرمایا :
"انہ لیأ تِی الرجل العظیم السمین یوم القیامة لایزن جناح بعوضة"قیامت کے دن ایک فربہ اور بھاری بھرکم آدمی کولا یا جائیگا اور اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگایعنی وہ انتہائی معمولی اور ہلکا ہوگاکیونکہ اس کے اعمال افکاراور اس کی شخصیت اس کے ظاہری قیافہ کے بالکل خلا ف چھوٹی اور ہلکی ہوگی۔
....

(۱) بحار الانوار ج،۷ ص ۲۴۸

سوالات
۱۔ قیامت میں گواہ کون لوگ ہونگے بطور خلاصہ بیان کریں ؟
۲۔ میزان کے کیا معنی ہیں اور قیامت میں میزان کیساہوگا ؟
۳۔ قیامت میں میزان عمل کون لوگ ہو ں گے ؟

اڑتیسواں سبق

قیامت میں کس چیز کے بارے مینسوال ہوگا ؟

روز قیامت سب سے پہلے اس چیز کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کی طرف توجہ دینابہت اہم اور زندگی ساز ہے عن الرِّضا عن آبائہ عن علیِّ علیہ السلام قا ل:"قال النَّبیِّ أوَّل ما یسأل عنہ العبد حبنا اھل البیت"امام رضا ننے اپنے والد اور انھوں نے مولائے کائنات سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐنے فرمایا :سب سے پہلا سوال انسان سے ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں ہوگا۔ (۱)
عن أبی بصیر قال : سمعتُ أ با جعفر علیہ السلام یقول: "اوّل ما یُحاسب العبد الصلاة فاِنْ قُبلت قُبِلَ ما سواھا"ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام صادق ں کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ قبول تو سارے اعمال قبول ہوجائیں گے۔ (۲)
پہلی حدیث میں عقیدہ کے متعلق پہلا سوال ہے اور دوسری حدیث میں عمل کے متعلق پہلاسوال ہے عن أبی عبداللّٰہ علیہ السلام فی قول اللّٰہ:
....

(۱) بحارالانوار ج،۷ص ۲۶۰

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲) بحا رالانوار ج،۷ ص ۲٦۷

"اِنّ السمع والبصروالفؤاد کُلّ أولئِک کان عنہ مسئولا قال یُسال السمع عمّا یسمع والبصر عما یطرف والفؤاد عمّا عقد علیہ"امام صادقننے خدا وند عالم کے اس قول کی تفسیر میں جس میں کہا گیاہے کہ کان آنکھ اور دل سے سوال ہوگا فرمایا: جوکچھ کان نے سنا اورجوکچھ آنکھو ں نے دیکھا اور جس سے دل وابستہ ہوا سوال کیا جائے گا (۱)عن أبی عبداللّٰہ قال، قال: رسول اللّہ أنا أوّل قادم علیٰ اللّہ ثُمَّ یُقدّم علّکتاب اللّہ ثُمَّ یُقدم علیّ أھل بیتی ثُمَّ یقدم علیّ أمت فیقفون فیسألھم ما فعلتم فی کتابی وأھل بیت نبیّکم؟اما م صادق نسے نقل کیا گیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا :میں وہ شخص ہو ں جو سب سے پہلے خدا کی بارگاہ میں جائوں گا پھر کتاب خدا (قرآن) اس کے بعد میرے اہل بیت پھر میری امت آئے گی ،وہ لوگ رک جائیں گے اور خدا ان سے پوچھے گا کہ میری کتاب اور اپنے نبی کے اہل بیت کے ساتھ تم نے کیاکیا؟ (۲) عن الکاظم عن آبائہ قال : قال رسول اللّہ: لا تزول قدم عبد یوم القیامة حتیٰ یسأل عن أربع عن عمرہ فیما أفناہ وشبابہ فیما ابلاہ وعَن مالہِ من این کسبہ وفیما أنفقہ وعن حبنا اھل البیت.امام کاظم نے اپنے آباء واجداد سے نقل کیاہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ روز قیامت کسی بندے کاقدم نہیںاٹھے گا مگر یہ کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اس کی عمر کے بارے میں کہ
....

(۱) بحارالانوار ج۷ص ،۲٦۷
(۲) بحارالانوار ج۷، ص ۲٦۵

کس راہ میں صرف کی؟ اس کی جوانی کے متعلق کہ کس راہ میں برباد کیا ؟اور مال کے بارے میں کہ کہا ں سے جمع کیا اورکہاںخرچ کیا ؟اورہماری کی محبت کے بارے میں.(۱)

روز قیامت او ر حقوق الناس کا سوال
جس چیز کا حساب بہت سخت دشوار ہوگا وہ لوگوں کے حقوق ہیں جو ایک دوسرے پر رکھتے ہیں ا س حق کو جب تک صاحب حق نہیں معاف کر ے گاخدا بھی نہیں معاف کرے گا اس سلسلہ میں بہت سی روایتیں پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض بطور نمونہ پیش خدمت ہے.
قال علی ں :أمّا الذنب الذیِ لا یغفر فمظالم العباد بعضھم لبعض أنَّ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اِذا برز لخلقہ أقسم قسماً علیٰ نفسہ فقال: وعزتِی وجلالِی لا یجوزنِی ظلم ظالم ولو کف بکف... فیقتص للعباد بعضھم من بعض حتیٰ لایبقی لأحد علیٰ أحد مظلمة مولائے کائنات نے فرمایا وہ گناہ جو قابل معافی نہیں ہیں وہ ظلم ہے جو لوگ ایک دوسرے پر کرتے ہیں خداوند عالم قیامت کے دن اپنے عزت وجلال کی قسم کھا کر کہے گا کہ آج کسی کے ظلم سے در گذر نہیں کیاجائے گا چاہے کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہی کیوںنہ ہو پھر اس دن لوگوں کے ضائع شدہ حقوق کوخدا واپس پلٹائے گا تاکہ کوئی
....

(۱) بحا الانوار ج،۷ص ۲۵۸

مظلوم نہ رہ جائے. (۱) مولا ئے کائنات نے فرمایا ایک دن رسول خداۖ اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر فرمایا : یہاں قبیلہ بنی نجار کاکوئی ہے ؟ان کا دوست جنت کے دروازے پر روک لیاجائے گا اسے داخل ہو نے کی اجازت نہیںدی جائے گی صرف ان تین درہم کے لئے جو فلاں یہودی کا مقروض ہے جبکہ وہ شہدا ء کے مرہون منت ہے. (۲) قال ابو جعفر:"کُلُّ ذَنب یُکفرّہ القتل فی سبیل اللّٰہ اِلّا الدین فانّہ لا کفّارة لہ اِلّا أدائہ أو یقضی صاحبہ أو یعفو الذی لہ الحق"امام محمد باقر ں نے فرمایا :اللہ کی راہ میں شہید ہونا ہرگناہ کے لئے کفارہ ہے سوائے قرض کے چونکہ قرض کا کوئی کفارہ نہیں ہے صرف ادا ہے چاہے اس کا دوست ہی ادا کرے یاقرض دینے والا معاف کردے. (۳)
رسول خداۖ نے ایک دن لوگو ں کو مخاطب کرکے فرمایا: جانتے ہو فقیر کو ن ہے، مفلس کون ہے ؟ انھوں نے کہا جس کے پاس دولت وثروت نہ ہوہم اسے مفلس کہتے ہیںحضرت نے فرمایا: میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو روزہ ،نماز اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زکوۃکے ساتھ محشر میں آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہو یا غلط تہمت لگا یا ہو اور کسی کے مال کوغصب کیا ہو اورکسی کو طمانچہ مارا ہو اس کے گناہ کو ختم کرنے کے لئے اس کی اچھائیوں کوبانٹ دیاجائے گااگر اس کی نیکیاں تمام ہو گئیں تو صاحبان حق کے گناہوں کو اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا اور اسے جہنم مینڈال دیاجائے گا۔ (٤)

....

(١)معاد فلسفی ج٣،ص ١٧٢ ازکافی
(٢)معا د فلسفی ج٢،ص ١٩٤ احتجاج طبرسی
(٣) سابق حوالہ ١٩٥ از وسائل الشیعہ
(٤) معاد فلسفی ج٣ ازمسند احمد وصحیح مسلم

قال أ َبو عبداللّٰہ ں:"أما أنّہ ما ظفر أحد بخیر من ظفر بالظلم أما أن المظلوم یأخذ من دین الظالم أکثر مما یأخذ الظالم من مال المظلوم "امام صادق ننے فرمایا :یہ جان لوکہ کوئی شخص ظلم کے ذریعہ
کامیاب نہیں ہو سکتا اور مظلوم ظالم کے دین سے اس سے زیادہ حاصل کرے گا جتنا اس نے مظلوم کے مال سے حاصل کیاہے۔ (١)

صراط دنیا یا آخرت کیاہے ؟
صراط کے معنی لغت میں راستہ کے معنی ہیں قران اور احادیث پیغمبر کی اصطلاح میں صراط دومعنی میں استعمال ہو اہے ایک صراط دنیا اوردوسرا صراط آخرت
صراط دنیا :نجات وکامیابی او ر سعادت کی راہ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے(وأنّ ہَذَا صِرَاطِي مُستقیماً فاتَّبِعُوہ وَلاَ تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُم عَن سبِیلِہِ)اور یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے اس کا اتباع کرو اوردوسرے راستوں کے پیچھے نہ جائو کہ راہ خدا سے الگ ہوجا ئو گے۔ (٢)(وھَذَا صِرَاطُ رَبِّکَ مُستَقِیماً)اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔ (٣)
یہ صراط دنیا حدیثوں میں مختلف طریقوں سے آیا ہے من جملہ خدا کو پہچاننے کاراستہ اسلام ،دین ،قرآن ،پیغمبر ،امیرالمومنین ،ائمہ معصومین اور یہ سب کے سب ایک معنی کی طرف اشارہ ہیں وہ ہے سعادت اور کامیابی کاراستہ۔اس راستہ

....

(١) کافی جلد ٣، از مسند احمد وصحیح مسلم
(٢) سورہ انعام آیة
١٥٣(٣)سورہ انعام آیة ١٢٦

کو پار کرنے کا مقصد عقائد حقہ کا حاصل کرنا ہے (خدا وند عالم کو پہچاننے سے لے کر اس کے صفات اور انبیاء اور ائمہ کی معرفت اورتمام اعتقادات کی شناخت نیز دین کے احکا م پر عمل کرنا اور اخلاق حمیدہ کا حصول ہے) ۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے او رجو بھی دقت اور غور وفکر کے ساتھ اس سے گزر جائے گا وہ راہ آخرت طے کرلے گا۔ صراط آخرت : اس پل اور راستہ کو کہا جا تاہے جو جہنم پر سے گذر ا ہے اور اس پل کادوسرا سراجنت کوپہنچتا ہے جوبھی اسے طے کرلے گا وہ ہمیشہ کی کامیابی پالے گا اور جنت میں اس کا ٹھکانہ جاودانی ہوگا اور جو بھی اس سے عبور نہیں کرپائے گا آگ میں گر کر مستحق عذاب ہوجائے گا (وَاِن مِنکُم اِلَّا وَارِدُھَا کَانَ علیٰ رَبِّک حَتَماً مَقضیِاً ثُمَّ نُنجِي الَّذینَ اِتَّقوا وَ نَذرُ الظَّالِمِینَ فِیھَا جَثِیاً)اور تم میں سے کوئی ایسا نہینہے مگر یہ کہ اسے جہنم میں وارد ہوناہے ہو کہ یہ تمہارے رب کاحتمی فیصلہ ہے اس کے بعد ہم متقی افراد کو نجات دے دیں گے اور ظالمین کو جہنم میں چھوڑ دیں گے۔ (١)
اس آیت کے ذیل میں پیغمبر اکرمؐکی حدیث ہے جس میں فرمایا ہے: بعض لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گذر جائیں گے، بعض لوگ ہوا کی طرح اور بعض لوگ گھوڑے کی طرح اور بعض دوڑتے ہو ئے اوربعض راستہ چلتے ہوئے اوریہ ان کیاعمال کے لحاظ سے ہوگا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) سورہ مریم آیة ،۷۲

جابر ابن عبداللہ انصاری کہتے ہیں : میننے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا :کوئی نیک یا گنہگار نہیں بچے گا مگر یہ کہ اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا لیکن مومن کے لئے ٹھنڈی اور سالم ہوگی جیسے جناب ابراہیم کے لئے آگ تھی پھر متقی اس سے نجات پا جائے گا اور ظالم وستم گر اسی آگ میں رہینگے ۔(۱)
جوبھی دنیا کے راستے پر ثابت قدم رہے گا وہ آخرت میں لڑکھڑا ئے گا نہیں
عن مفضل بن عمر قال :سألت أبا عبد اللّٰہِ علیہ السلام عن الصِّراط فقال:ھو الطریق اِلیٰ معرفة اللّٰہ عزَّوجلَّ وھما صراطان صراط في الدّنیا وصراط فيِ الآخرة فَأمّا صراط الذيِ فی الدنیا فھو الأمام المفروض الطاعة من عرفہ فی الدنیا واقتدیٰ بھداہ مرّ علیٰ الصّراط الذی ھو جسر جھنم فی الا خرة ومن لم یعرفہ فی الدنیا زلت قدمہ علیٰ الصّراط فِی الآخرة فتردیٰ فی نار جھنم ۔
مفضّل بیان کرتے ہیں میننے امام صادق سے صراط کے بارے میں پوچھا : امام نے فرمایا :وہی خدا کو پہچانتے کا راستہ ہے اوریہ دو راستے ہیں ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں لیکن دنیامیں صراط امام ہے جس کی اطاعت واجب ہے اور جو بھی اسے پہچان لے او راس کی اتبا ع کرے تو اس پل سے جو جہنم پر ہے آسانی سے گذر جائے گا اور جس نے بھی اسے نہیں پہچانا اس کے قدم صراط آخرت پہ
....

(۱) تفسیر نورالثقلین ج۳،ص ۳۵۳

لڑکھڑائیں گے او رجہنم مینگرجائے گا ۔(۱)
سورہ الحمد کے اِھدنا الصِّراط المُستقیمَ کے ذیل میں بہت سے حدیثیں تفسیر روائی میں بیان کی گئی ہیں، تفسیر نورالثقلین سے ،ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں "قال رسول اللّٰہ: اِھدنا الصَّراط المُستقیمَ صراط الأنبیّاء و ھم الّذین أنعم اللّٰہ علیھم"رسول اللہ نے فرمایا صراط مستقیم انبیاء کا راستہ ہے اور یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے نعمت نازل کی ہے ۔
امام صادقننے فرمایا: صراط مستقیم امام کو پہچاننے کا راستہ ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا :واللّٰہ نحن الصّّراط المستقیم خد اکی قسم ہم ہی صراط مستقیمہیں۔ صِراط الّذین أنعمتَ عَلیھم کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے محمد اور ان کی ذریة(صلوات اللہ علیہم) مراد ہے ۔
امام محمد باقر ں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا : ہم خد ا کی طرف سے روشن راستے اورصراط مستقیم ہیں اور مخلوقات خد ا کے لئے نعمات الٰہی ہیں۔ (۱)
دوسری حدیث میں امام جعفر صادق نے فرمایا :الصَّراط المستقیم أمیرُ المؤمنین۔ امیر المومنین صراط مستقیم ہیں ۔قال النبّی :اِذاکان یوم القیامة ونصب الصّراط علیٰ جھنم لم یجز علیہ اِلّا مَن کان معہ جواز فیہ ولایة علی بن أبی طالب علیہ السلام وذلک قولہ:
....

(۱) تفسیر نور الثقلین ج۱،ص ۲۰ تا ۲۴

(وَقِفُوھُم أَنَّھم مَسئُولُونَ)یعنی عن ولایة علی بن ابی طالب ؛ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا جب قیامت آئے گی اور پل صراط کو جہنم پر رکھاجائے گا کوئی بھی اس پر سے گذر نہیں سکتا مگر جس کے پاس اجازت نامہ ہوگا جس میں علی ں کی ولایت ہوگی اور یہی ہے قول خدا :کہ روکو انہیں ان سے سوال کیا جائے گایعنی علی ابن ابی طالب کی ولا یت کے سلسلے میں سوال کیاجائے گا ۔
دوسری حدیث میں پیغمبر اکرمؐنے فرمایا : پل صراط پر وہ اتنا ہی ثابت قدم ہوگا جو ہم اہل بیت سے جتنی محبت کرے گا۔ (۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) بحارالانوار ج ۸ ،ص ٦٩.٦٨

سوالات
۱.قیامت میں کس چیز کے بارے میں سوال ہوگا ؟
۲۔ پیغمبر کی نظرمیں فقیر اور مفلس کون ہے ؟
۳۔ صراط دنیا اور صراط آخرت کسے کہتے ہیں ؟
٤۔ امام صادق ننے صراط کے سلسلے میں مفضل سے کیافرمایا ؟

انتالیسواں سبق

بہشت اور اہل بہشت ، جہنم اور جہنمی

انسان کا آخری مقام جنت یا دوزخ ہے یہ قیامت کے بعد او ر ابدی زندگی کی ابتدا ء ہے جنت یعنی جہاں تمام طرح کی معنوی اورمادی نعمتیں ہو ں گی دوزخ یعنی تمام طرح کی مصیبت سختی اور شکنجہ کا مرکز ۔ بہت سی آیتیں اور روایتیں جنت کی صفات ونعمات اور جنتی لوگوں کے بارے میں آئی ہیں یہ نعمتیں روحانی بھی ہیں اور جسمانی بھی، پہلے جیسا کہ بیان کیاجاچکا ہے کہ معاد جسمانی بھی ہے اور روحانی بھی لہٰذا ضروری ہے جسم اور روح دونوں مستفیض ہوں یہاں فقط ان نعمتوں کی فہرست بیان کر رہے ہیں ۔

جسمانی نعمتیں
۱۔ جنتی باغ : قرآن مجید کی ۱۰۰سے زیادہ آیتیں ہیں جس میں جنت اور جنات وغیرہ جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ایسے باغ جن کا دنیا کے با غات سے تقابل نہیں کیا جاسکتا اور وہ ہمارے لئے بالکل قابل ادراک نہیں ہے ۔
۲.بہشتی محلا ت : مساکن طیبہ کے لفظ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بہشتی محل میں تمام سہولتیں مہیا ہو ں گی ۔
۳۔ مختلف النوع تخت اور بستر : جنت کی بہترین نعمتوں مینسے وہاں کے بہترین بستر ہیں جو انسان کے دلوں کو موہ لیں گے اوردل کو لبھا نے والے ہیں جنکے لئے مختلف لفظ استعمال ہوئے ہیں ۔
٤۔ جنتی خو ان : تمام آیتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جنت میں طرح طرح کے کھانے ہو ںگے جملہ مِمَّا یشْتَهُونَ(من چاہا) کے بہت وسیع معنی ہیں اور اس کی بہترین تعبیر رنگ برنگ کے پھل ہیں ۔
٥۔ پاک مشروب :جنت میں مشروب مختلف النو ع اور نشاط آورہو گی اور قرآن کے بقول " لَذةُ لِلشَاربینَ" پینے والو ں کے لئے لذت وسرور کا باعث
ہوگا ہمیشہ تازہ ، مزہ مینکوئی تبدیلی نہیں شفاف او رخوشبو دار ہوگا ۔
٦۔ لبا س اور زیورات :انسان کے لئے بہترین زینت لباس ہے قرآن وحدیث میں اہل بہشت کے لبا س کے سلسلے میں مختلف ا لفاظ استعمال ہوئے ہیں جس سے ان کے لبا س کے خوبصورتی او رکشش کا پتہ چلتاہے ۔
۷۔ جنتی عورتیں : شریف عورت، انسان کے سکو ن کاباعث ہے بلکہ روحانی لذت کا سرچشمہ ہے قرآن اور احادیث

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معصومین میں مختلف طریقہ سے اس نعمت کا ذکر ہوا ہے اور اس کی بہت سے تعریف کی گئی ہے یعنی جنتی عورتیں تمام ظاہری اور باطنی کمالات کی مظہر ہو نگی ۔
۸۔ جو بھی چاہئے "فِيها مَاتشتهيِهِ الأنفُس وتَلَذَّ الأعيُن" جو بھی دل چاہے گا اور جو بھی آنکھو نکی ٹھنڈک کا باعث ہوگا وہ جنت میں موجود ہوگا یہ سب سے اہم چیز ہے جو جنت کے سلسلہ میں بیان کی گئی ہے یعنی تمام جسمانی او رروحانی لذتیں پائی جا ئیں گی ۔

روحا نی سرور
جنت کی روحانی نعمتیں مادی اور جسمانی لذتوں سے بہتر او ر افضل ہوں گی چونکہ ان معنوی نعمتوں کا ذکر پیکر الفاظ میں نہیں سماسکتا : یعنی کہنے اور سننے والی نہیں ہیں، بلکہ درک کرنے والی او رحاصل کرنے والی اوربراہ راست قریب سے لذت بخش ہیں ،اسی لئے قرآن او رحدیث میں زیادہ ترکلی طور پر او رمختصر بیان کیاگیاہے۔
۱۔ خصوصی احترام : جنت میں داخل ہوتے وقت فرشتوں کے استقبال اور خصو صی احترام کے ذریعہ آغاز ہوگا اورجس دروازہ سے بھی داخل ہوگا فرشتے اسے سلام کریں گے اور کہیں گے صبر اور استقامت کے باعث اتنی اچھی جزاملی ہے ۔
۲سکون کی جگہ:جنت سلامتی کی جگہ ہے سکون واطمینان کاگھر(أُدخُلُوا الجَنَّۃَ لَا خَوفُ عَلَیکُم وَلَا أَنتُم تَحزَنُونَ) جا ئو جنت میں داخل ہو جائو۔جہاں نہ کسی طرح کاخوف ہوگا نہ حزن وملا ل پایا جائے گا۔ (۱)
....

(۱)سورہ اعراف آیۃ ۴۹

۳باوفا دوست اور ساتھی : پاک اورباکمال دوستوں کا ملنا یہ ایک بہترین روحانی لذت ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے (وَحَسُنَ أُولٰئِکَ رَفِيقاً)کتنے اچھے دوست ہیں یہ فضل ورحمت خدا ہے۔
٤شیریں لہجہ میں گفتگو : جنت میں بے لوث اور انتہاہ محبت فضاکو اور شاداب وخوشحال کردے گی وہا ں لغو اوربیہودہ باتیں نہیں ہوں گی فقط سلام کیاجائیگا "فی شغل فاکھون"خوش وخرم رہنے والے کام ہو ں ۔
۵۔ بیحد خو شحالی او رشادابی :(تَعرِفُ فِي وُجُوهِهِم نَضرَۃَ النَّعِيمِ) تم ان کے چہروں پر نعمت کی شادابی کامشاہدہ کروگے (۱)(وَوُجُوهُ يَومَئِذٍ مُسفِرَۃُ ضاحکۃُ مُستبشِرَۃُ)مسکراتے ہوئے کھلے ہوئے ہونگے۔ (۲)
٦خد ا کی خوشنودی کا احساس :محبوب کی رضایت کاادراک سب سے بڑی معنوی لذت ہے جیسا کہ سورہ آل عمران کی آیۃ۱۵ میں جنت کے سرسبز باغ او رپاک وپاکیزہ عورتوں کے ذکر کے بعد ارشاد ہوتاہے وَ رِضوان مِن اللّٰہ (خداکی خوشنودی)" رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنہُ ذَلِک الفَوزُ العَظِيمَ" خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے اور یہی ایک عظیم کامیابی ہے۔ (۳)
۷۔ بہشتی نعمتوں کاجاویدانی اور ابدی ہونا : خوف اور ہراس ہمیشہ فنا اور نابودی سے ہوتا ہے لیکن جنت کی نعمتیں ابدی او رہمیشہ رہنے والی ہیں فنا کاخوف
....

(۱) سورہ مطففین آیۃ: ۲٤
(۲) سورہ عبس آیۃ:۳۸۔ ۳۹
(۳) سورہ مائدہ آیۃ: ۱۱۹

نہیں ہے یہ بہترین اورابدی خاصیت کے حامل ہیں:أُکُلُهَا دَائمٌ وَظِلُّهَا ۔ (۱)
اس کے پھل دائمی ہوں گے اور سایہ بھی ہمیشہ رہے گا ۔
۸۔ پرواز فکر کی رسائی جہا ں ممکن نہیں :(فَلَا تَعلَمُ نَفس مَاأخفیٰ لھُم مِّن قُرَّۃِ أعيُن)کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لئے ایسی مخفی جزاء ہے جواس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوگی۔(۲)پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا :جنت میں ایسی چیزیں ہوں گی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا او رنہ کا ن نے سنا ہوگا او رنہ ہی قلب کی رسائی وہانتک ہوئی ہوگی۔ (۳)

جہنم او رجہنمی لوگ

جہنم، الٰہی قہر وغضب کانام ہے جہنم کی سزا جسمانی اور روحانی دونوںہے، اگرکوئی شخص انہیں فقط روحی اور معنوی سزا سے مخصوص کرتا ہے تویہ قرآن کی بہت سی آیتوں پر توجہ نہ کرنے کے سبب ہے، قیامت کی بحث میں ذکر کیا گیاہے کہ قیامت جسمانی اور روحانی دونوںہے لہٰذا جنت اورجہنم دونوں میں یہ صفت ہے ۔

جہنمیوں کی جسمانی سزا

۱۔ عذاب کی سختی :

جہنم کی سزا اس قدر سخت ہوگی کہ گنہگار شخص چاہے گا کہ بچے ،بیوی ،بھا ئی

....

(۱)سورہ رعد آیة :۳۵
(۲) سورہ سجدہ آیة: ۱۷
(۳) المیزان ومجمع البیان

دوست ،خاندان یہانتک کہ روی زمین کی تمام چیزوں کو وہ قربان کر دے تاکہ اس کے نجات کاباعث قرار پائے ۔(یَوَدُّ المُجرِمُ لویَفتَدِ مِن عَذَابِ یَومَئِذٍ بِبَنِیہِ وَصَاحِبتِہ وأَخِیہِ وَفَصِیلتِہ التِ تُؤیہِ وَمَن فِي الأَرضِ جَمیعاً ثُمَّ یُنجِیہِ) مجرم چاہے گا کہ کاش آج کے دن کے عذاب کے بدلے اس کی اولاد کو لے

لیا جائے اور بیوی اوربھائی کو اور اس کے کنبہ کو جس میں وہ رہتا تھا اورروی زمین کی ساری مخلوقات کو اور اسے نجات دے دی جائے۔ (۱)

۲۔جہنمیونکا خورد ونوش :(اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الأَثِیمِ کَالمُھلِ یَغل فِي البُطُونِ کَغَلِ الحَمِیمِ)بے شک آخرت میں ایک تھوہڑ کادرخت ہے جوگنہگا ر ونکی غذاہے وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹ میں جوش کھائے گا جیسے گرم پانی جوش کھاتاہے۔ (۲)

۳۔جہنمی کپڑے :(وَتَریٰ المُجرِمِینَ یَومئِذٍ مُقَرَّنِینَ فِي الأَصفَادِ سَرَابِیلُھُم مِن قَطِرانٍ وَتَغشیٰ وُجُوھَھم النَّارُ)اور تم اس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ کسی طرح زنجیر وں مینجکڑے ہوئے ہیں ان کے لباس قطران (بدبودار مادہ کے) ہونگے اور ان کے چہروں کو آگ ہر طرف سے ڈھا نکے ہوئے ہوگی(۳) (فَالَّذِینَ کَفَرُوا قُطِّعَت لَھُم ثِیَابُ مِن نَارٍ یُصبُّ مِن فَوقِ رُؤُوسِھِم الحَمِیمُ یُصھَرُ بِہِ مَا فِي بُطُونِھِم وَالجُلُودُ)جولوگ کافر ہیں ان کے واسطے آگ کے

....

(۱) سورہ معارج ۱۴.۱۱
(۲) سورہ دخان ۴۶.۴۳
(۳)سورہ ابراہیم ۵۰ .۴۹

کپڑے قطع کئے جائیں گے او ران کے سروں پر گرما گرم پانی انڈیلاجائے گا جس سے ان کے پیٹ کے اندر جو کچھ ہے او ران کی جلدیں سب گل جا ئیں گی ۔(۱)

٤۔ ہر طرح کاعذاب : جہنم میں ہر طرح کا عذاب ہوگا کیونکہ جہنم خدا کے غیظ وغضب کانام ہے (اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا بِآیاتِنا سَوفَ نُصلِیھِمَ نَاراً کُلَّما نَضِجَت جُلُودُھُم بَدَّلنَا ھُم جُلُوداً غَیرَھا لِیَذُوقُوا العَذَابَ اِنَّ اللَّہ کَانَ عَزِیزاً حَکِیماً)اور بے شک جن لوگو ں نے ہماری آیتوں کاانکا ر کیاہے ہم انہیں آگ میں بھون دیں گے اور جب ایک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کھال پک جائے گی تو دوسری بدل دینگے تاکہ عذاب کامزہ چکھتے رہیں خدا سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے (۲)

روحانی عذاب
۱۔ غم والم اور ناامیدی :(كُلَّما أَرادُوا أَنْ يَخرُجُوا مِنها مِن غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الحَرِيقِ) جب یہ جہنم کی تکلیف سے نکل بھاگنا چائیں گے تو دوبارہ اسی میں پلٹا دیے جائیں گے کہ ابھی اور جہنم کا مزہ چکھو ۔(۳)
۲ذلت ورسوائی (وَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولئِک لَهُم عَذَابُ مُهِينُ)اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اورہماری آیتوں کی تکذیب کی ان کے لئے نہا یت درجہ رسواکن عذاب ہے۔ (٤)
قرآن میں متعدد جگہ اہل جہنم کی ذلت اور رسوائی کوبیان کیا گیا ہے جس

....

(۱) سورہ حج ۱۹ تا۲۰
(۲) سورہ نساء آیة ۵٦
(۳) سورہ حج آیة ۲۲
(٤) سورہ حج آیة ۵۷

طرح وہ لوگ دنیا میں مومنین کو ذلیل سمجھتے تھے ۔
۳۔تحقیر وتوہین :جب جہنمی کہیں گے با ر الہا! ہمیں اس جہنم سے نکا ل دے اگر اس کے بعدھم دوبارہ گنا ہ کرتے ہیں تو ہم واقعی ظالم ہیں ان سے کہا جا ئیگا۔ (اَخسَئوا فِیهَا وَلَا تُکَلِّمُونَ)اب اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور بات نہ کرو (۱)
اخساء کا جملہ کتے کو بھگانے کے وقت کیا جاتا ہے اوریہ جملہ گنہگا روں اور ظالموں کو ذلیل کرنے کے لئے استعمال ہو اہے ۔
٤۔ابدی سزا اور امکا نات :(وَمَنْ يَعصِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَأِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً) اور جو اللہ او ررسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لئے جہنم ہے اور وہ اسی میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ (۲)
دائمی اور ابدی ہونا جو جہنمیونکے لئے ہے بہت دردنا ک اور سخت ہوگا چونکہ ہر پریشانی او ر سختی میں نجا ت کی امید ہی خوشی کاسبب ہوتی ہے لیکن یہاں سختی اور بے چینی اس لئے زیادہ ہوگی،کہ نجا ت کی کوئی امید نہیں ،اس کے علا وہ رحمت خدا سے دوری سخت روحی بے چینی ہے ۔
سوال؟ یہ کیسے ہو گا کہ وہ انسان جس نے زیا دہ سے زیادہ سوسال گنا ہ کئے اسے کروڑوں سال بلکہ ہمیشہ سزادی جائے البتہ یہ سوال جنت کے دائمی ہو نے پر بھی

....

(۱) سورہ مومنون آیة:۱۰۸
(۲)سورہ جن آیة ۲۳

ہے لیکن وہاں خداکا فضل وکرم ہے لیکن دائمی سزا عدالت الٰہی سے کس طرح سازگا ر ہے ؟۔
جواب : بعض گنا ہ جیسے(کفر)کا فر ہوناس پر دائمی عذاب یہ قرین عقل ہے بطور مثال اگر ڈرائیور کا ٹرافیک کے قانو ن کی خلاف ورزی کے باعث ایکسیڈنٹ میں پیر ٹوٹ جائے تو اس کی خلا ف ورزی ایک سکنڈ کی تھی مگر آخری عمر تک پیر کی نعمت سے محروم رہے گا ۔
ماچس کی ایک تیلی پورے شہر کو جلا نے کے لئے کا فی ہے انسان کے اعمال بھی اسی طرح ہیں، قرآن میں ارشاد رب العزت ہے (وَلَا تُجزَونَ اِلَّا مَاکُنتُم تَعمَلُونَ)اورتم کو صرف ویسا ہی بدلہ دیا جا ئے گا جیسے اعمال تم کررہے ہو (۱)
دائمی ہونا یہ عمل کے باعث ہے ۔

....

(۱)سورہ یس آیة ۵٤

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات
۱۔ جنت کی پانچ جسمانی نعمتوں کو بیان کریں ؟
۲جنت کی پانچ روحانی نعمتونکا بیان کریں ؟
۳۔ اہل جہنم کی تین جسمانی سزائیں بیان کریں ؟
٤۔ اہل جہنم کی تین روحانی عذاب کو بیان کریں ؟

اصول عقائد (چالیس اسباق میں)

چالیسواں سبق

شفاعت

شفاعت ایک اہم دینی اور اعتقادی مسائل میں سے ہے قرآن اور احادیث معصومین میں اس کا متعدد بار ذکر آیاہے اس کی وضاحت کے لئے کچھ چیزوں پر توجہ ضروری ہے !
۱۔ شفاعت کے کیا معنی ہیں ؟ لسان العرب میں مادہ شفع کے یہ معنی ہیں : "الشَّافعُ الطالب لغیرہ یتشفع بہ الیٰ المطلوب" (شافع اسے کہتے ہیں جو دوسرے کے لئے کوئی چیز طلب کرے) مفردات راغب میں لفظ شفع کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں :"الشفاعۃ الانضمام الیٰ آخر ناصراً لہ وسائلاً عنہ" شفاعت ایک دوسرے کا ضم ہو نا اس لحاظ سے کہ وہ اس کی مدد کرے او راس کی طرف سے اس کی ضروریا ت کا طلبگار ہو ۔
مو لا ئے کائنات نے اس سلسلے میں فرمایا : الشفیع جناح الطالب شفاعت کرنے والا محتاج کے لئے اس کے پر کی مانند ہے جس کے مدد سے وہ مقصد تک پہنچے گا۔ (۱)
....

(۱) نہج البلاغہ حکمت ٦٣

۲۔ ہما ری بحث کا مقصد وہ شفاعت ہے جس کے ایک طرف خدا ہو یعنی شفاعت کرنے والا ،خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ بنے ،دو مخلوق کے درمیان شفاعت میرامقصد نہیں ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ قوی او رمضبوط شخص کاکمزور کے کنارے ہو نااور اس کی مدد کرنا تاکہ وہ کمال کی منزل تک پہنچ سکے اور اولیاء خداکا لوگو ں کے واسطے شفاعت کرنا، قانو ن کی بناء پر ہے نہ کہ تعلقات کی بناء پر اسی سے پتہ چلتا ہے کہ شفاعت اور پارٹی بازی میں فرق ہے ۔

اثبات شفاعت
۳۔ شفاعت مذہب شیعہ کی ضروریات میں سے ہے اور اس پربہت سی آیات ور روایات دلا لت کرتی ہیں(وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِندَہُ اِلَّا لِمَن اَذِنَ لَہُ) اس کے یہاں کسی کی بھی سفارش کام آنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کو خود اجازت دے دے (۱) (یومَئِذٍ لا تَنفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَن أَذِنَ لَہُ الرَّحمَٰنُ وَ رَضِیَ لَہُ قَولا) اس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی سوائے ا ن کے جنہیں خدا نے خوداجازت دی ہے ہو اور وہ ان کی بات سے راضی ہے(۲)(مَا مِن شَفِیعٍ اِلَّا مِن بَعدِ اِذنِہِ)کوئی اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرنے والانہیں ہے) (۳) (مَنْ ذَا الّذِ یَشفعُ عِندُہ اِلَّا بِاِذنِہِ)کو ن ہے جواس کی بارگا ہ میں اس کی اجازت کے

بغیر سفارش کر سکے؟ (٤)(وَلا یَشفَعُونَ اِلّـا لِمَنِ ارتَضیٰ)اور

....

(١) سورہ سبائ ٢٣
(٢) سورہ طہ ٩،١٠
(٣) سورہ یونس ٣
(٤) سورہ بقرہ ٢٥٥

فرشتے کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکتے، مگر یہ کہ خدا اس کو پسند کرے (١) ان مذکورہ تمام آیتوں میں کہ جن میں شفاعت کے لئے خد ا کی رضایت اور اجازت شرط ہے یہ تمام کی تمام آیتیںشفاعت کو ثابت کر تی ہیں اور واضح ہے کہ پیغمبر اکرم اور دوسرے معصومین کا شفاعت کرنا خدا کی اجا زت سے ہے ۔
سوال :بعض قرآنی آیتوں میں شفاعت کا انکا ر کیونکیا گیا ہے ؟جیسے سورہ مدثر کی آیت ٤٨ (فَمَا تَنفَعُھُم شَفَاعَۃُ الشَّافِعِینَ) تو انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی (وَاتَّقُوا یَوماً تَجزِ ِ نَفسُ عَن نَفسٍ شَیئاً وَلَا یُقبلُ مِنھا شَفَاعۃُ وَلَا یُوخَذُ مِنھا عَدلُ وَلَا ھُمْ یُنصَرُونَ)اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کا بدل نہ بن سکے گا اور کسی کی سفارش قبول نہ ہو گی نہ کوئی معاوضہ لیا جا ئے گا اور نہ کسی کی مدد کی جائے گی۔ (٢)
جواب : پہلی آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے کہ جنہو ں نے نماز اور خدا کی راہ میں کھا نا کھلا نے کو چھوڑ دیا اور قیامت کو جھٹلا تے ہیں، آیت میں ارشاد ہے کہ ان لوگو ں کے لئے شفاعت کو ئی فائدہ نہیں پہنچائے گی اس میں بھی ضمنی طور پر شفاعت کاہو نا ثابت ہے یعنی پتہ چلتا ہے کہ قیامت میں شفاعت ہے ہر چند کہ بعض لوگوں کے لئے نہیں ہے ۔
اور دوسری آیت کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قوم یہو د کے

....

(١)سورہانبیاء ٢٨
(٢) سورہ بقرہ آیۃ ٤٨

بارے میں ہے کہ انہوں نے کفر اور دشمنی کو حق کے مقابلے قرار دیاہے یہا ں تک کہ انبیاء الٰہی کو قتل کیا ،لہٰذا ان کے لئے کوئی شفاعت فائدہ نہ دے گی ۔ اوپر کی آیت کلی طور پر شفاعت کی نفی نہیں کر رہی ہے اس کے علا وہ اس کے پہلے کی آیتیں اور متواتر روایات اور اجما ع امت سے شفاعت کاپایاجانا ثابت ہوتا ہے ۔
سوال : بعض آیتوں میں شفاعت کو کیوں فقط خدا سے مخصوص کردیا ہے ؟
جیسے(ما لَکُم مِنْ دُونہِ مِنْ وَلِیٍّ وَلَا شَفِیعٍ) اور تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی سرپرست یاسفارش کرنے والا نہیں ہے۔ (١)(قُلْ لِلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمیعاً)کہہ دیجئے کہ شفاعت کا تما م تر اختیار اللہ کے ہاتھوں میںہے۔ (٢)
جواب : واضح رہے کہ بالذات اور مستقل طور پر شفاعت فقط خدا سے مخصوص ہے او ردوسروں کا خدا کی اجازت سے شفاعت کرنا یہ منا فی نہیں ہے ان مذکورہ آیتوں کے مطابق کہ جن مینشفاعت کوخدا کی اجازت کے ساتھ جانا ہے اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض شرائط کے تحت دوسروں کے لئے بھی شفاعت ثابت ہے۔

فلسفۂ شفاعت

شفاعت ایک اہم تربیتی مسئلہ ہے جو مختلف جہتوں سے مثبت آثار کاحامل اور زندگی ساز ہے ۔
١۔ اولیاء خدا او رشفاعت کئے جانے والے لوگو ں کے درمیان معنوی رابطہ

....

(١) سورہ سجدہ آیۃ ٤
(٢) سورہ زمر آیۃ ٤٤

واضح سی بات ہے جو قیامت کے خو ف سے مضطرب او ر بے چین ہو ایسے کے لئے ائمہ اور پیغمبر اسلا مﷺسے شفاعت کی امید اس بات کا باعث بنے گی کہ وہ کسی طرح ان حضرات سے تعلقات بحال رکھے ۔
اور جوان کی مرضی ہو اسے انجام دے اور جوان کی ناراضگی کا سبب ہو اس سے پرہیز کرے کیو نکہ شفاعت کے معنی سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ شفاعت کرنے والے اور شفاعت پانے والے کے درمیان معنو ی رابطہ ہونا ضروری ہے ۔
۲۔ شرائط شفاعت کا حاصل کرنا وہ آیت اور احادیث جو پہلے ذکر کی گئیں ان میں شفاعت کے لئے بہت سی شرطیں قرار دی گئی ہیں یہ با ت مسلّم ہے کہ جو شفاعت کی امید میں اور اس کے انتظار میں ہے وہ کوشش کرے گا کہ یہ شرطیں اپنے اندر پیدا کرے سب سے اہم ان میں خدا کی مرضی حاصل کرناہے یعنی لازم ہے ایسا کام انجام دے جوخدا کو مطلوب ہو اور جو شفاعت سے محرومیت کا باعث بنے اسے چھوڑ دے ۔

شفاعت کے بعض شرائط
الف) بنیا دی شرط ایمان ہے جولوگ باایمان نہیں ہیں یا صحیح عقیدہ نہیں رکھتے ہیںشفاعت ان کو شامل نہیں ہوگی ۔
ب) نماز چھوڑ نے والا نہ ہو یہاں تک کہ امام صادق کی روایت کے مطابق نماز کو ہلکا بھی نہ سمجھتا ہو ۔
ج) زکا ت نہ دینے والوں میں سے نہ ہو ۔
د) حج چھوڑنے والو ں میں سے نہ ہو ۔
ھ) ظالم نہ ہو(وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاع)کیوں کہ ظالموں کے لئے کوئی مہربان دوست یا کوئی شفاعت فائدہ نہیں دے گی ،سورہ مدثر میں ارشاد ہوا ہے کچھ چیزیں ایسی ہیں جوشفاعت سے انسان کو محروم کردیتی ہیں۔
۱۔نماز کی طرف دھیان نہ دینا۔
۲۔ معاشرہ میں محروم لوگوں کی طرف توجہ نہ کرنا۔
۳ ۔باطل امور میں لگ جانا۔
٤ ۔قیامت سے انکا رکرنا۔
یہ تمام چیزیں سبب بنتی ہیں کہ وہ انسان جوشفاعت کا خواہاں ہے اپنے اعمال میں نظر ثانی کرے اپنے آئندہ کے اعمال میں سدھار لائے لہٰذا شفاعت زندگی ساز اور مثبت آثار کا حامل ہے اور ایک اہم تربیتی مسئلہ ہے (۱)

والحمدُ للهِ ربِّ العالمینَ

....

(۱) قیامت کی بحث میں ان کتابو ں سے نقل یا استفادہ کیاگیاہے ،نہج البلا غہ ،بحارالانوار ، تسلیة الفوائد مرحوم شبر،کلم الطیب (مرحوم طیب) ،محجة البیضاء (مرحوم فیض) ،معاد آقای فلسفی ، معاد آقای مکارم ،معاد آقای قرائتی معاد آقای سلطانی ،تفسیر نمونہ اور سب سے زیادہ جس سے استفادہ کیا گیاہے وہ ہے پیام قرآن ج،٥ و ٦۔

سوالا ت
۱۔ شفاعت کسے کہتے ہیں اور شفاعت کرنے والے کون ہیں ؟
۲۔ شفاعت کے زندگی ساز اور مثبت آثار بیان کریں ؟
۳ ۔ شفاعت کے شرائط بیان کریں ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منا بع وماخذ

۱.قرآن
۲.نهج البلا غہ
۳.توحید صدوق
٤.تفسیر پیام قرآن
٥.بحارالانوار..محمدباقر مجلسی
٦.تفسیر نورالثقلین....................................عبد علی بن جمعہ عروسی الحویزی
۷.تفسیر برہان ....سید ہاشم بحرانی.
۸.تفسیرالمیزان..علامہ سید محمد حسین طباطبائی
۹.تفسیر نمونہ...آیة الله مکارم شیرازی
۱۰.اصول کافی ....محمد بن یعقوبی کلینی
۱۱.المراجعات ....مرحوم سید شرف الدین عاملی.
۱۲.الغدیر ....مرحوم علامہ امینی
۱۳.اثبات الهداة ....مرحوم حر عاملی
۱٤.کلم الطیب ....مرحوم طیب اصفہانی
۱٥.غایة المرام ....مرحوم علامہ بحرانی
۱٦.غررودرر...مرحوم آمدی
۱۷.منتهی الامال ....مرحوم محدث قمی
۱۸.بررسی مسائل کلی امامت ....آیة الله ابراہیم امینی
۱۹.تسلیةالفواد...مرحوم شبّر
۲۰.سلسلہ بحثهای اعتقادی ....آیة الله مکارم شیرازی
۲۱.سلسلہ بحثهای اعتقادی ....آیة الله سبحانی
۲۲.سلسلہ بحثهای اعتقادی ....آیة الله استادی
۲۳.سلسلہ بحثهای اعتقادی ....حجةالاسلام والمسلمین محمدی ری شہری
۲٤.درسهای از قرآن ....حجةالاسلام والمسلمین قرآنتی
۲٥ہستی بخش ورہبران راستین ....شہید ہاشمی نژاد
۲٦.گمشده شما ....آیة الله یزدی
۲۷.اصول عقائد رااینگونہ تدریس کنیم ....آقایان (آشتیانی ـامامی ـحسنی)
۲۸.خدا شناسی درکلاس درس ....استاد ہریسی
۲۹.معاد ....حجةالاسلام والمسلمین فلسفی
۳۰.معاد ....حجةالاسلام والمسلمین سلطانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com